طلوعِ سحر

(ڈاکٹر عزیز احسن دیاں اردو نظماں دا سرائیکی وٹاندرا)

ترجمہ (وٹاندرا)

فرہاد فریدی

ناشر: نعت ریسرچ سنٹر، کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(ڈاکٹر عزیز احسن دیاں اردو نظماں دا سرائیکی وٹاندرا)

ترجمہ (وٹاندرا)

فرہاد فریدی

نعت ریسرچ سنٹر، کراچی

کتاب داناں: .... طلوعِ سَحر
شاعر: .... ڈاکٹر عزیز احسن
مترجم: .... فرہاد فریدی
سن اشاعت: .... جوالائی 2024ء
تعداد 200
قیمت: Rs.1000/-
سرورق: .... مکہ گرافکس

ناشر:
نعت ریسرچ سینٹر،
کراچی، بی ۳۰۶، بلاک ۱۴، گلستانِ جوہر، کراچی۔
پوسٹل کوڈ: ۷۵۲۹۰

ISBN NO.978-969-8918-91-0

پوکھا

سرائیکی زبان دے عظیم لکھاری عظیم انسان

روحانی استاد، مرشد، رہبر

حضرت فیاض حسین قاصرؔ فریدی واصفیؒ

دے نانویں

نہ تو لوح کا تھا گماں کوئی نہ قلم دوات کا سلسلہ
ترے نور ﷺ کا یہ طفیل ہے کہ چلا حیات کا سلسلہ

ترے در کو دیکھ کے اب نہیں کوئی آرزو مگر ایک ہے
کہ درودِ پاک پہ ختم ہو مری بات بات کا سلسلہ

میں عزیزؔ نعتِ نبی ﷺ لکھوں تو امید ہے کہ پہنچ سکے
مری ذات تک بھی جزا کے دن کرم و نجات کا سلسلہ

عزیز احسنؔ

فہرست:

مضامین:

طلوعِ سحر:

طلوعِ سحر: فرہاد فریدی کی ترجمہ نگاری

یہ کتاب کئی حوالوں سے اہم اور محترم ہے ایک تو یہ معاصر اردو ادب کی معروف اور پختہ کار شخصیت ڈاکٹر عزیز احسن کی نظموں کے ترجمے پر مشتمل ہے۔ گزشتہ تین چار عشروں سے ڈاکٹر صاحب نے مذہبی موضوعات پر نثر اور نظم میں بہت کچھ لکھا ہے۔ ہمارے ہاں حمد، نعت اور منقبت نگاری کا بڑا حصہ غزل کی صنف میں لکھا گیا اور لکھا جا رہا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ اور فضائلِ حمیدہ کے بارے میں جب کوئی تخلیق پارہ غیر غزلیہ ہیئت میں سامنے آتا ہے تو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ معمول سے ہٹ کر اور انبوہ سے کٹ کر کام کرتے اور ہوتے دیکھنے کی خوشی عجیب ہوتی ہے ___ میں اس موضوع پر کئی بار لکھ چکا ہوں کہ غزل کی صنف نے جہاں حمد و نعت پر بڑے احسان کئے ہیں وہاں ان موضوعات کو ایک دشواری میں بھی مبتلا کر رکھا ہے۔ آسان کاری کے عادی اس ہیئت میں لکھنے والے غزل کی ہیئت سے ہٹ کر کچھ سوچتے ہی نہیں۔ تخلیقی سطح پر اِس آسان کاری کی عادت خیالات و موضوعات کی ریزہ کاری کی جمع آوری ہی میں مصروف رکھتی ہے اور کسی بڑے بیانیے کی صورت گری سامنے نہیں آتی ۔ جہاں بھر کی شعری روایت میں بڑی کتابیں غیر غزلیہ ہیئتوں (مثنوی، نظم وغیرہ) ہی میں لکھی گئی ہیں شاہنامہ (فردوسی) مثنوی (مولینا روم) اسرار و رموز (علامہ اقبال) جاوید نامہ (علامہ اقبال) جیسے موضوعات بقول غالب ؎ بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل ____ غزل سے ہٹ کر تخلیق ہو سکتے تھے۔

ڈاکٹر عزیز احسن کی نظمیں اس ترجمہ کا محرّک بنیں لہٰذا پہلی توجہ تو اِن نظموں کی طرف ہی جاتی ہے۔ اردو نعت کے معاصر منظر نامے میں اس انداز میں اس تعداد کے ساتھ بہت کم شاعروں نے نظمیں لکھیں۔ یہ نعتیہ یا سیرتی نظمیں، جس سیرت شناس اور نعت پرور اسلوب میں لکھی گئی ہیں۔ عزیز احسن صاحب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح، اخلاق، کردار اور فرمودات و پیغامات سے مضامین اخذ کئے ہیں یہ اُن کی نظمیں ہمارے نعتیہ اثاثے میں ایک خوشگوار اضافہ ہیں۔

'طلوع سحر' کے مطالعے کے تین حوالے بنتے ہیں پہلا حوالہ ترجمہ کا ہے دوسرا حوالہ معاصر نعتیہ شاعری کے اہم شاعر عزیز احسن صاحب کے کلام کا ہے جس کا ترجمہ کیا گیا ہے اور تیسرا حوالہ سرائیکی زبان کا ہے۔

جارج ابراہم گریرسن (George Abraham Grierson) (۱۸۵۱ء۔۱۹۴۱ء) کی کتاب لینگواسٹک سروے آف انڈیا Linguistic Survey of India میں ہندوستان میں بولی جانے والی 364 زبانوں کا ذکر ہے اِس زبان کی مقبولیت مقامی پراکرتوں سے اس کا تعلق، خصوصاً پنجابی زبان سے اِس کی لسانی ہم آہنگی کے بارے میں جو نشاندہی کی گئی ہے قابل توجہ ہے۔ گزشتہ صدی کے وسط تک سرائیکی کو پنجابی زبان و ادب کے ذیل ہی میں زیرِ جائزہ لایا جاتا تھا خواجہ فرید کی شاعری پنجابی زبان کی شعری روایات ہی میں شمار ہوتی تھی۔ مگر اب خواجہ غلام فریدؒ کو سرائیکی شاعر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ملتانی یا سرائیکی لب و لہجہ سے اس کی جداگانہ حیثیت کی بات بھی کی جاتی تھی۔

تقدیسی اصناف حمد، نعت، منقبت وغیرہ کے فروغ کی ایک صورت ان اصناف کے تراجم سے بھی متعین ہوتی ہے۔ عزیز احسن صاحب کا علمی و ادبی کام کئی اصناف اور جہتوں میں ہے اردو زبان میں سیرتی موضوعات اور حمد و نعت کے مضامین پر ان کی لکھی ہوئی نظمیں ان کی مہارت فن کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ہمارے ہاں حمد و نعت کا زیادہ کام غزل کی صنف میں ہُوا ہے نعتیہ نظموں میں شاعری کم کم ہوتی ہے عزیز احسن نے ان نظموں کے ذریعے نعتیہ اور سیرتی مضامین کے آفاق کو وسیع کیا ہے

ڈاکٹر عزیز احسنؔ دیاں اردو آزاد نظماں دا منظوم سرائیکی وٹاندرا (ترجمہ)

غزل کی صنف میں نعت نگار تو عام ہیں مگر نظم کے حوالے سے جدید لب ولہجہ میں بات کرنے والے بہت کم ہیں اگر کچھ ہیں تو اُن کا شمار انگلیوں میں کیا جا سکتا ہے۔عزیز احسن نے فکری اور فنّی ــــ مقدار اور معیار دونوں حوالوں سے نعتیہ اور سیرتی نظموں پر قابل قدر کام کیا ہے۔

فرہاد فریدی نے ترجمے کے لیے عزیز احسن کی نظموں کو چُن کر اپنی ترجمہ جاتی بصیرت کا ثبوت دیا ہے۔عزیز صاحب کی شعری کتابوں میں قابل ترجمہ Translateable کتاب یہی بنتی ہے اگر وہ اُن کے کسی نعتیہ مجموعہ (بہ ہئیت غزل) کا انتخاب کرتے تو ترجمہ زیادہ مشکل ہو جاتا نظم کے ترجمے میں فرہاد کو کچھ آسانیاں بھی تھیں جن کا انہوں نے پورا فائدہ اٹھایا ہے۔

ترجمے کے کچھ نمونے دیکھئے:

توحید دا منڈھ

میں وادیٔ کوہ تے کھڑا ہم
جتھاں فجر دی کنوار آ تے
نقاب منہ توں لہاڈِتا ہا
اُو سرمدی بھید کھولݨ اُتے تُلی ہوئی ہئی

پراہ باکھ

شعور دی روشنی ہے اُوں کنوں
حیات دی آگہی ہے اُوں کنوں
حیاتِ بعد الممات پہچان وی ہے اُوں کنوں
کہ جو صفا توں
نکل کراہیں
پیامِ توحید گھن کے آیا
اُوجیندا سایہ
کڈہیں نہ ڈِٹھا گیا جہاں تے
مگر ڈِو عالم دے واسطے
اُوندی ذاتِ اقدس
ہے رحمتیں دا
وسیع سایہ

کامیابی دا نسخہ

آسماں وی نہ ہا
بھوئیں وی نہ ہئی

مہر و ماہ و نجوم کُجھ وی نہ ہن
صرف ہک ذاتِ پاک ہئی کلّھی
اُوں گھڑی اونکوں خیال آیا
کوئی ڈیکھے جمال وی میڈا
ہر طرحاں دا کمال وی میڈا

شعلۂ خورشید

سڻو لوکو
سڻو ہک داستاں جیں وچ
تہاڈے خواب
بے اندازہ روشن، خوبصورت
زندگی توں پُر
ہمیشاں سب آرزوئیں دے
گل و گلزار
اپݨا رنگ ڈیکھیندے ہن
تہاکوں سکھ امن دے باغ وچ

وفا دی شرط

خزاں دا راج ہے ہر پاسے
میڈے باغ
میں ایندی زد وچ ہک ہر پُھل
گماں ایہ ہے ہمیشاں ہی خزاں رہسے
مگر میکوں تاں اُمیدیں دے پُھل ہی چنڑے ہن
میکوں تاں مشکل مراحل
کنوں گزرݨا ہے

نعتیہ قصیدہ

ہک۔
اندھیری رات وچ تارے چمکدے
اچھے لگدن ہن

کہ جیویں اڈ دے دیاں ڈوہیں اکھیں ہوون
(اگر کجھ بیا سمجھوتاں آکھ ڈیواں) وِچھوں دا سر

ڈو۔
مصیبت وچ کہیں دا دل (غمیں) توں
بہہ ونجے تاں اُو ولا صحرا، سُنج بریں (دی وسعت وچ وی رستے)
تنگ پیندا ہے
ترائے۔
میکوں (وی) ہک بے دے اُتوں آتے پریشانیاں نے
ہر راحت، ہر ہک آرام کنوں (اکثر) پَرے رَکھیا

نجات
عذابیں کنوں بچݨ دا واحد ذریعہ
نبیؐ دی محبت ہے
تے پیروی ہے
اِیہا ہک ہی صورت وچ حاصل رَہسے جو
رسولِ معظمؐ دی قربت تہاکوں
میسر رہسے قرب دی وجہ کنوں
ٹلدی رہسے عذابیں دی سختی

سرائیکی زبان میں اردو کی نعتیہ نظموں کے ترجمے کے حوالے سے یہ شاید پہلی بھرپور کوشش ہے۔ ترجمہ کا زیادہ لطف تو اس اردو زبان میں نظموں کے متون دیکھنے سے آئے گا، جو کتاب کی زینت بنا دیا گیا ہے۔ اردو نعت خواں ان تراجم کو پڑھتے ہوئے اگر کوئی مشکل محسوس کرے تو وہ اصل متن کو بھی دیکھ سکتا ہے۔

ترجمہ کی موجودہ شکل بڑی مبارک کوشش ہے۔ فرہاد فریدی نے محبت اور محنت کے ساتھ اردو زبان کے ذائقے کو سرائیکی میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ نگاری میں ان کا اپنا حسیاتی و رجذباتی نظام بھی مصروف کار رہا ہے۔ فرہاد فریدی نے مذہبی احترام اور روایات کے ساتھ عزیز احسن کی نظموں کا ترجمہ کیا ہے وہ ترجمہ کرتے ہوئے قاری کو ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ اگرچہ ترجمے سرائیکی زبان سے تعلق رکھنے والے قارئین کے لیے ہیں مگر سرائیکی سے زیادہ واقفیت نہ رکھنے والے قاری بھی ان نظموں سے محظوظ ہوں گے اس کی وجہ موضوعات کی دلچسپی ہے نعتیہ اور سیرتی موضوعات سے واقفیت ہمیں ان تراجم کے قریب رکھتی ہے۔

عزیز احسن صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اُن کے کلام کا سرائیکی میں ترجمہ ہُوا___ فرہاد کی کوشش اس حوالے سے خوش آئند ہے کہ انہوں نے ترجمے کے لیے نعت جیسے موضوع کا نظم کی ہیئت میں انتخاب کیا۔ اس کتاب کی اشاعت سے جہاں عزیز احسن کے قارئین میں اضافہ ہوگا وہاں فرہاد کی شعری ترجمہ نگاری پر گفتگو کے کئی نئے دَر بھی وَا ہوں گے۔ جس زبان میں کسی ادب پارے کا ترجمہ ہو وہ یقیناً اور ثروت مند ہو جاتی ہے۔

پچھلے دنوں راولپنڈی، اسلام آباد کے معروف ادیب اور شاعر عرفان جمیل کے سرائیکی میں کلامِ اقبال کے تراجم کی اشاعت ہوئی مجھے اس کتاب کا دیباچہ لکھنے کا موقع ملا وہ ترجمہ تہذیبی، ثقافتی اور لسانی طور پر سرائیکی زبان کی بھرپور قوت کا ترجمان ہے۔ ہم جن زبانوں کو سرسری انداز میں لیتے ہیں اُن کے اندر بے پناہ لسانی توانائی موجود ہے۔ انہیں دریافت کرنے اور اردو زبان سے ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے اسی طرح پشتو، براہوی، سندھی اور پنجابی زبان میں اردو کتابوں

کے تراجم کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے تاکہ وطن عزیز کی سطح پر مختلف زبانیں قریب آئیں۔ پنجابی زبان میں میری ایک نظم ہے جس کا عنوان 'اردو' ہے دیکھیے:

اُردو

ہور زباناں کندھاں وانگوں

اُردو چھت دے وانگ

کندھاں جنیاں اُچیاں ہوون

چھت داماں ودھاون (توّے دے تارے)

فرہاد فریدی کی کوشش سے سرائیکی زبان تو ثروت مند ہوئی ہے اردو زبان کے دائرہ اثر میں بھی وسعت پیدا ہوئی ہے۔ عزیز احسن/فرہاد فریدی دونوں کو بہت بہت مبارک۔

ریاض مجید

ڈائریکٹر ریسرچ اینڈ پبلی کیشنز

رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی فیصل آباد کیمپس، فیصل آباد

......O......

اہلِ محبت دی دھرتی

تاریخ، سیرت تے احادیث دی کتب اِچ ہک روایت مِلدی اے جو حضور پاکؐ اکثر اوقات مشرق ڈے منہ کر تے لمبا ساہ چھکیندے ہن تے فرمیندے ہن جو میکوں مشرق توں ٹھڈی ہوا آمدی ہے۔ ایہا روایت ہِئی جاہ تے اینویں وی ہے جو صحابہ کرام وجہ پچھی تاں آپ ڈسایا جو مشرق دی دھرتی تے رہݨ والے لوک میڈے نال تے میڈی آل نال شدید محبت کریسن تے او دھرتی میڈی آل دا گھر بݨسے۔ او لوک میڈی اولاد کوں اکھیں اچ جاہ ڈیسن تے میڈی اولاد دے ہتھ تے کلمہ پڑھ تے مسلمان تھیسن۔ حضور پاکؐ دا فرمان سچ ثابت تھیا تے نبیؐ پاک دی اولاد ایں دھرتی تے تشریف گھِن آئی تے لوکیں کوں اسلام اچ داخل کیتا۔ لوکیں وی اکھیں وچ جاہ ڈِتی تے سادات دے گھرانے نال نویکلا پیار ڈکھایا۔ اِنھاں مسلمان تھی تے دینی اتے دُنیاوی طور تے سادات کوں اپݨا رہنماء بݨا گھِدا۔ ایہا وجہ ہے جو ایں دھرتی تے اج تک سرکار دی آل دینی اتے دُنیاوی طور تے لوکیں دے دِلیں تے حکمرانی کریندی اَمدی اے۔ اساڈا ایمان اے جو سرکارؐ دی ہر گالھ مبارک اینویں سچی اے جیویں قرآن۔ جیویں جو سرکارؐ ایں دھرتی کوں اہلِ محبت دی دھرتی قرار ڈِتے۔ اے دھرتی بلکل حرف بہ حرف اونویں ثابت تھئی اے۔ سرزمین پاک و ہند کوں اے شرف حاصل اے جو اِتھاں اللہ پاک معرفت دا دروازہ کھولیا تے حضور پاکؐ، مولا علیؑ تے سیدہ زہراؑ دی اولاد کوں مقامِ ولایت توں سرفراز فرما تے اہلِ ہند دی رہبری تے رہنمائی واسطے بھیجا۔ جیکر اساں کراچی دے ساحل سمندر توں ناں گھِنݨ شروع تھیووں تاں پاکستان تے ہندوستان دے آخری کونے تک تے کشمیر تک اساکوں نبی پاکؐ دی اولاد مِلدی اے۔ اتے اِنھاں دا فیض مِلدے۔ سید عبداللہ شاہ غازی تھوڑا اگی تے سید عثمان مروندی شہباز قلندر، اگوں سید صدرالدین عارف، اگی تے سید شاہ لطیف بھٹائی اوں توں اگے حاکم حمیدالدین سہروردی، اوچ اچ سید جلال الدین سرخپوش تے آپ دی اولاد ملتان سادات، گیلانی، جھنگ، سلطان باہو، لاہور سید عثمان المعروف داتا گنج بخش، میراں حسین زنجانی، شاہ حُسین اسلام آباد، شاہ عبداللطیف المعروف امام بری، گولڑہ شریف پیر مہر علی شاہ، مری سید لعل شاہ، کشمیر گیلانی سادات دہلی اجمیر سید معین الدین چشتی، سید نظام الدین اولیاء تے کلیار اچ سید علی احمد صابر

کلیری، ہندوستان دے آخری کونے تے شہر ہانسی اچ سید جمال ہانسوی تے پانی پت ہندوستان دے آخری شہر اچ سید شرف الدین پانی پتی اوّل قلندر موجود ہن اے۔ ساریاں ہستیاں حضور پاکؐ دی اولاد ہن۔ طوالت دے ڈر توں صرف چند مشہور ناں درج کرݨ دی سعادت حاصل کیتی ہم۔ ڈساوݨ دا مقصد اے ہے جو پاک و ہند دی اے محبتیں بھری دھرتی تے نبی پاکؐ دی آل کوں دیدیں اچ جاہ ڈِتی اے تے اپݨا رہبر و رہنما من تے خوب اِنھاں ہستیں دا فیض اپݨے اندر جذب کیتا۔ ول جتھاں زمین وی زرخیز ہووے آب و ہوا وی اعلیٰ ہووے تے تخم وی اصلی نسلی ہووے تے دھرتی دی کُکھ وچوں جیڑھے گُل گلزار جمدن تاں اُنھاں دی مہک توں ہک جہان معطر تے معتبر تھیندے۔ اینویں ہی ایہا گالھ اقبال کیتی اے۔

"نہیں ہے نا اُمید اقبال اپنی کشت ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی"

جئیں ویلے محبتیں دی اے زرخیز دھرتی اپݨے اندر آلِ نبیؐ دے نور کوں اپݨے اندر جذب کیتا تاں ولا جمݨ آلے گُل و گُلزار اِتھاں رہݨ آلی مخلوق کوں معطر تے معتبر کر تے اِنھاں دے دل و دماغ کوں منور کرڈِتا تے مخلوق دے دل ظلمت درندگی جہالت توں نکل نورانیت، شرف انسانیت تے علم توں منور تھی تے مزید مخلوق واسطے رحمت فیض برکت تے محبت دا باعث بݨئے۔ نبی پاکؐ دی اولاد یعنی اولیائے سادات محبتیں توں لبریز ایں دھرتی تے جئیں ویلے نبی پاکؐ دے فیض دی تخم

ریزی کیتی تاں جمن آلے گل گلزار مختلف شکلیں اچ ایں دھرتی دے واسیں دی آبیاری کیتی تے فیض دا اے سلسلہ ودھدا گیا اور اج تک جاری وساری اے۔ گلشنِ محمدی دے لائے ہوئے اے گُل پُھل کتھائیں نثر دی صورت اچ عشق و معرفت سوز وساز دا ڈیوا بالیا تے کتھائیں نظم یعنی شعر وشاعری کوں عشق و معروف دی خشبو پھیلاوݨ دا ذریعہ بݨائے۔ پاک و ہند دی ساری دھرتی جتھاں محبتیں دی دھرتی اے اُتھاں ایں دھرتی وچوں ہک ٹکڑا سرائیکی دھرتی دا ایجھا ہے جیڑھا ساری دھرتی توں ودھ تے محبت سوز وساز تے عشق و معرفت اپݨے اندر رکھیندے۔ سرائیکی دھرتی گلشن محمدیؐ توں وافر خشبو تے فیض حاصل کیتے تے ہزاراں گل پُھل ہیرے جھومر تے سجھ تے تارے پیدا کیتن۔ جتھاں دی مہک ایں دھرتی کوں منور کر ڈِتے۔ ویسے تاں ہزاراں ناں ہِن جتھاں عشق و معرفت کوں شعر وشاعری دے ذریعے پھیلائے

پر مخصوص نانویں دا ذکر ضروری اے۔ سرائیکی دھرتی تے خواجہ غلام فریدؒ، جانباز جتوئی، صوفی فیض محمد دلچسپؔ، علی حیدر ملتانی، قیس فریدی تے سئیں قاصر فریدی رحم اللہ علیہم اجمعین دے ناں مبارخ ہِن۔ صوفی شعراء دی صف اچ مؤخر الذکر ناں قاصر فریدی صاحب وسیب دا روشن ستارہ تے فیض دا ہک دریا ہِن۔ آپ کوں نثر اچ امام نثر آکھیا ویندے۔ آپ دے نثری مجموعے ''آدم جایا''، ''سانول ناول'' تے ''کوجھے موڑ'' مشہور مجموعے ہِن۔ صوفی شاعری اچ آپ ممتاز مقام رکھیندن۔ آپ اللہ دے ولی تے عاشقِ رسولؐ ہِن۔ صوفی شاعری اچ آپ دا نعتیہ کلام اعلیٰ پائے دا کلام ہے۔ آپ کئی لوکیں کوں فیض عطا فرمائے تے اِنھاں کوں حق دا رستہ ڈکھائے۔ آپ نوجوانیں دے دِلیں کوں عشق و معرفت نال منور فرما تے حق دے رستے دا مسافر بݨائے۔ اِنھاں نوجوانیں وچوں ہک ناں اج دے اُبھر دے نینگر شاعر جناب فرہادؔ فریدی دا اے۔ فرہاد فریدی، قاصر فریدی صاحب دی حیاتی مبارخ اچ تاں آپ توں فیض حاصل نئیں کیتا پر آپ دے وصال دے بعد آپ دے مزار مبارک نال وابستہ تھی تے وافر فیض حاصل کیتے۔ فرہادؔ فریدی کوں ایں مقام تک پُچاوݨ اچ اِنھاں دے استاد تے قاصر فریدی صاحب دے فیض یافتہ مُرید جناب سراج احمد گل صاحب دا وڈا کردار ہے۔ سراج احمد گل صاحب تے سارا فیض قاصر فریدی صاحب دا ہے۔ ایں نینگر شاعر فرہاد فریدی کوں فریدی صاحب نال واصل کرݨ تے فریدی نسبت نال جوڑݨ اچ بہوں وڈا کردار جناب گُل صاحب دا ہے۔ سراج احمد گُل صاحب دے ایں شاگرد تے جئیں ویلے اپݨے آپ کوں قاصر فریدی صاحب دا فیض جاری تھئے تاں اے نینگر شاعر بے ساختہ بول پئے۔

میں کیا تھا فرہاد؟ مجھ میں کوئی بھی علم وفن کا کمال نہ تھا
ہوا ہے جب سے کرم مجھ پہ تقدیر میری بدل گئی ہے

اے حقیقت وی ہے جو جئیں ویلے کہیں کامل دی نظر تھی ونجے تاں تقدیر بدل ویندی ہے۔ جیویں استادِ محترم ملک سراج احمد گلؔ فرمیندن:

نگاہِ مرشدِ کامل کا جب فیضان ہوتا ہے
شعور و آگہی فہم و فراست جاگ اُٹھتی ہے

ایں پال فرہادؔ فریدی دی تقدیر وی مُرشد دی نگاہ نال بدل گئی تے ول رنگ فریدی چڑھیا تے فرہاد سخن وری دے میدان اچ قدم رکھیا۔ فرہاد فریدی جیویں جیویں شاعری دے میدان اچ قدم رکھیا اونویں اونویں اے ایں میدان اچ بھجدا ویندے۔ لگدے اے آوݨ آلے وقت اچ نہ صرف بہوں وڈا شاعر بݨ تے اُبھر سے بلکہ وڈے وڈے شاعریں کوں وی پچھی تے چھوڑ ویسے۔ فرہادؔ فریدی دی سخن وری دی دوڑ توں لگدا اپئے جو اے پال وسیب دا بہوں وڈا استارہ بݨسے اتے دھرتی دے ماݨ اچ وادھارا کرݨ آلیں شعراء دے وچ خاص ناں رکھیسے۔ ادب ہک وسیع سمندر اے تے ایندی جھکائی اچ کئی لوکیں ٹرپ ماریئے پر تل تک پُج تے لعل و جواہر کڈھݨ اچ بہوں گھٹ لوک کامیاب تھِن۔ فرہاد فریدی دی شاعری دا پلیپݨ ڈسیندے جو اے ضرور شاعری دے سمندر اچ ٹُبی مار تے سخن وری دے لعل و جواہر کڈھݨ اچ کامیاب تھیسے۔ اساڈی دعا پال دے نال اے۔ اُمید اے جو اے پال اساڈا ماݨ تے وسیب دا فخر بݨسے۔ فرہادؔ فریدی جیڑھا اے نواں کم کیتے آزاد نظمیں دا سرائیکی اچ ترجمہ اے بہوں اوکھا کم اے تے ہر ہک دے وس دا روگ وی نئیں۔ آزاد نظم دا کہیں بئی زبان اچ منظوم ترجمہ تاں بہوں اوکھا کم ہوندے۔ ایندے واسطے بہوں علمی ذخیرہ تے لفظیں دے معنی تے مفہوم تے عبور چاہیدے۔ ڈوجھا آزاد نظم دا منظوم ترجمہ تاں بہوں مُشکل کم اے او بئی زبان اچ، کیوں جو

ڈاکٹر عزیز احسن دیاں اردو آزاد نظماں دا منظوم سرائیکی وٹاندرا (ترجمہ)

آزاد نظمیں دے خیال کوں برقرار رکھݨ تے اوندی منظوم شکل کوں قائم رکھݨ جان کوں تے دماغ کوں جوکھم اچ پا نوݨ آلی گالھ اے۔ڈاکٹر عزیز احسن صاحب عظیم نقاد، محقق، شاعر تے نعت ریسرچ سنٹر کراچی دے ڈائریکٹر ہن تے اُنھاں دا مقام ادب اچ تے شاعری اچ اینویں ہے جیویں ستاریں اچ چندر دا ہے۔اِتنے وݙے عظیم شاعر تے محقق دی اردو شاعری کوں سرائیکی شاعری اچ ترجمہ کرݨ کئی آسان کم نئیں۔اووی اینویں جو شاعری دا اسلوب وی برقرار رہے تے اوندی تاثیر وی قائم رہے۔فرہاد فریدی دا اے عظیم کارنامہ اے جو او ڈاکٹر عزیز احسن صاحب دے آزاد نظمیں دا مجموعہ کلام ''طلوعِ سحر'' دا ترجمہ سرائیکی زبان اچ کیتے۔فرہاد فریدی نہ صرف ڈاکٹر صاحب دے اسلوب کوں سرائیکی اچ قائم رکھیے بلکہ ڈاکٹر صاحب دے کلام دی تاثیر کوں وی بھرپور انداز وچ بیان کیتے۔فرہاد فریدی دا کم نہ صرف خراج تحسین دا مستحق اے بلکہ اوندی اے کاوش سرائیکی ادب وچ وی بہوں وݙ اودھارا اے۔فرہاد فریدی پلدے سجھ کوں ہتھ پا تے اتے اوندی تپش کوں جذب کرݨ دی منفرد تے نایاب جدوجہد دا حصہ بݨیے۔ایجھا کم اِتنی نِکی عمراں اچ کہیں نی کیتا۔فرہاد فریدی تے اے رنگ نسبت فریدی دا اعجاز ہے نتاں ایں راہ اچ کئی پُݙ گن۔گالھ ولا اُتھائیں ونڄ پہدی اے جو جیڑھا فیض آلِ نبی دا اولیاء اللہ اچ منتقل تھیندا آئے اے ہوں فیض دا جلوہ اے نتاں کہیں دی مجال اے جو او اِتلے شہکار دا حق ادا کر سڳے۔فرہاد فریدی کوں اتنا وݙا ادراک مُرشد دی نظر تے مولا علیؑ دی شان اچ اپݨی لکھی ہک منقبت دے اندر آہدے۔

ٹل گئی درپیش مُشکل یا علیؑ کہنے کے بعد
ہوگیا ہے چین حاصل یا علیؑ کہنے کے بعد
سوچ تھی محدود میری جب تلک میں دُور تھا
علم سے روشن ہوا دِل یا علیؑ کہنے کے بعد

فرہاد فریدی کوں ایں نادر و نایاب کاوش تے میں لکھاں مبارخاں ݙینداں تے دعا کریندا ں جو اے پال ݙینہہ ݙوڑی تے رات چوڑی سخن وری دے میدان اچ وݙا استارہ بݨ تے اپݨا جلوہ ݙکھاوے تے وسیب دے ادب اچ ہک نمایاں ودھارے دا سبب بݨے۔ڈاکٹر عزیز احسن صاحب اے آزاد نظمیں دا مجموعہ کلام ''طلوعِ سحر'' نعتِ نبیؐ، خلفائے راشدینؓ دی منقبت، مولا علیؑ دی شان تے مشتمل اے۔ایجھے روحانی تے عرفانی کلام کوں ترجمہ کرݨ نہ صرف آخرت دے سرمائے دا موجب اے بلکہ اے اعجاز وی ہے جو کالی کملی والے دی مداح تے آپ دے صحابہ دی منقبت لکھݨ وݙے نصیب دی گالھ اے۔میکوں اپݨے ایں نینگر پال فرہاد فریدی تے فخر اے، فخر رہسے جو او ساݙے ماݨ تے فخر دا سبب بݨیے تے ثابت کیتس جو مُرشد قاصر فریدی رحمتہ اللہ علیہ دی نسبت دے رنگیل اپݨی زندگی اچ وی رنگ بھر ݙیندن۔بلکہ مخلوق دی زندگی کوں وی ہم رنگ کرݙیندن۔آخر اچ میں فرہاد فریدی کوں فریدؒ پاک دی زبان اچ حوصلہ ݙیساں جو:

''ݙینہوں ݙینہہ ودھار کھ گام توں واہ واہ کرے ساری خلق''

دعا گو

فضل حُسین حیدری

محبتیں بھریا فرہادؔ فریدی

محبت انسان دے ہر سوہݨے جذبے دی بنیاد اے۔ محبتاں دی ایں ست رنگی پینگھ دے وچ، اپݨے وسیب، اپݨی زبان تے اپݨے لوکیں نال محبت سب کنوں زیادہ سوہݨی شئے ہے۔ ایں محبت دی انگلی پکڑ تے اپݨے فن دی دنیا وچ اپݨی زبان نال محبت نبھیندا ہویا میڈا انکا بھرا، رسمی تعلیم وچ میڈا شاگرد تے نویکلے رنگ دا شاعر فرہادؔ فریدی ایں کتاب دے ذریعے سرائیکی زبان دی جھولی وچ ہک نواں لعل رکھیندا ہویا نظر امدے۔

مطلب اُردو آزاد نظمیں کوں سرائیکی آزاد نظمیں وچ ترجمہ کرݨ کوئی سوکھا کم کینی مگر فرہادؔ فریدی نیں اپݨی ماء بولی سرائیکی دی محبت وچ اے منزل وی سر کیتی اے۔ فنی فکری سارے تقاضے پورے کریندیں ہوئیں فرہادؔ اے منظوم ترجمہ پیش کرتے سرائیکی زبان دی خدمت وچ اپݨا حصہ پاتے۔

اللہ پاک مزید علم، عزت تے ترقی نصیب کرے۔

آمین۔

دعا گو شاعر، شہباز نیّر
اسسٹنٹ پروفیسر
خواجہ غلام فرید کالج، رحیم یار خان

ڈاکٹر عزیز احسن اور فرہاد فریدی

ادبی دنیا میں ڈاکٹر عزیز احسن کی اصل پہچان نعتیہ ادب سے ہے، جسے وہ اسلامی تعلیمات کے پھیلاؤ کا وسیلہ قرار دیتے ہیں۔نعتیہ ادب کے علاوہ انھوں نے حمد، نعت، منقبت، مناجات، غزل، رباعی، قطعہ، بند، ہائیکو، نظم اور آزاد نظم میں زور قلم آزمایا ہے۔ان کی شاعری میں ہیئتی و موضوعاتی تنوع پایا جاتا ہے۔ان کی کلیات میں آزاد نظموں کا ایک قابل قدر ذخیرہ موجود ہے جو الگ سے کتابی صورت کا متقاضی رہا ہے۔خوش قسمتی سے ان آزاد نظموں کو سرائیکی کے نوخیز شاعر فرہاد فریدی نے سرائیکی زبان میں ترجمہ کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔

فرہاد فریدی کا تعلق سائیں خواجہ غلام فرید کے سرائیکی وسیب سے ہے اس لیے وہ خواجہ غلام فرید سے اپنی عقیدت مندی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے نام کے ساتھ فریدی کا اضافہ کرتے ہیں۔فرہاد فریدی کا فنی کمال یہ ہے کہ انھوں نے عزیز احسن کی آزاد نظموں کا لفظی ترجمہ کرتے ہوئے اصل کلام سے تعلق جوڑے رکھا اور سرائیکی زبان کی مٹھاس سے اصل کلام کی چاشنی کو مزید مہمیز کیا حالانکہ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ منظوم لفظی ترجمہ اصل کلام کی سلاست و روانی کو متاثر کرتا ہے مگر امید واثق ہے کہ فرہاد فریدی کی اِس ترجمہ نگاری سے جہاں عزیز احسن کے کلام کو وسعت پذیری نصیب ہوگی وہاں سرائیکی زبان و ادب کے قارئین کو بھی ایک نئی طرح کے کلام سے استفادہ کرنے کا موقع ملے گا۔

ڈاکٹر اللہ وسایا اختر سنجرانی

مارچ 2024

اَگونہاں پاندھی

سرائیکی دھرتی ادبی حوالے نال بُہوں زرخیز اے۔عجب رنگ برنگے پُھل اپٹی خشبو کھنڈاوݨ ءِ چ مصروف ءِن۔پُھل توں پُھل تئیں دا سفر کرݨ آلے شاعریں دی ہک اَݨ کُھٹ تندیر اے۔جہڑی کہ دھیرے دھیرے اُڈر اک تھیندے آندن تے اپٹی ہوند نشابر کرݨ سانگے کتاباں چھپاوݨ دی کوشش کریندے پئین۔ویسے اج دے دورِ اچ کتاب چھپاوݨ کہیں فرہاد دی نہر کھٹݨ کنوں گھٹ کینی۔

سندھ دریا دی لموچڑ پٹی مولوی لطفؔ علی دی بھا گوندوسوں دا واسی قاصرؔ فریدی سرکار دا عقیدت مند نفیس لب و لہجے دا مالک انتہائی ذہین نوجوان دھرتی تے قوم دی فکر رکھݨ آلا سئیں فرہادؔ فریدی جیندے لقب فریدی کنوں فریدؔ پاک دی محبت دی جھلک واضح نظر دی اے۔میڈی بُہوں تھوڑے عرصے دی شناسائی اے ہکا پہلی ملاقات ءِ چ جوان دل موہ گھدا۔نعت،منقبت،رباعی،قطعہ،غزل ہر صنف دے وچ طبع آزمائی کرݨ آلا اے نوجوان جئیں ویلھے علمِ عروض بحر تے گالھ مہاڑ شروع کرے تاں حیران تے لاجواب کر ڈیہندے فرہادؔ فریدی دی شاعری زیادہ عشقِ رسول (ﷺ) آلے پاسے توجہ ڈیویندی اے فکرِ آخرت حسابِ حشر دے پاسے گھن ویندی اے جہڑی کہ ہر مسلمان واسطے ضروری اے۔

فن دے حوالے نال فرہادؔ واقعی فن دا فرہادؔ اے۔اے اپٹے لفظیں نال اپٹی سوچ دے تیشے نال پہاڑیں دے ہاں ءِ چوں رستے کڈھݨ جاݨدے۔اے موئی تہذیب دا ماتم نی کریندا اے کہیں خان دی ثناء نی لکھدا اے نندروک خیالیں وچ شعر نئیں آہدا بلکہ رجے کجے وجدان نال جاگدی فکر نال شعر لکھدے شعر کوں اوں رنگ ءِ چ لکھدے جہڑا رنگ حقیقی معنی ٻچدا ہووے۔

فرہادؔ بہوں تھوڑے عرصے وچ شاعری دے تمام اصناف دا بالخصوص روحانی شاعری دا ڈھیر سارا پاندھ کرݨ ءِ چ کامیابی حاصل کیتی اے۔ہک ذہین شاعر ہمیشہ اپٹی بلند خیالی دے نال اگوہاں پیر رکھیندے ہوئیں موضوعات دے نال نال ٹُردے اُتے جاہ جاہ تے اپٹے ہووݨ دا احساس ڈیویندے۔فرہادؔ نے وی اپٹی شاعری دا پورہیا وسیب کوں دان کرتے نویں سوچاں دے کھول چھوڑݨ۔میکوں پورا یقین اے جو وسیب دا قاری،فرہادؔ فریدی دی فکر تے اسلوب توں ڈھیر سارا استفادہ کریسے اُتے ایں فکر کوں اگوں تے ودھاوݨ دا باعث بݨسے۔

ظفر چانڈیہ

نظام آباد رحیم یار خان

مارچ،2024

مترمزاج

اے جہان ڈودھ دے کہیں منگر وانگوں بھریا پریا ہے۔سرائیکی زبان نماٹراں دھن تے مٹھاس دی خاص مطابقت رکھیندی اے،شاعری سماج دا شیشہ ہوندی اے۔اہدن شاعری شعوری لہجے دے ہتھ ءِ چ او سچ اے جیرھا نقل تیں اصل دے روپ نشابر کریندے فن آکھویندے مشقِ سخن گری ءِ چ نوجوان شاعر فرہاد فریدی مہان فنکار دی حیثیت رکھیندے ے۔

شاعر اپنٹے زمانے دی دھرتی تے تھیونڑ آلی واردات توں باخبر ہوندے تے ڈائریکٹ (Direct) متاثر تھیندے ے۔فرہاد فریدی اپنٹی کرت کاری نال لوکیں دی سوچ تے کینوس تے ایہو جہے نقش اُکریندے جتھوں محبت وسفیر جذبے وجود ءِ چ آندن ۔

فرہاد فریدی دی شاعری کنوں ایویں لگدے جوا ے احساس دل رکھیندے ایندی نعتیں،غزلیں ،نظمیں دے اندر ایندی پوری چھاپ نظر امدی اے۔فرہاد فریدی دے تخیلات دیاں نرم نازک پونبلیاں جُڑیاں ہویاں اشعار دیاں لامڑیاں پڑھنڑ آلے دے دل کوں پُرکشش لگدین لفظیں دے استعمال کوں خوب جانڑدے تے محاورے تے اینکوں پوری دسترس حاصل اے ۔ایندی شاعری فکر دی عکاسی کریندی اے۔بالخصوص فرہاد فریدی دی غزل ءِ چ گہرا فلسفہ پاتا ویندے جیرھا زندگی گزارنڑ دے وڈے رہنما اُصول سمجھیندے جو انسانیت حاصل کرگھننڑ داناں زندگی اے۔ایں مٹھل ماہنو طبیعت دے شاعر نے ہر صنف اِچ باکمال وخوبصورت طبع آزمائی کیتی اے۔فرہاد فریدی دی اے کتاب '' طلوعِ سحر '' ہک مکمل کائنات دیاں شانداں ہن۔جینکوں دانشور،ادیب نقاد و ادب نواز لوک پڑھ تے آپ فیصلہ کریسن ویلھا پورہیتی کوں ہمیشاں نال رکھیندے ے۔فرہاد فریدی آونڑ آلے وقت دا بہوں وڈا شاعر اے۔الٰہی آمین

جے یار فرید قبول کرے،سرداروی توں سلطان وی توں

دعا گو۔اشفاق شیخ

رحیم یار خان

۲۴،اپریل ۲۰۲۴

تیشہ بردار شاعر

ایں وقت جیرھے شاعر دا کلام میکوں تلاوت کرݨ نصیب تھئے اُو جگ مشہور ادیب شاعر دا ناں سئیں فرہاؔد فریدی ہے۔ اِنہاں دے کلام اِچ معتبر حوالہ حمد، نعت، منقبت تے قصیدہ ہے۔ ایندے علاوہ اِنہاں دے کلام اِچ مختلف موضوعات تے مشتمل نظماں وی شامل ہن۔

فقیر دی نظر جیرھے شعر، مصرعے لفظ موضوع تے پئی اے سب سونا ہی سونا محسوس تھئے، ہر شعر ہر سطر وَل وَل پڑھݨ دیاں دعوتاں ڈیندے ہر لفظ بے ساختہ داد تے دعا دا طالب ہے۔

اُمید اے قارئین وی کتاب پڑھ تے میڈی رائے نال اتفاق کریسن تے دعا کریسن جو مولا اینکوں مزید رنگ لاوے تے فریدی تیشے نال ادب دے روہ اِچوں صاف شفّاف کھیر دیاں نہراں برآمد کریندا رہاوے۔

آمین

دعا گو

فقیر مصطفٰی خادم

(دائر دین پناہ پچادی، ۲۸ اپریل ۲۰۲۴ء)

مَانڑ

فرہاد فریدی ادب دے گلشن دا اُو پھُل ہے جیندی خُشبو ست سمندر پار ویندی ہے۔فرہاد فریدی ادبی دنیا دا معتبر حوالہ ہے جنھاں دا کلام ایں گالھ دی گواہی ڈیسے فرہاد فریدی حمد،نعت،منقبت،قصیدہ یا نظم لکھے نویکلے تے جدید رنگ ءِ چ لکھدے۔

فرہاد فریدی دا کلام ابتداء کنوں لا تے ہݨ تونڑیں پڑھݨ نصیب تھئے یقین کروایویں محسوس تھئے جیویں جو میں پورے جہان دی سیر گھدی ہووے۔فرہاد فریدی ادبی دنیا دا ہک مکمل جہان اے جیرھا ہمیشاں آباد رہسی۔فرہاد فریدی کوئی بیگانہ کینی اپڑاں بال اے،اساڈے سائے تلے پل تے جوان تھئے ایندی سوچ کوں کردار کوں نکھارݨ وچ اساڈا حصہ اے۔ادبی میدان وچ ترقی کریندا ڈیکھ تے اساڈا دل خوش تھیندے تے فخر کنوں سر اُچا تھی ویندے۔اساڈی دعا ایندی نال اے جو اللہ تعالیٰ فرہاد فریدی دے علم اِچ مزید اِضافہ فرماوے۔آمین

دعا گو

عبدالمجید مجیدؔ

جا گیری موضع ٹھل گانگا

۲ مئی ۲۰۲۴

جدت دا شاعر

حرفِ سخن دی درسگاہ وچ حاضر میڈے نزدیک شاعری او سچ ہے جیندا رستہ ذہن دے شعوری فرات کنوں فکری کربلا ڈو ویندے سچ تیں مزاحمت دے رستے دا پندوھڑ و نوجوان شاعر سئیں فرہادؔ فریدی اے او شاعر اے جیویں کچنال پُھل چاوݨ نی بُھل سگدا، انجی گندوڑے ءِ چ مٹھی رَس گھولݨ نی وسردی انویں فرہادؔ فریدی دے تخیل دی پرواز کنوں کوئی موزوں گجھیا کینی۔

فرہادؔ فریدی سرائیکی و اُردو ادب دی تمام اصناف کوں ورتاوݨ دی بھرپور صلاحیت رکھدے۔ جہناں وچ موضوعاتی صنفیں تیں ہیتی تجربے کرݨ دی گنجائش پاتی ویندی اے۔ فرہادؔ فریدی دی شاعری تقاضے تیں ادبی ضرورتیں دا مکمل گلدستہ ہے۔

فرہادؔ فریدی دی نظم ہووے یا غزل فلسفے تے سوہݨی سجی ستری بامعنی اشعار تیں باکمال نویں روپ اِچ جدت تیں مشتمل اے۔ اِنہاں دے کلام اِچ خاص و معتبر حوالہ حمد، نعت ،منقبت وغیرہ اے ۔فرہادؔ فریدی سئیں امدے ویلھے دا وڈا شاعر اے ،آمین۔ قارئین وی کتاب پڑھ تے میڈی رائے نال سانجھ کریسن۔

دعا گو،

ڈاکٹر اجمل اظہر

ٹُھل حمزہ رحیم یار خان

01.05.2024

سرائیکی ادب وچ سوہݨا ودھارا

اہلِ عرب دے تصورِ شعر گوئی وچ اظہار دی خوبصورتی کوں اولیت حاصل ہئی۔ ایہا وجہ ہے کہ ہر اجھی ڳالھ جو لطیف پیرائے تے حسین تشبیہات دے سہارے آکھی ویندی، اونکوں او شعر ہی سمجھدے ہن۔

قرآنِ کریم دا اسلوبی جمال وی اُونہاں کوں ہیں واسطے شاعری لگدا ہا کیوں جو ایں وچ فصاحت، بلاغت، صداقت تے بیان دی نفاست و نظامت دا معجزاتی آہنگ ہا۔ اُو اینکوں کلامِ الٰہی نہ منݨ دے باوجود اپݨے شعری معیارات دے سوجھلے وچ ڈیکھدے تے اینکوں شاعری اَکھیندیں نہ تھکدے ہن۔

مولانا الطاف حسین حالؔی نے مقدمہ شعروشاعری وچ اہلِ عرب دے شعری معیار دے حوالے نال ڈسایا ہے کہ اُو ہر اُوں شخص کوں شاعر جاݨدے ہن جو معمولی لوکیں کنوں ودھ تے کوئی اثر انداز کرݨ آلی تے دلکش تقریر کریندا ہا۔ (مقدمہ، ص، ۳۶)

شاعری وچ شعری اوزان تے قافیے دی پابندی دا، روجھاݨ عام ہوندا تاں حضرت حسانؓ اپݨے پتر کنوں ہک کیڑے دے بارے ایہ سݨ تے اُو '' حیرہ دی خوبصورت ڈو چادریں وچ ولھیٹیا ہویا لگدا ہا '' کانہ ملتف فی بردی حیرہ ''...... بے ساختہ اے آکھ اُٹھیے ''شعر و رب الکعبہ'' .... '' واللہ ایہ تاں شعر ہے''

ایویں تھیا جو حضرتِ حسان بن ثابتؓ دے پتر کوں کہیں کیڑے نے ڈنگ مار یا جیندا ناں اُو نہ جاݨدا ہا۔ اُوں کیڑے دا حلیہ ایں ڈسایا کہ اینجھا لگدا پیا ہا جیویں اُو حیرہ دی ڈو چادریں وچ ولھیٹیا ہویا ہے۔ حیرہ دیاں چادراں نقش و نگار تے خوبصورتی وچ بہوں مشہور ہن۔ (عبدالحکیم ندوی، عربی ادب دی تاریخ، ص، ۱۲۲)۔

دنیا دے سب توں وڈے شاعر نے صرف تشبیہات تے لفظیں دی خوبصورتی کوں ڈیکھ تے آکھیا جو اے شعر ہے ایں کنوں معلوم تھیا جو شاعری محض قافیہ ردیف تے وزن اوزان دی پابندی دا ناں نی بلکہ خیال وچ خوبصورتی ہووݨی ضروری اے۔

حالؔی نے محقق طوسی دی کتاب اساس الاقتباس دے حوالے نال ڈسایا ہے کہ '' عبری تے سریانی تے قدیم فارسی شعر کیتے وزن حقیقی ضروری نہ ہا سب کنوں پہلے وزن کوں اہلِ عرب نے لازم کیتا ہے ''(ص، ۳۷)۔

اردو شاعری کیوں جو فارسی دے، دگ تے ٹری ہئی ہیں واسطے ہک لمبے عرصے تک اے وی قافیہ ردیف دی قید وچ رہی۔ بھانویں ایں وچ ڈھیر خیال تے لمبی ڳالھ آکھݨ کیتے مثنوی، مسدس، مخمس، ترجیع بند وغیرہ دیاں ہیئتاں دگ گھن چکیاں ہن لیکن وَل وی اظہار کیتے ہر صنفِ سخن وچ قافیے دا استعمال شعری ہیئت وچ خیال دی ادھوری شکل ہی پیش کر سگدا ہا۔ ایں ڳالھ کوں ایویں وی آکھیا ونج سگدے کہ جو اوزان و بحور تے قافیہ ردیف دی پابندی نال شاعری کر کے کوئی وی حقیقی شاعر اپݨے پیش کردہ شعری ڳالھ کنوں کڈاہیں مطمئن نہ تھی سگدا ہا۔ ایہا وجہ ہئی کہ غالبؔ نے آکھیا ہا!

ڈاکٹر عزیز احسن دیاں اردو آزاد نظماں دا منظوم سرائیکی وٹاندرا (ترجمہ)

بہ قدرِ شوق نہیں ظرفِ تنگنائے غزل
کچھ اور چاہیے، وسعت مرے بیاں کے لیے

حالانکہ غالبؔ دے عہد کنوں پہلے تے بعد وچ وی پابند نظماں لکھیاں ویندیاں پیاں ہن۔ خود غالبؔ نے قطعہ، قصیدہ، رباعی تے مثنوی جیجھی اصناف وچ نقوش قائم کیتن۔ وَل آکھی کیا وجہ ہئی کہ اوں غزل دی تنگ نائے کنوں گھبراتے پابند نظمیں دی طرف توجہ کرݨ دے بجائے ''کچھ اور ''دی خواہش ظاہر کیتی۔ میڈے خیال وچ ایں ''کچھ اور ''دا ظہور، عبدالحلیم شرر، دی نظمِ معرا وچ تھیا۔ جیں ہک تحریک دی صورت اختیار کر گھدی۔
لیکن نظمِ معرا خود قافیے ردیف تے وزن دی پابند ہے۔ نظمِ معرا، دا

وزن ہک ہوندا ہے لیکن ہر مصرع قافیے ردیف دی حد تو ڑیں مختلف ہوندا ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری نے ہک مرتبہ ٹیگور دی گیتا نجلی دا منظوم ترجمہ کرݨ کیتے ''نظمِ معرا'' (بے قافیہ نظم) دا انتخاب کیتا، لیکن اُو ٹیگور دی تصنیف دا ترجمہ مکمل ناں کر سگیا۔ مگر اوندی لکھی نظمِ معرا (بے قافیہ نظم) Blank verse یا Verse without Rhyme دا نمونہ موجود
ہے!

موت دستک دے گی جس دم تیرے دروازے پہ آ
کیا تواضع اپنے مہماں کی بجا لائے گا تو
مرحبا سلطانِ من حاضر ہے مینائے حیات
نوشِ عیش اور نیشِ غم دونوں کا یہ آمیزہ ہے
عمر کا میری ہے حاصل، بس یہی لبریز جام
نوشِ جاں حاضر جو ہے بہر کرم فرمائیے

بعد وچ آزاد نظم لکھݨ دا چلݨ تھیا جینکوں انگریزی وچ Free Verse آکھا ویندے۔ جیویں جو میں نمونہ ڈکھایا ہے نظمِ معرا وچ صرف قافیے ردیف دی پابندی نی بلکہ تمام مصرعے برابر وزن دے ہوندے ہن۔ آزاد نظم وچ مصرعے چھوٹے وڈے تھی سگدن عموماً بحر ہک ہی ہوندی اے۔ ایندا چلݨ عبدالحلیم شرر دے منظوم ڈرامیں کنوں تھیا۔ لیکن محققین دے بقول ڈاکٹر تصدق حسین خالد نے ۱۹۲۵ء وچ آزاد نظم کوں بطورِ فن اردو وچ متعارف کروایا۔ ۱۹۳۰ء ن۔م۔راشد نے ایں ہیئت وچ لکھ تے عام کر ڈتا۔ وَل میرا جی نے آزاد نظم لکھ تے ایندی ہیئت وچ دلکشی پیدا کیتی۔

جتھاں تک ایندے ناں دی گالھ ہے او انگریزی کنوں گھدا گئے۔ انگریزی وچ جیں صنف کوں Prose Poem آکھیندن، اونکوں اردو وچ نثری نظم آکھدن۔ حالانکہ، نثر دے معنی ہن.... کھنڈی ہوئی شے، غیر منظوم تحریر.... جب کہ نظم دے معنی، لڑی، مالا، موتیں کوں دھاگے وچ پروݨ، ترتیب، ربط و ضبط، تسلسل دے ہن۔

آزاد نظم اردو کنوں سرائیکی وچ کڈاں آئی کوئی خاص معلومات تاں نی ملی البتہ ابتدائی شعراء وچ ممتاز حیدر ڈاہر تے قیسؔ فریدی (ڈوہیں مرحوم) دیاں آزاد نظماں میں ضرور پڑھن تے اسلامی آزاد نظماں کڈݨ کنوں لکھݨ شروع تھیاں کوئی شاعر یا محقق اجݨ تک سامہیں نی آیا۔
ممتاز حیدر ڈاہر دی نظمیں دی کتاب ''اندھارے دی رات''
سوجھلا ''اشاعتی ادارہ بھٹہ واہݨ نے جون ۱۹۸۵ء چ ناشر کیتی۔
ایں کتاب دی پہلی نظم،

حاکمیت سجھ دے ناویں ہے

رات دا منظر وی کتنے تو ٹیں رہسے
اپڑیاں اکھیں
سوجھلے دے منظریں دے واسطے محفوظ رکھو
اپٹے ذہنیں وچ لتھے ہوئے
بے سمل خوابیں دا ماتم چھوڑ ڈیوو
خود کوں اوں لحظے دے استقبال دے کیتے
سنبھارݨ دیاں مثالاں ڈیو
جڈاں ہر خواب دی
تعبیر دے امکان ظاہر تھیوٹن
خلقت، قبولیت دے سارے فیصلے
اپٹے ہتھیں دی
حاکمیت دے حوالے کرڈتے ہن
اپٹے ترکش وچ بچے ہوئے
سوجھلے دے باقی تیریں کوں ہتھیر کا رہݨ ڈیوو
رات جتنے تیں وی رہوے
اپٹی دھرتی تے
شہنشائی دا منصب سجھ دے نویں ہے
(ص،۹،۱۰)

قیس فریدی صاحب دی ۱۹۹۵ء وچ ''پرکھرا'' آزاد نظمیں دی ہک کتاب چھپی جیں دی ابتداء وچ ہک نعتیہ نظم ملی اے!

نعت

ڈوں جگ دے
سبھ آ گل پچھل
تیڈی ذات دے اندر
گم ہن
(کلیاتِ گاگھر، ص، ۲۲۱)۔

نصیحت

وَسدے مینہ وچ
شہر دی کچّی کندھی اُتے
ہک اللہ دا ناں لِکھ گیئے

ڈاکٹر عزیز احسنؔ دیاں اردو آزاد نظماں دا منظوم سرائیکی وٹاندرا (ترجمہ)

''سب کوں بھائی بھائی سمجھو''

(ص،۲۶۱)

خواب

پہلے

میں ڈِہدا اَہم خواب

ہُن

خود میکوں ڈیہدن خواب

(ص،۲۷۸)

ڈوہیں شعراء دیاں لکھیاں ہوئیاں تمام نظماں شہکار ہن ۔مگر نمونے دے طور تے میں کجھ پیش کیتم جے اللہ پاک توفیق ڈیوے تاں باقی نظماں ضرور پڑھسو تے پڑھ تے چس چیسو تے دل دے انگور ہی ٹھر پمسن ۔

استادِ محترم ڈاکٹر عزیز احسنؔ صاحب نعتیہ ادبی حوالے نال کہیں تعارف دے محتاج کینی ،الحمداللہ آپ نعت ریسرچ سینٹر دے ڈائر کٹر ہن، ''نعت رنگ'' رسالے دے نگران ہن جیندے مدیر پاکستان دے عالمی تے صدارتی ایوارڈ یافتہ نعت گو شاعر تے نعت خواں سید صبیحؔ رحمانی صاحب ہن ۔

ڈاکٹر عزیز احسنؔ صاحب نقاد، محقق ،تنقید نگار تے بحیثیت شاعر پوری دنیا وچ اپنٹی ہک الگ پہچاݨ رکھدن ۔اُٹھݨ کنوں لاتے سمݨ تونڑیں اپنٹی لائبریری وچ بہہ تے نعتیہ ادب دے فروغ کیتے پڑھݨ لکھݨ وچ مصروف رہندن ۔

استاد صاحب آزاد نظم وچ حمدیہ ،نعتیہ،منقبت وغیرہ دے فروغ کیتے اکثر گالھ مہاڑ کریندے رہ ویندن ،باقی صنفیں وچ حمد،نعت،منقبت وغیرہ ڈھیر لکھی گی اے مگر آزاد نظم حمد،نعت،منقبت وغیرہ کیتے اڄ وی راہ بھلیندی کھڑی اے ۔

میڈے دل وچ خواہش ہئی کہ میں ایں میدان وچ طبع آزمائی دی سعادت حاصل کراں ۔ہئیں سوچ اِچ ہم کہ ہک ڈیہاڑے استاد صاحب دے گھر گیاں استاد صاحب آزاد نظماں دی منقبت دی ہک کتاب لکھدے پے ہن ۔لکھݨ کیتے علم ہووٹاں چہدے تے علم کیتے مطالعہ ضروری اے،استادِ محترم سیدنا عمرِ فاروقؓ تے آزاد نظم لکھݨ کیتے اُنہاں دی سیرت دی کتاب پڑھدے پے ہن ،میکوں ڈسایا جوایہ بہوں اچھی کتاب اے،میڈے روحانی مرشد و راہبر قاصرؔ فریدیؒ نے حضور پاک ﷺ دی سیرت دا ترجمہ سرائیکی زبان وچ کیتا ہے کہ میڈی خواہش ہے کہ ایویں ازواجِ مطہرات تے تمام صحابیؓ دی سیرت دا ترجمہ کر کے سرائیکی دے نثری ادب وچ اِضافہ کیتا ونجے ہئیں ڳالھ کوں سامنڑے رکھیندیں ہوئیں میں استاد صاحب توں کتاب منگی تے وجہ ڈسائی وَل استاد صاحب نے اپنڑیاں آزاد نظمیں دا سرائیکی زبان اِچ ترجمہ کرݨ دی طرف میڈی توجہ ڈیوائی ۔

سرائیکی زبان دے مہاندرے آزاد نظم دے شعراء نال گالھ مہاڑ کیتی تاں معلوم تھیا جو اجݨ تونڑیں ایں موضوع تے کوئی با قاعدہ کتاب شائع کینی تھی،وَل جذبہ مزید ودھ گیا مگر ایں توں پہلے میں آزاد نظم کینا لکھی ہم وَل ڈاکٹر اجمل اظہرؔ صاحب نال رابطہ کیتم اِیں جوان نے ڈاڈھی ہمت ڈتی جو توں لکھ میں تیڈے نال ہاں ۔ترجمہ کریندا گیم تے شعراء کرام ڈے واٹس ایپ تے شیئر کیتا تاں سب نے پسند تے خوشی دا اظہار کیتا ۔

عظیم انسان،عظیم شاعر،شفیق استاد ملک سراج احمد گلؔ (گلؔ آرٹس شیخ واہݨ) صاحب دا انتہائی مشکور ہاں جیں ایں کتاب کوں ''سونے تے سہاگہ'' بݨاوݨ کیتے اہم کردار ادا کیتے ۔

سراج گلؔ

الٰہی خیر ہووے پی

ڈاکٹر عزیز احسن دیاں اردو آزاد نظماں دا منظوم سرائیکی وٹاندرا (ترجمہ)

جتھاں وی پیر رکھے اے
میڈے سر تے ایندا سایہ
ہمیشاں ایویں ہووے پیا
جیویں ہݨ ہے۔

ہک شعر

وہ ہی چراغ راہ ہے منزل بھی ہے میری
مجھ کو ملا نہ اُن سا ہے کوئی سراج اور

ڈاکٹر عزیز احسن دا مشکور ہاں جیں قدم قدم تے میڈی رہنمائی کیتی اے، مشکل لفظیں دے معنی ڈساوݨ وچ مدد کیتی اے۔

''لوئی غالب کی نسل پاک سے ہیں یہ''
(کلیاتِ عزیز احسن، ص، ۴۵۲)

مثال دے طور تے ہک لفظ ''لوئی'' ہے موبائل دی لغت وچ ایندا مطلب ڈٹھا تاں لوئی دے معنی، لحاف، کمبل، رضائی، سووڑ ھ، آئے لیکن استاد صاحب توں پچھّم، استاد صاحب نے ڈسایا کہ ایندا مطلب ''قبیلہ'' ہے۔
میں اپݨی طرفوں پوری کوشش کیتی اے کہ شاہکار کتاب پیش کراں۔ مگر ہر انسان وچ خامیاں ضرور ہوندن کوئی وی غلطی کنوں پاک کینی الہذا اگر کتھائیں کوئی کمی کوتائی تھی ہووے میں اللہ تعالیٰ دی ذات کنوں معافی منگ گھدی اے
تہاں وی معاف کریسو تے اپݨی رائے کنوں آگاہ وی کریسو تاکہ مزید بہتر کنوں بہتر کتاب کیتی ونجے۔

فرہاد فریدی
۱۱، اپریل ۲۰۲۴ بروز جمعرات۔ گلستانِ جوہر کراچی۔

تعارف: ڈاکٹر عزیز احسن

نام: عبدالعزیز خان ولد عبدالحمید خان (یوسف زئی پٹھان)

قلمی نام: عزیزاحسن

پیدائش: ۱۴رشوال المکرّم ۱۳۶۶ھ مطابق ۳۱راگست ۱۹۴۷ء (جے پور، بھارت)

پاکستان آمد: مئی ۱۹۴۸ء

تعلیم: میٹرک (1966)، بی۔کام (1970)، (زبانوں کی تحصیل کے شوق میں بی کام کے بعد، فاضل (اُردو 1971) فاضل (فارسی 1974) کے امتحانات میں بھی کامیابی حاصل کی)، ایل، ایل، بی (1978) ایم۔اے (تاریخ اسلام)، جامعہ کراچی (1985)، ایم۔فل (اقبالیات)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد (2008ء)، پی۔ایچ۔ڈی (اُردو) جامعہ کراچی۔(2012)۔

تصانیف:

۱۔ اُردو نعت اور جدید اسالیب (تنقید) ۱۹۹۸ء
۲۔ تیرے ہی خواب میں رہنا (شعری مجموعہ) ۲۰۰۰ء
۳۔ نعت کی تخلیقی سچائیاں (تنقید) ۲۰۰۳ء،
۴۔ کرم ونجات کا سلسلہ (نعتیہ مجموعہ) ۲۰۰۵ء
۵۔ ہُنر نازک ہے (تنقید) ۲۰۰۷ء
۶۔ شہپرِ توفیق (نعتیہ مجموعہ) ۲۰۰۹ء
۷۔ نعت کے تنقیدی آفاق (تنقید) ۲۰۱۰ء
۸۔ رموزِ بیخودی کا فنی وفکری جائزہ (مقالہ: ایم۔فل [اقبالیات]) ۲۰۱۱ء
۹۔ اُمیدِ طیبہ رسی (نعتیہ مجموعہ) ۲۰۱۲ء
۱۰۔ اُردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ (مقالہ: پی۔ایچ۔ڈی) ۲۰۱۳ء
۱۱۔ پاکستان میں اُردو نعت کا ادبی سفر، جولائی ۲۰۱۴ء
۱۲۔ تعلق بالرسول ﷺ کے تقاضے اور ہم (کتابچہ) دسمبر ۲۰۱۴ء
۱۳۔ نعتیہ ادب کے تنقیدی زاویے، (تنقیدی مضامین)

مرتبہ: ڈاکٹر محمد سہیل شفیق، ۲۰۱۵ء

۱۴۔ حمد و نعت کے معنیاتی زاویے (تنقیدی مضامین) فروری 2018ء

۱۵۔ تعلق بالرسول ﷺ کے تقاضے اور ہم (کتابچہ)

اشاعتِ دوم: ستمبر ۲۰۱۸ء

۱۶۔ نعتیہ شاعری کے شرعی تقاضے۔ جون ۲۰۱۹ء [اشاعتِ دوم]

۱۷۔ حمدیہ شاعری کی متنی وسعتیں۔ ستمبر ۲۰۲۰ء

۱۸۔ Excellence of Naat:

Conditions and Standards 2021

۱۹۔ THE CREATIVE AESTHETICS OF NA'AT,2022

۲۰۔ اردو ادب کا تنقیدی و تحقیقی تناظر...... پیشِ نظر ہے

مصنف کے علمی و تخلیقی سرمائے کی تدوین:

۱۔ ڈاکٹر عزیز احسن اور مطالعاتِ حمد و نعت...... مرتبہ: صبیح رحمانی 2015ء

۲۔ ڈاکٹر عزیز احسن کی ادبی تحریریں، مرتبہ: ڈاکٹر شمع افروز 2016ء

۳۔ کلیاتِ عزیز احسن......مرتبہ: صبیح رحمانی 2017ء

۴۔ ڈاکٹر عزیز احسن اور اُردو کا ادبی تناظر......مرتبہ: ڈاکٹر شمع افروز، مارچ ۲۰۲۰ء

۵۔ ڈاکٹر عزیز احسن اور تقدیسی ادب کا فکری تناظر: مرتبہ: ڈاکٹر داؤد عثمانی، فروری ۲۰۲۱ء

۶۔ حمد و نعت کی تنقیدی و تحقیقی جہات (انتخابِ مضامین ڈاکٹر عزیز احسن) مرتبہ: شاعر علی شاعر ۲۰۲۲ء

۷۔ درد کی آغوش وا ہے (شاعری)......مرتبہ: شاعر علی شاعر

۸۔ ڈاکٹر عزیز احسن کی علمی و ادبی خدمات......اجمالی تعارف...... پروفیسر ڈاکٹر شبیر احمد قادری (زیرِ ترتیب)

۱۰۔ طلوعِ سحر، ڈاکٹر عزیز احسن کی نظموں کا سرائیکی ترجمہ، فرہاد فریدی (پیشِ نظر)

تالیفاتِ مصنف:

۱۔ جواہر النعت (نعتیہ انتخاب) ۱۹۸۱ء

۲۔ م ص (نعتیہ مجموعہ) فدا خالدی دہلوی، ۱۹۸۳ء

۳۔ آتشِ احساس (مجموعۂ غزلیات) فدا خالدی دہلوی، ۱۹۸۴ء

۴۔ خوابوں میں سنہری جالی ہے (نعتیہ مجموعہ) صبیح رحمانی، ۱۹۹۷ء

۵۔ قصرِ بلند، یعنی مطالعۂ قرآن، ایچ، ایچ، امام اکبر آبادی، ۲۰۰۱ء

۶۔ سبد گل، ایچ، ایچ، امام اکبر آبادی، ۲۰۰۱ء

۷۔ بحرِ شناسائی، (فارسی کلام) حضرت سید ظہور الحسنین شاہ ظاہر احسنی، یوسفی تاجیؒ، ۲۰۱۴ء

۸۔کلیاتِ فِدا خالدی، (ناشر: رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی، مارچ ۲۰۲۳ء)

مصنف کے علمی و تحقیقی کاموں پر تحقیق:

☆ مقالہ ایم فل: مقالہ نگار: احمد نواز، نگرانِ مقالہ: ڈاکٹر میمونہ سبحانی، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد......سیشن 2017-2015ء(15 ستمبر 2018ءکو سند عطا کی گئی)

☆ مقالہ ایم فل: ''کلیاتِ عزیز احسن، فکری و فنی جائزہ۔ مقالہ نگار: رفعت ناصر، نگرانِ مقالہ: پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد۔ سیشن: 2019-2017ء(26 ستمبر 2019ءکو سند عطا کی گئی)۔(مطبوعہ) ناشر: نعت اکادمی، پوسٹ بکس نمبر 25، فیصل آباد، 11 جنوری 2020ء

☆[۱] نعت کے تنقیدی آفاق۔[۲] نعتیہ شاعری کے شرعی تقاضے۔[۳] تعلق بالرسول ﷺ کے تقاضے اور ہم۔[۴] پاکستان میں اردو نعت کا ادبی سفر۔[۵] اردو نعت اور جدید اسالیب (غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان سے ان مقالوں پر بی ایس کی سند عطا ہوئی۔ نگراں ڈاکٹر محمد اقبال کامران، مقالہ نگار: ثریا شبیر، محمد آصف، فیصل خلیل، زینب زہرہ، ناصر نواز......۲۰۲۱ء)

ادبی سرگرمیاں: ☆ تاحیات رکن: اقبال اکادمی پاکستان، لاہور۔

☆ ڈائرکٹر: نعت ریسرچ سینٹر، کراچی۔

☆ نگراں: نعت رنگ، مدیر: صبیح رحمانی

☆ معاون مدیر: کتابی سلسلہ ''سفیرِ نعت'' مرتبہ: آفتاب کریمی، کراچی۔

☆ مدیرِ معاون: جریدہ ''احباب''، احبابِ جے پور، کراچی۔(ایک مدت سے اشاعت نہیں ہو سکی)

اعزازات: ☆ اعترافِ خدمات ایوارڈ 2014ء برائے شعبۂ تحقیق و فروغِ نعت (بیادِ شاہ انصار الہ آبادی) منجانب: ادبستانِ انصار کراچی، پاکستان۔

☆ ایوارڈ برائے حسنِ خدمات، حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کانفرنس، 2014ء

☆ بہترین نقاد ایوارڈ، نعت ریسرچ سینٹر، (لیڈز) برطانیہ، 2016ء

☆ ڈاکٹر عبدالقدیر خان بُکس ایوارڈ برائے 2006ء سے 2018ءتک لکھی جانے والی کتب۔ مقالہ برائے پی ایچ ڈی (کتاب: اُردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیقی مطالعہ......ڈاکٹر عزیز احسن)، منجانب: قائدِ اعظم رائٹرز گلڈ پاکستان۔ محسنِ پاکستان جناب ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اپنے دستِ مبارک سے ۲۲/اپریل ۲۰۱۹ءکو ایک تقریب میں یہ ایوارڈ عطا فرمایا۔

☆ شیلڈ برائے مقالہ: ''امام احمد رضاؒ کے نعتیہ کلام میں مناقبِ صحابہ کرامؓ اور اُمہات المومنینؓ''، ۳۹ ویں امام احمد رضاؒ

کانفرنس، ۲۰۱۹ء، ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضاؒ (رجسٹرڈ) پاکستان، کراچی۔

☆ شیلڈ اور سند، من جانب: شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی، برائے شرکت: بین الاقوامی کانفرنس......بعنوان: اُردو نعت: تاریخ، مباحث اور موضوعات، ۴ر نومبر ۲۰۱۹ء

☆ شرکت بحیثیت مندوب (مقالہ نگار): عالمی اُردو کانفرنس منعقدہ: آرٹس کونسل پاکستان، کراچی، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹، ۲۰۲۲ء

☆ نعتیہ تنقید و تحقیق ایوارڈ، انٹرنیشنل نعت فورم، لاہور، و منہاج یونیورسٹی، لاہور

(قومی ادبی نعت کانفرنس ۲۰۲۳ء)

☆☆☆☆☆

Mail Add: A-12, Block 13, Gulistan-e-Jauhar,

Karachi, Pakistan.

E:mail: abdulazizkhan49@gmail.com

Cell No. 00923335567941

Whats app: 0092 318-8093456

تعارف:

ناں:	فرہادؔ فریدی
والدیت:	حبیب اللہ کورائی
تاریخ پیدائش:	چار اپریل ڈو ہزار
قوم:	کورائی بلوچ
آغاز شاعری:	2012
استاد شاعری:	ملک سراج احمد گلؔ (2015)
	ڈاکٹر عزیز احسنؔ (2019)
روحانی استاد:	(قاصرؔ فریدی، قیس فریدی)
تعلیم:	ایم اے اُردو (جاری کراچی یونی ورسٹی)
جاہ ٹکانڑہ:	شیخ واہݨ تے یوسف آباد دی ادھل وچ غلہ گودام دے پچھوں غریب آباد کالونی رحیم یار خان
رابطہ نمبر:	03093381202

خصوصی شکریہ :

گلوگار، ممتاز احمد بلوچ (شیخ واہن) جیں میکوں ہک عظیم انسان دا شاگرد بݨائے میں اڄ جو کجھ وی ہا استاد صاحب دی وجہ کنوں ہاں۔

عظیم لوک :

نانا دودے خان (مرحوم ، الغرزہ نواز)۔سید صفدر شاہ بخاری، سر راشد علی (انٹرنیشنل کرکٹر)، عوامی شاعر وگلوگار استاد رفیق ساحلؔ ۔ڈاکٹر اجمل اظہرؔ۔مرشد غیورؔ بخاری۔ملک مشتاق احمد (مرکزی رہنما سرائیکی وکیپیڈیا) راجن پور۔

شکریہ

فرقان آدمؔ (رحیم یار خان)۔عمران گمانیؔ (اوچ شریف)

ٻانھہ ٻیلی:

حسن دین پٹھاݨ (حسن برکس کمپنی)، کرکٹر راشد خان (گوپانگ بلوچ)

فریدی سنگت:

محمد احمد سانول ، فرید یار ، فیضان فریدی (قاصرؔ فریدی دے صاحبزادے) ملک فیض عمران اعواݨ ، ڈاکٹر مظہر فرید، شوکت خان ، ڈاکٹر شہزاد اقبال ، فضل حسین حیدری ، محمود اکبر فیصل، مقبول سیرانی ، استاد محترم ملک سراج احمد گلؔ صاحب ،منیر احمد فریدی واصفیؔ (نعت خواں ، ملک حاجی احمد (نعت خواں) مشرف حسین نوناری (نعت خواں) استاد عبدالمجید مجید گانگا (نعت خواں و شاعر) ۔سید سلمان شاہ جیلانی (نعت خواں) علی حنبلؔ (شاعر) شاکر حسین ،سعید احمد بھٹہ (پرنسپل اسلامک ماڈل ہائی سکول میانوالی قریشیاں)۔مشتاق احمد فریدی۔ملک عبدالغفار۔

طلوعِ سحر

(پراہ باکھ)

سرِّ توحید

میں وادیٔ کوہ میں کھڑا تھا
جہاں عروسِ سحر نے آ کر
نقاب رخ سے الٹ دیا تھا
وہ سرمدی راز کھولنے پر تلی ہوئی تھی!

فضا میں توحید کے ترانے ہی گونجتے تھے
اَحد اَحد کی صدا سماعت میں بس رہی تھی
ہواؤں میں ہُویَّت کے نغمے بکھر رہے تھے
پہاڑی ندّی کے شور میں بھی
اَحد اَحد کی پکار محسوس ہو رہی تھی

ہوا نے اشجار کو جگایا!
تو پتّا پتّا اُسی ترانے سے جھوم اٹھا تھا
ہمیشگی رَبِّ ذُوالمنن کی!
مرے لہو میں سما رہی تھی
وہ سرِّ توحید میری نس نس میں بس چکا تھا

مِرا سراپا
نیاز مندی سے جھک رہا تھا!
میں اس کی عظمت کے سارے نغمے
زباں پہ لایا
تو میرے نطق و زباں پہ اِک ذائقہ نیا تھا

توحید دا مُنڈھ

میں وادیٔ کوہ تے کھڑا ہم
جتھاں فجر دی کنوار آ تے
نقاب منہ کنوں لہاڑ تا ہا
اُو سرمدی بھید کھولݨ اُتے تُلی ہوئی ہئی

فضا وچ توحید دے ترانے ہی گونجدے ہن
اَحد اَحد دا الا کنّیں وچ سُݨیدا پیا ہا
ہوائیں وچ اللہ ھو دے نغمے کھنڈر دے پے ہَن
پہاڑی ندی دے شور وچ وی
اَحد اَحد دی پُکار محسوس تھیندی پئی ہئی

ہوا نے وݨّیں کوں جگایا
تاں پتّا پتّا اُوندے ترانے کنوں جھم اُٹھیا ہا
ہمیشگی رَبِّ ذُوالمنن دی
میڈے لہو وچ سماندی پئی ہئی
اُو توحید دا منڈھ میڈی لُوں لُوں وچ وَس گیا ہا

میڈا سراپا
نیاز مندی کنوں جھکدا پیا ہا
میں اُوندی وڈائی دے سارے نغمے
زباں تے لایم
تاں میڈی زبان تے بولݨ دا ہک سواد نواں ہا

سرور کی منزلوں میں، میں نے
شعور کا درس پالیا تھا
میں عظمتِ ذوالمنن کی
اِک شاہراہ پا کر
بڑھا جو آگے
تو میرے دل نے
ہزار سجدے وہیں گزارے
وہیں پہ وحدانیت کا کوثر
بطورِ انعام میں نے پایا
میں وادیٔ کوہ میں کھڑا تھا
جہاں عروسِ سحر نے آ کر
نقاب رخ سے الٹ دیا تھا

﴿☆☆☆﴾

سرور دی منزلیں تے، میں وَل
شعور دا درس پا گھدا ہم
میں عظمتِ ذُوالمنن دے
ہِک ڈِگ کوں پا کراہیں
ٹریا جو اَگوں
تاں میڈے دل نے
ہزار سجدے اُتھائیں کیتے
اُتھائیں وحدانیت دا کوثر
بطورِ انعام میں نے پاتا
میں وادیٔ کوہ تے کھڑا ہم
جتھاں فجر دی کنوار آ تے
نقاب منہ کنوں لہاڈِتا ہا

﴿☆☆☆﴾

وہ رَبّ ہے

وہ، علم جس کا محیطِ کل ہے
اسی کی قدرت، کہ بس ارادہ کرے
تو ہر شے وجود پالے
اُسی کی آیات ذرّے ذرّے میں
اپنا جلوہ دکھا رہی ہیں
ہواؤں سے مل کے اس کے نغمے
سبھی فضائیں سنا رہی ہیں
میں اس کی قدرت کے کارخانے میں
چشمِ حیراں کے ساتھ آیا
تو دم بخود تھا
میں سوچتا تھا
زمیں کی وسعت
اور آسماں کی بلندیوں میں
یہ کس کا چہرہ دمک رہا ہے
جو شمع آسا اندھیری راتوں کے درمیاں
یوں چمک رہا ہے

میں سوچتا تھا مگر میں اس ذات کے
تعارف سے بے خبر تھا
میں بے خبر تھا مگر مرا کل وجود
اس کی طرف رواں تھا

اُو رَبّ ہے

اُو، علم جیندا محیطِ کُل ہے
اُوندی ہی قدرت، کہ بس ارادہ کرے
تاں ہر شے وجود پاوے
اُوندیاں آیا تاں ذرّے ذرّے وچ
اپݨا جلوہ ڈکھیندیاں پیاں ہِن
ہوائیں نال مِل تے اُوندے نغمے
ساریاں فضاواں سݨیندیاں پیاں ہِن
میں اُوندی قدرت دے کارخانے وچ
دنگ اکھیں دے نال آیاں
تاں چُپ چاپ ہا
میں سوچیندا ہاں
بھوئیں دی وسعت
تے آسماں دی بلندیاں اُتے
اے کیندا چہرہ دمکدا پیا ہے
جو شمع وانگوں اندھاری راتیں دے ادھ وچ
ایں چمکدا پیا ہے

میں سوچیندا ہم مگر میں اُوں ذات دے
تعارف کنوں بے خبر ہم
میں بے خبر ہم مگر میڈا سارا بت
اُوندی طرف رواں ہا

میں قرن ہا قرن اس کو ڈھونڈھا کیا
مگر اس کو دیکھ پایا، نہ جان پایا
نہ میں نے اس کی صفات جانیں
نہ ذات جانی
پھر اس کے پیغمبروں نے آ کر
مری نظر کو بصارتوں کی نوید دی
اور دل کو بخشیں بصیرتیں بھی
ملی بصیرت تو میری حیرت پہ
اِک نئی آگہی کا دَر کھل گیا جہاں میں
ازل سے پہلے کی سب کہانی
ابد کے مابعد کے ترانے
سنے تو دل کو یقیں کی دولت عطا ہوئی
اور............روح نے روشنی بھی پائی
وہ جس کی آیات ہیں جہاں میں
اسی نے روزِ الست مجھ سے
''بلیٰ'' کا اِقرار لے لیا تھا
مگر میں اس خاکداں میں آ کر
بھٹک گیا تھا
وہ رب ہے!!
خود اس نے مجھ کو
پہلے بتا دیا تھا

﴾☆☆☆﴿

میں چپّا چپّا اُونکوں لبھیندا ریہا
مگر اُونکوں ڈیکھ پاتم، نہ جاݨ پاتم
نہ میں اُوندی کئی صفات جاݨی
نہ ذات جاݨی
وَل اُوندے پیغمبراں نے آ تے
میڈی نظر کوں بصارتاں دی نوید ڈِتی
تے دل کوں بخشاں بصیرتاں وی
ملی بصیرت تاں میڈی حیرت تے
ہِک نئی آگہی دا در کُھل گیا جہاں وچ
ازل کنوں پہلے دی سب کہانی
ابد دے مابعد دے ترانے
سݨیے تاں دل کوں یقیں دی دولت عطا تھئی
تے........روح نے سوجھلا وی پاتا
اُوجیندی آیتاں ہن جہاں وچ
اُوں نے ڈیہاڑے الست میں کنوں
''بلیٰ'' دا اقرار گھن گھدا ہا
مگر میں ایں مٹی دے گھر وچ آ تے
بُھل گیا ہاں
اُو رب ہے
خود اُوں نے میکوں
پہلے ڈسا ڈِتا ہا

﴾☆☆☆﴿

حمد

آدمی کب کسی شمار میں ہے
سب ہی کچھ تیرے اختیار میں ہے
میرے رب مجھ پہ رحم فرما دے
فکر میری ابھی غبار میں ہے

دیدِ کعبہ نصیب ہو یارب!
اک تڑپ قلبِ بے قرار میں ہے
سیرتِ مصطفٰےﷺ میں ڈھل جاؤں
یہ دعا روحِ تار تار میں ہے

بخش دے ہر گناہ، اے مالک!
التجا قلبِ شرم سار میں ہے
میرے اعمال ہیں سیاہ مگر
نورِ ایماں تو دل کے غار میں ہے

وسعتِ عالمین تو یارب!
تیرے ہی نور کے حصار میں ہے
روزِ اوّل کیا تھا جو رب سے
دل اُسی عہد کے خمار میں ہے

کاش بعدِ وصال خلق کہے
روحِ احسنؔ تو مرغزار میں ہے

☆☆☆

حمد

آدمی کڈاں کہیں شمار وچ ہے
سارا کجھ تیڈے اختیار وچ ہے
میڈا رب میں تے رحم فرما چا
فکر میڈی اجݨ غبار وچ ہے

دیدِ کعبہ نصیب ہووے یا رب !
ہِک تڑپ قلبِ بے قرار وچ ہے
سیرتِ مصطفٰیﷺ وچ ڈھل ونجاں
ایہ دعا روحِ تار تار وچ ہے

بخش ڈے ہر ہِک گناہ، اے مالک !
التجا قلبِ شرم سار وچ ہے
میڈے اعمال ہن سیاہ مگر
نورِ ایماں تاں دل دے غار وچ ہے

وسعتِ عالمین توں یا رب !
تیڈے ہی نور دے حصار وچ ہے
روزِ اوّل کیتا ہا جو یا رب
دل اُوں وعدے دے خمار وچ ہے

کاش بعدِ وصال خلق آکھے
روحِ احسنؔ تاں مرغزار وچ ہے

☆☆☆

ورقہ بن نوفل

(پہلا باقاعدہ نعتیہ قصیدہ)

آزاد منظوم ترجمہ......

انتظار اک واقعے کا اس قدر میں نے کیا
جس نے مجھ کو مستعد رکھا سدا
گو کہ میں رو رو کے آخر
وقت کی دہلیز پر، تھک ہار کر
چپ ہو گیا!
میں نصیحت کا تمنائی ہمیشہ ہی رہا
ایک کے بعد ایک وصف اُن ﷺ کا سنا
جس دم خدیجہؓ سے (یقیں میرا بڑھا!)
اے خدیجہؓ تو نے جو اوصاف بتلائے تھے
(اس صالح جواں ﷺ کے)
ان کو سن کر بڑھ گیا ہے انتظار اس وقت کا
(جب نبوت کا کریں اعلان وہ برحق نبی ﷺ!)
انتظار ایسا کہ جو ہوتا رہا بے حد طویل
(ہاں) خدیجہؓ! مجھ کو ہے اُمیدِ واثق

ورقہ بن نوفل

(پہلا باقائدہ نعتیہ قصیدہ)

انتظار ہک واقعے دا اِتلا میں نے کیتا
جیں نے میکوں تیار رکھیا سدا
گو کہ میں رو رو تے آخر
وقت دے دروازے تے، تھک ہار تے
چُپ تھی گیا
میں نصیحت دا تمنائی ہمیشاں ہی ریہاں
ہک دے بعد ہک وصف اوندا سݨیا
جیں ویلھے خدیجہؓ کنوں (یقین میڈا ودھیا)
اے خدیجہؓ تیں جو اوصاف ڈسائے ہن
(اوں صالح جوان ﷺ دے)
ءِن کوں سݨ تے ودھ گیا ہے انتظار اُوں ویلھے دا
(جڈاں نبوت دا کریسن اعلان او برحق نبی ﷺ)
انتظار ایجھا کہ جو ہوندا ریہا بے حد طویل
(ہا) خدیجہؓ! میکوں پکی امید ہے

تو نے جو باتیں کہی ہیں
اُن کو ظاہر ہو کے رہنا ہے ضرور!
درمیاں مکے کے دو بطنوں کے
ظاہر ہوں گے سب آثار جتنے تو نے بتلائے مجھے
یہ نہیں مجھ کو گوارا.....قولِ قس باطل ٹھہر جائے یہاں

یا غلط ہو جائیں وہ باتیں
جو کہتے آئے ہیں رُہبانِ دیں!
بالیقیں ہوں گے محمد (مصطفےٰ ﷺ) سردارِ (کل)
ان کی جانب سے کرے گا بحث جو کوئی
وہ غلبہ پائے گا!
ہے یقیں مجھ کو کہ پھیلے گی ہدایت ہر طرف
ہر شہر میں!
روشنی مخلوقِ رب کو سیدھے رستے
لائے گی!
اور بکھرنے سے بچا لے گی وہ ہر اک قوم کو
جنگ، جو اُن سے کرے گا وہ یقیناً
ہو کے پسپا، مضمحل ہو جائے گا!
ہاں مگر جس نے بھی ان کی پیروی کرنے میں
اپنی جاں کھپا دی
وہ ظفر مندوں میں ہو گا!
اب تمنا ہے کہ میں، اے کاش!
زندہ رہ سکوں اُس وقت تک
جب میری پیشیں گوئی کا

تیں جیرھیاں ڳالھیں آکھیاں ہَن
اُونہاں کنوں ظاہر تھی تے رہسے ضرور
ادھ مکے دے ڈو بطنیں دے
ظاہر ہوسن سب آثار جتنے تیں ڈسائن میکوں
ایہ نہیں میکوں گوارا قولِ قس کوڑا ٹھہر ونجے اتھاں

یا غلط تھی ونجن او ڳالھیں
جوا کھیندے آئے ہن رَہبانِ دین
بے شک ہوسن محمد (مصطفیٰ ﷺ) سردارِ (کُل)
ایندی طرفوں کریسے بحث جو کوئی
او میدان ماریسے
ہے یقین میکوں کھنڈسے ہدایت ہر پاسے
ہر شہر وچ
سوجھلا رب دی مخلوق کوں سیدھے رستے
گھن امسے
تے کھنڈن کنوں بچا گھنسے او ہر ہک قوم کوں
جنگ، جو انہاں نال کریسے او یقیناً
تھک تے پُٹھی ڈے بھج ویسے
ہا مگر جیرھا وی ایندی پیروی کرݨ وچ
اپݨی جان کھپا ڈتی
او کامیاب لوکیں وچ ہوسے
ہن تمنا ہے کہ میں، اے کاش
زندہ رہ ونجاں اوں ویلھے تئیں
جڈاں میڈیاں ڈسائیں ڳالھیں دا

ہر ایک منظر ہو نمایاں اور روشن
میں رہوں زندہ تو دیکھوں
وہ ظہورِ دینِ حق آنکھوں سے اپنی
اور بنوں سب سے زیادہ حصہ دار
اس دیں میں داخل ہونے والے
مؤمنوں کا!
ہو کراہت جس سے مشرک قرشیوں کو!
بس وہی شئے (اور وہی پیغام) میری سربلندی کا ہو ضامن
ہے یہی اُمید رب سے!
(ہاں سنو! اُم القریٰ کے مشرکوں کو)
اب بڑی ذلت ملے گی!
اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی
گراوٹ اور ذلت...... بدنصیبوں کی؟
کہ وہ اُن ﷺ کی ہی عظمت کے ہوں منکر
جنہیں رب نے زمیں تا آسماں
اونچے ہی برجوں کے لیے
پیدا کیا ہے؟
کہ جو (ﷺ) اعلیٰ مَناصِب کے لیے ہی مُنْتَخَب ہیں
انہی ﷺ کی عظمتوں کے ہو کے منکر
(عداوت پر اُتر آئیں وہ ان ﷺ کی)
رہیں وہ بھی یہیں، اور میں بھی پالوں وہ زمانہ
تو پھر (واللہ!) وہ بھی دیکھ لیں گے
یہ سارے واقعات (آنکھوں سے اپنی)
وہ سب آہ و بکا مل کر کریں گے!

ہر ہک منظر ہووے سامݨے تے روشن
میں رَہاں زندہ تاں ڈیکھاں
اُو ظہورِ دینِ حق اَکھیں نال اپݨی
تے بݨاں سب کنوں زیادہ حصّے دار
ایں دین وچ داخل تھیوݨ آلیں
مومنیں دا
ہووے نفرت جیں کنوں مشرک قرشیں کوں
بس اُوہا شئے (تے اوہو پیغام) میڈی سربلندی دا ضامن
ہے اِیہا امید رب کنوں
(ہاں سݨو، اُم القریٰ دے مشرکیں کوں)
ہن وڈی ذلت ملسے
ایں کنوں ودھ تے بیا کیا ہوسی
ڈھونجݨ تے ذلت..... بدنصیبیں دی؟
کہ اُو آپ ﷺ دی ہی عظمت دے ہوون منکر
جینکوں رب نے زمین تا آسمان
اُوچے ہی برجیں واسطے
پیدا کیتا ہے؟
کہ جو (ﷺ) اعلیٰ مناصب واسطے ہی چُݨے ہن
اُوندی ﷺ ہی عظمتیں دے تھی تے منکر
(دشمنی تے لہہ آون او آپ ﷺ دی)
رَہون اووی اِتھاں، تے میں وی ڈیکھ گھناں او زمانہ
تاں وَل (واللہ) اووی ڈیکھ گھنسن
اے سارے واقعات (اکھیں نال اپݨی)
او سبھے دھاڑاں پٹکے مِل تے کریسن

اگر مر جاؤں میں، اس دن سے پہلے!
تو یہ خوش خُلق و باہمت جواں مردِ (رَجائی)!
قضا کے اور قدَر کے فیصلوں پر
اُٹھایا جائے گا اک دن جہاں سے
یہاں سے بالیقیں جانا ہی ہوگا!!!

﴿☆☆☆﴾

اگر مر ونجاں میں، ایں ڈیہنہ کنوں پہلے
تاں ایہ خوش خلق و باہمت جوان مرد (رَجائی)
قضا، دے تے قدرت دے فیصلیں تے
اُٹھایا ویسے ہک ڈیہنہ جہان کنوں
اِتھوں بے شک ٹوٹا پسے

﴿☆☆☆﴾

(سفرِ شام سے واپسی کے بعد جب حضرت خدیجہؓ (ام المؤمنینؓ) نے اپنے غلام میسرہ کی زبانی آپ ﷺ کے اوصاف اور بُحَیْرہ و نسطورا (راہبوں) کی باتیں سنیں تو ورقہ بن نوفل سے آپ ﷺ کا ذکر کیا۔ بزرگ ورقہ الٰہیات کے بہت بڑے عالم تھے اور مذہباً عیسائی۔ ورقہ نے اس موقع پر وہ مشہور قصیدہ کہا جسے بعض سیرۃ نگاروں نے وحیِ اُوْلیٰ کے واقعہ سے منسوب کیا ہے۔ (وحیِ اولیٰ سے) یہ انتساب درست نہیں۔ (ارشاد شاکر اعوان، عہدِ رسالت میں نعت، مجلسِ ترقیِ ادب، لاہور، طبعِ اول جنوری ۱۹۹۳ء، ص ۳۸)
☆عزیز احسن

نعتیہ قصیدہ

(شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے عربی نعتیہ قصیدے کے منتخب اشعار کا آزاد ترجمہ)

۱۔ شبِ تاریک میں تارے چمکتے
ایسے لگتے ہیں
کہ جیسے اژدہے کی (دونوں) آنکھیں ہوں
(اگر کچھ اور سمجھیں ہم تو کہہ دیں) بچھوؤں کے سر

۲۔ مصیبت میں کسی کا دل (غموں) سے
بیٹھ جائے تو وہ صحراؤں، بیابانوں
(کی وسعت میں بھی رستے)
تنگ پاتا ہے

۳۔ مجھے (بھی) پے بہ پے آ کر مصائب نے
ہر اک راحت، ہر اک آرام سے (اکثر) جدا رکھا

۴۔ دبوچا آ کے جب مجھ کو کسی افتاد نے، ہر سمت سے

۵۔ تو میں نے دوڑائی نظر
تا، دیکھ پاؤں، کوئی بھی ایسا معاون
جس کے دامن میں پنہ☆ لے کر مآلِ خوف سے
بچ کر نکل جاؤں!

۶۔ تو کوئی بھی نظر آیا نہیں مجھ کو
مگر محبوبِ رَبّ العالمیں یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ
جو برگزیدہ (اور پاکیزہ تریں) اوصاف رکھتے ہیں!
جو رَبّ کے (آخری) پیغامبر بھی ہیں!

نعتیہ قصیدہ

(شاہ ولی اللہ دہلویؒ دے عربی قصیدے دے منتخب شعریں دا آزاد ترجمہ)

۱۔ اندھیری رات وچ تارے چمکدے
اتھے لگدن ہن
کہ جیویں اژدہے دیاں (ڈوہیں) اکھیں ہوون
(اگر کجھ بیا سمجھواساں تاں آکھ ڈیواں) وِچھوں دے سر

۲۔ مصیبت وچ کہیں دا دل (غمیں) کنوں
بہہ ونجے تاں اُو صحراویں، بیابانیں
(دی وسعت وچ وی رستے)
تنگ پیندا ہے

۳۔ میکوں (وی) ہک بے دے اُتوں آتے پریشانیاں نے
ہر ہک راحت، ہر ہک آرام کنوں (اکثر) پرے رکھیا

۴۔ پکڑیا آتے جڈاں میکوں کہیں مشکل نے ہر پاسوں

۵۔ تاں میں وی بھنوائی نظر
تاں، ڈیکھ سگاں کوئی وی اتھجا مددگار
جیندی جھولی وچ پناہ گھن کراہیں خوف کنوں
بچ تے نکل ونجاں

۶۔ تاں کوئی وی نظر آیا نہیں میکوں
مگر محبوبِ رَبِّ العالمیں یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ
جو برگزیدہ (تے پاکیزہ ترین) اوصاف رکھدے ہن
جو رَبّ دے (آخری) پیغمبر وی ہن

۷۔ جو مشکل وقت میں
آفت رسیدوں کی خبر گیری بھی کرتے ہیں
(گناہوں سے اگر) توبہ کرے کوئی تو، گھر ان کا ہی
اِک شاداب گلشن، مغفرت کا ہے

۸۔ وہ دن، پُر ہَوْل دن (ہاں) جس کی دہشت سے
سفید ہو جائیں گے موئے سیہ فوراً
وہی ملجا و ماویٰ ہوں گے ان کا،
خوف سے جو کانپتے ہوں گے!

۹۔ وہ دن جب آئے گا!
سارے بنی آدمؑ
جنابِ نوحؑ سے، موسیٰؑ سے، اور آدمؑ سے چاہیں گے مدد
(لیکن وہ سارے انبیاء خود) ابتلا کی ساعتوں سے
لرزہ (براندام)
ہی ہوں گے!

۱۰۔ (یقیناً) ایسے موقعے پر رسول اللہ ﷺ ہی
خود اپنے رَبّ سے ملتجی ہوں گے
(گنہگاروں کی وہ اس سخت گھاٹی میں)
شفاعت بھی کریں گے
بخششوں کے در بھی (بے شک) وا کرا دیں گے!

۱۱۔ وہاں سے آپ پھر مسرور لوٹیں گے!
انہیں رحمٰن پھر اعلیٰ مراتب سے نوازے گا!

۱۲۔ (محمد مصطفیٰ ﷺ بے شک ہیں ایسے) خانوادے سے
کہ اسمٰعیلؑ جس کے (جدِ امجد ہیں)!
اثر (اخلاف پر) ہوتا ہے اکثر خاندانوں کا!

۷۔ جو مشکل وقت وچ
آفت دے ماریں دی خبر وی آن گھندے ہن
(گناہیں توں اگر) توبہ کرے کوئی تاں، گھر اونداہی
ہک شاداب گلشن مغفرت دا ہے

۸۔ اُوڈیہنہ پُر ہول ڈیہنہ (ہا) جیندی دہشت کنوں
چٹے تھی ویسن منہ کالے فوراً
اوہو ملجا و ماویٰ ہوسے اُونہاں دا،
خوف کنوں جو اُتھاں کنبدے ہوسن

۹۔ اوڈیہاڑا جڈاں امسے
سارے بنی آدمؑ
جنابِ نوحؑ کنوں، موسیٰؑ کنوں، تے آدمؑ کنوں چاہسن مدد
(لیکن او سارے انبیاء خود) آزمائش دی گھڑی کنوں
لرزدے (خوف زدہ)
ہی ہوسن

۱۰۔ (یقیناً) اتھے موقعے تے رسول اللہ ﷺ ہی
خود اپٹے رب کنوں دعا منگسن
(گنہگاریں دی اُوں ایں سخت گھاٹی وچ)
شفاعت وی کریسن
بخششیں دے در وی (بے شک) کھلوا ڈیسن

۱۱۔ اُتھاہوں آپ ﷺ وَل خوش تھی تے وَل امسن
اُونہاں کوں رحمٰن ول اعلیٰ مراتب سے نوازے گا

۱۲۔ (محمد مصطفیٰ ﷺ بے شک ہن اتھے) خاندان کنوں
کہ اسمٰعیلؑ جیں دے (جدِ امجد ہن)
اثر (اولاد تے) ہوندا ہے اکثر خاندانیں دا

(نبی) فرزند ہیں ایسے گھرانے کے
کہ جو اشراف میں (سب سے نمایاں ہے)
لوئی غالب کی نسلِ پاک سے ہیں یہ!

۱۳۔ (رسولِ پاک ﷺ ہی تو ہیں) بشارت جن کے آنے کی
جنابِ ابنِ مریمؑ نے،
بڑی واضح علامت کے حوالے سے سنا دی تھی!
(وہ کہتے تھے، رسول اب ایسا آئے گا جو) اس درجہ بہادر
(اور نڈر) ہوگا!
کہ وقتِ جنگ بھی میدان میں شاداں و فرحاں
(وہ جری) ہوگا!

۱۴۔ (کتاب اللہ نے جن کی طبیعت کی متانت کی
زمانے کو خبر دی تھی)!

مزاج ان کا درشتی سے مُبَرَّا ہے
وہ بازاروں میں ہرگز چیخنے والے نہیں ہیں
(وہ مہذب ہیں)!

۱۵۔ وہی ہیں یہ نبی ﷺ بے شک
کہ جن کے جگ میں آنے کے لیے
تعمیرِ کعبہ کی گھڑی (رب سے)
خلیل اللہ (علیہ السلام) نے بھی التجا کی تھی، دعا کی تھی
وہ کعبہ جس میں ہوتی ہیں مرادیں (خلق کی) پوری

۱۶۔ (نبی ﷺ) خوش رو (ہیں) گورا رنگ ہے قد بھی میانہ ہے
گھنے ابرو ہیں (ان کے) اور چوڑے (ان کے)
شانے ہیں!

(نبی ﷺ) فرزند ہن اتھے گھرانے دے
بھلے مانس وچ (سب کنوں نمایاں ہن)
قبیلہ غالب دی نسلِ پاک کنوں ہن ایہ

۱۳۔ (رسولِ پاک ﷺ ہی تاں ہن) بشارت جیں دے آوݨ دی
جنابِ اِبن مریم نے،
وڈی واضح علامت دے حوالے نال سݨا ڈتی ہئی
(او اکھیندے ہن، رسول ﷺ ہن اتھا امسے جو)
ایں درجہ بہادر (تے دلیر) ہوسے
کہ وقتِ جنگ وی میدان وچ شاداں و فرحاں
(تے جرات مند) ہوسے

۱۴۔ (کتاب اللہ نے جیندی طبیعت تے امانت دی
زمانے کوں خبر ڈتی)

مزاج اوندا درشتی کنوں مُبَرَّا ہے
اُو بازاریں وچ ہرگز شور مچاوݨ والے نہیں ہن
(او مہذب ہن)

۱۵۔ اُو ہو ہن ایہ نبی ﷺ بے شک
کہ جیندے جگ تے آوݨ واسطے
تعمیرِ کعبہ دی گھڑی (رب توں)
خلیل اللہ (علیہ السلام) نے وی التجا کیتی، دعا کیتی
اُو کعبہ جیں وچ ہوندیاں ہن مراداں (خلق دیاں) پوریاں

۱۶۔ (نبی ﷺ) خوش رو (ہن) گورا رنگ ہے قد وی درمیانہ ہے
گھاٹے بھر بھٹے (اوندے) تے چوڑے (اوندے)
مونڈھے ہن

۱۷۔ (بہت) خوش رنگ (ہیں)
چہرے پہ (بھی بے حد) ملاحت ہے
کشادہ چشم ہیں، خندہ جبیں (بھی) ہیں!
فصاحت بھی زباں کی ایسی پائی ہے، کہ جس میں شائبہ بھی کوئی
لکنت کا نہیں ہرگز
بیاں بھی عجز (کے ہر عیب) سے یکسر معرا ہے!

۱۸۔ وہ ہیں اللہ کی مخلوق میں، سیرت میں اور صورت میں کامل بھی
یگانہ فرد بھی وہ ہیں ﷺ
بوقتِ ابتلا وہ ﷺ سب کے (بے اندازہ حامی) ہیں

۱۹۔ سخی بے مثل بھی ہیں
اور دل کے بھی بڑے ہیں
ہاتھ بھی ان کا کھلا ہے اور بخشش پر تُلا بھی ہے

۲۰۔ وہی ﷺ اشراف میں بھی سب سے اعلیٰ (اور افضل) ہیں
جہاں بھی حوصلے درکار ہوں وہ خود ہی بڑھتے ہیں
بڑے باعزم و ہمت ہیں
(مرے سرکار ﷺ) عظمت کے
ہر اک منصب کے لائق ہیں

۲۱۔ جہاں دیکھو کوئی گھمسان کا رَن ہو
بڑی آفت کی ساعت ہو
وہاں آ کر زمانے کے بہادر بھی
(مرے آقا ﷺ) کے دامن میں پناہیں چاہتے ہوں گے

۲۲۔ ستایا قوم نے ان کو
جہالت اور بے عقلی سے

۱۷۔ (وڈے) خوش رنگ ہن
چہرہ تے (وی بے حد) ملاحت ہے
وڈیاں اکھیں ہن، خندہ جبیں (وی) ہن
فصاحت وی زباں دی اتجھی پاتی ہے، کہ جیں وچ شک کوئی
لکنت دا نہیں ہرگز
بیاں وی عجز (دے ہر عیب) کنوں ہمیشاں آزاد ہے

۱۸۔ اُوہن اللہ دی مخلوق وچ، سیرت وچ تے صورت وچ کامل وی
ہن یگانہ فرد وی اوہن
ویلھے مصیبت دے اوسب دے (بے حد حامی) ہن

۱۹۔ سخی بے مثل وی ہن
تے دل دے وی وڈے ہن
ہتھ وی اوندا کھلا ہے تے بخشش تے تُلیا وی ہے

۲۰۔ شریفیں وچ وی سب کنوں اعلیٰ (تے افضل) ہن
جتھاں وی حوصلے چاہیدے ہوون او خود ہی ٹُردے ہن
وڈے باعزم و ہمت ہن
(میڈے سرکار ﷺ) عظمت دے
ہر ہک منصب دے لائق ہن

۲۱۔ جتھاں ڈیکھو کوئی گُٹ مار دا میدان ہووے
وڈی آفت دی گھڑی ہووے
اُتھاں آتے زمانے دے بہادر وی
(میڈے آقا ﷺ) دی جھولی وچ پناہیں منگدے ہوسن

۲۲۔ ستایا قوم نے اونکوں
جہالت تے بے عقلی توں

رستے روک کر دِیں کے

۲۳۔ دعائیں پھر بھی ان کے واسطے (آقا علیہ السلام نے) فرمائیں
ہدایت یاب ہونے کی
اگر چہ ان کے ہاتھوں سختیاں جھیلی تھیں (آقا علیہ السلام) نے

۲۴۔ برا ہو، ایسے لوگوں کا
جو (پیہم) شرک کرتے ہیں
عیوب ان کے بہت ہیں
اور بے حد بدتریں ہیں وہ

۲۵۔ برا ہو، ایسے لوگوں کا
جو رَبّ کے دِین میں تحریف کرتے ہیں
مسائل اپنے دل سے،
صرف اپنے منصبوں ہی کا بھرم رکھنے کو
گھڑتے ہیں

۲۶۔ برا ہو، ایسے لوگوں کا
جو اپنے ہی نبی علیہ السلام کی شان کو
رَبّ سے ملا کر جرم کرتے ہیں
وہی مجرم ثنا خواں، اپنے رَبّ کی شان میں تخفیف کر کے
شانِ احمد علیہ السلام کو بڑھا کر
پیش کرتے ہیں

۲۷۔ برا ہو، ایسے لوگوں کا
جنہیں کسریٰ کے محصولات نے مارا
(کہ جن کی) عقل ان سے چھِن چکی تھی (دین سے پہلے)

۲۸۔ وہ بداعمالیوں ہی کے سبب تھے مستحق
کتنے عذابوں کے

رستے روک تے دیں دے

۲۳۔ دعائیں وَل وی اُونہاں واسطے (آقا علیہ السلام) نے منگیاں
ہدایت یاب ہووݨ دیاں
بھانویں اِنہاں دے ہتھوں سختیاں جھلیاں ہن (آقا علیہ السلام) نے

۲۴۔ بُرا ہووے، اَجھیں لوکیں دا
جو (مسلسل) شرک کریندے ہن
عیوب عِن دے بہوں ہن
تے بے حد بدترین ہن او

۲۵ بُرا ہووے، اَجھیں لوکیں دا
جو رب دے دین کوں ودھ گھٹ کریندے ہن
مسائل اپݨے دل توں
صرف، اپݨے منصب ہی دا بھرم رَکھݨ کوں
گھڑیندے ہن

۲۶۔ بُرا ہووے اَجھیں لوکیں دا
جو اپݨے ہی نبی علیہ السلام دی شان کوں
رب نال مِلا تے جرم کریندے ہن
اُوہے مجرم ثناء خواں، اپݨے رب دی شان کوں گھٹ کر تے
شانِ احمد علیہ السلام کوں ودھا تے
پیش کرڈیندن

۲۷۔ بُرا ہووے اَجھیں لوکیں دا
جہنا کوں کسریٰ دے ٹیکساں نے ماریاں
(جہناندی) عقل اُنہاں توں کھسیج گئی ہی (دین کنوں پہلے)

۲۸۔ اُو بداعمالیں ہی دے سبب ہن مستحق
کتنے عذابیں دے

(مگر سرکارﷺ کے صدقے) انہیں رحمت نے ڈھانپا
اور ان کی دست گیری کی

۲۹۔ (کھلا رحمت کا در اِس طور اُن پر) پھر
کہ (ان کے ساتھ کے) اعلیٰ قبیلے میں
ہوئے مبعوث اِک ایسے نبیﷺ
جو صدق پیکر تھے
کہ جن کی ذات پر
(بعثت کے اس اعلان سے پہلے بھی ان سب کا بھروسہ تھا)
کوئی الزام ان کے سر کبھی ایسا نہ آیا تھا،
کہ ان کی بات میں کچھ
جھوٹ شامل ہو

۳۰۔ گواہی میں بھی دیتا ہوں
کہ رَبّ نے اپنے بندےﷺ کو نرا حق دے کے بھیجا ہے
عمل میں جس کے ریب و شک کی گنجائش نہیں کوئی

۳۱۔ دلیل اس بات کی
ہر عقل والے کے لیے
مضبوط تر یہ ہے
کہ اس دِیں کی شریعت کا جو چشمہ ہے
بڑا اشفاف بھی ہے اور ستھرا بھی

۳۲۔ (نبیﷺ کے خُلق کی) رفعت مُسلّم ہے
اُنہیﷺ کو اُن کے رَبّ نے نعمتیں ساری عطا کر دیں
دلوں کو جوڑنے والی نبوت ان کو بخشی ہے
وہ قوت ان کو بخشی ہے
جو سب (ادیان اور احزاب پر) غالب ہی ٹھہری ہے

(مگر سرکارﷺ دے صدقے) انہاں کوں رحمت نے لکایا تے
انہاں دی مدد کیتی

۲۹۔ (کھلیا رحمت دا در ایں طرحاں اُن تے) وِل کہ
(اُونہاں دے نال دے) اعلیٰ قبیلے وچ
تھئے مبعوث ہِک ایجھے نبیﷺ
جو صدق پیکر ہن
جہناں دی ذات تے
(بعثت دے ایں اعلان توں پہلے وی اِن سب دا بھروسہ ہا)
کوئی الزام اِن دے سر کڈہیں ایجھا نہ آیا ہا،
کہ ایندی ڳالھ وچ کُجھ
کوڑ شامل ہے

۳۰۔ گواہی میں وی ڈیندا ہاں
کہ رَب نے اپنٹے بندےﷺ کوں نرا حق ڈے تے بھیجا ہے
عمل وچ جیندے شک دی گنجائش نہیں کوئی

۳۱۔ دلیل ایں ڳالھ دی
ہر عقل والے واسطے
مضبوط ترا ایہ ہے
کہ ایں دیں دی شریعت دا جو چشمہ ہے
وڈا اشفاف وی تے صاف وی ہے

۳۲۔ (نبیﷺ دے خلق دی) رفعت مُسلّم ہے
انہاں کوں اِن دے رب نے نعمتاں ساریاں عطا کیتیاں
دلیں کوں جوڑنٹے والی نبوت اینکوں بخشی ہے
او قوت اینکوں بخشی ہے
جو سب (دینیں تے گروہ تے) غالب ہی رہیا ہِ

۳۳۔ ملی روشن دلیل ایسی
کہ ان کے قول کی تصدیق ہی ہوتی گئی (پیہم)
ہر اک پیرو جواں نے اس کی (آپس میں) روایت کی

۳۴۔ شِفاء پائی مریضوں نے (محمد ﷺ) کی دعاؤں سے
مریض ایسے کہ جو محروم تھے یکسر غذاؤں سے

۳۵۔ وہ بکری اُمِّ معبد کی
کہ جس کے تھن بھی سوکھے تھے (بہت، جو خود بھی لاغر تھی)
(نبی ﷺ کے دستِ شفقت پھیرنے کا یہ نتیجہ تھا کہ)
دھاریں دودھ کی نکلیں
(اسی لاغر سی بکری نے کیا سیراب پھر سب کو)

۳۶۔ سُراقہ ابنِ جعشم (نے جسارت حد سے بڑھ کر کی)
تو اس کے اسپ کے سم دھنس گئے فی الفور مٹی میں
حدیث اس واقعے کی ہم نے پائی ابن عازب ؓ سے

۳۷۔ ہوا جو ہاتھ بھی میرے نبی ﷺ کے ہاتھ سے مس
وہ مہک اٹھا، (عجب پاکیزہ) خوشبو سے
پھرا جس سر پہ دستِ مہرباں (سردارِ عالم ﷺ کا)
کبھی بھی بال
اس سر پر کوئی ابیض نہیں دیکھا

۳۸۔ محبت سے پکارا اُن ﷺ کو ربّ نے پیارے ناموں سے
کہ جن ناموں سے اوصافِ حمیدہ ہی جھلکتے ہیں
انہی ناموں سے آقا کے مناقب بھی چمکتے ہیں

۳۹۔ جزائے خیر دے اللہ سارے ساتھیوں کو بھی
جو ان کے ساتھ ہر ساعت رہے (اور جاں نثارانِ محمد ﷺ
میں جگہ پائی)

۳۳۔ ملی روشن دلیل اتجھی
کہ ایندے قول دی تصدیق ہی تھیندی گئی (مسلسل)
ہر ہک پیرو جواں نے ایندی (آپس وچ) روایت کی
شِفا پاتی مریضاں نے (محمد ﷺ) دی دعائیں توں
مریض اتجھے کہ جو محروم ریہے اکثر غذائیں توں

۳۵۔ او بکری اُمِّ معبد دی
کہ جیندے تھݨ وی سُوکے ہن (وڈی، جو خود ہی لاغر ہئی)
(نبی ﷺ دے دستِ شفقت پھیرݨ دا ایہ نتیجہ ہا کہ)
دھاراں کھیر دیاں نکلیاں
(او ہا لاغر ہی بکری نے رَجایا وَل سب کوں)

۳۶۔ سُراقہ ابنِ جعشم (نے جسارت حد توں ودھ کیتی)
تاں اوندے گھوڑے دے پیر پھس گئے فی الفور مٹی وچ
حدیث ایں واقعے دی اساں نے پاتی ابن عازب ؓ توں

۳۷۔ تھیا جو ہتھ وی میڈے نبی ﷺ دے ہتھ نال مس
او مہک اُٹھیا (عجب پاکیزہ) خشبو توں
پھریا جیں سر تے دستِ مہرباں (سردارِ عالم دا)
کڈاہیں وال
اُوں سر تے کوئی چِٹا نہیں ڈِٹھا

۳۸۔ محبت نال سڈیا ہے اونکوں رب نے جو پیارے ناویں کنوں
کہ جن ناویں کنوں اوصافِ حمیدہ ہی جھلکدے ہن
اُونہاں ناویں کنوں آقا ﷺ دے مناقب وی چمکدے ہن

۳۹۔ جزائے خیر ڈِے اللہ سارے سنگتیں کوں وی
جو اوندے نال ہر ہک ویلھے ریہے (جاں نثارانِ محمد ﷺ
وچ جگہ پاتی)

۴۰۔ جزائے خیر دے اللہ ان کی آلِ اطہر کو
کہ جن کی عظمتیں (ہر عہد کے لوگوں میں) قائم ہیں
خوارج کو اگر اس بات سے
تکلیف ہو تو ہو!!!

﴿☆☆☆﴾

۴۰۔ جزائے خیر ڈے اللہ اوندی آلِ اطہر کوں
کہ جیں دیاں عظمتاں (ہر عہد دے لوکیں وچ) قائم ہن
خوارج کوں اگر ایں گالھ کنوں
تکلیف ہووے تاں ہووے پئی!!!

﴿☆☆☆﴾

(شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قصیدہ ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کی کتاب عربی میں نعتیہ کلام سے لیا گیا ہے۔منظوم ترجمہ بھی ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی کے منثور ترجمے کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔شعری ضرورت کے تحت جو اضافے کیے گئے ہیں۔انہیں بریکٹ میں لکھ دیا ہے۔اس کے باوجود اصل قصیدے کا ترجمہ کرنے کی بجائے ترجمانی کی گئی ہے.....عزیز احسن)

(آغاز ۸؍رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ،اور تکمیل ۹؍رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۲؍ستمبر ۲۰۰۷ء، بروز ہفتہ)

انتساب

اُس ﷺ سے منسوب کروں
اُس ﷺ کی ہی نذر میں سب گزرانوں
یہ عقیدت کے گلاب اور سمن
جو ہے محبوبِ زمن
جو ہے مطلوبِ چمن
جو نبوت کا اَمیں ٹھہرا تھا
اس گھڑی!
جب کہ ابھی آدمؑ بھی
آب اور گِل سے نہیں گزرا تھا
کل بھی تھیں اس کی طرف......
عشق کی نہریں جاری
آج بھی سیلِ عقیدت ہے اُسی سمت رواں
میں بایں دیدۂ حیراں......اُسی جانب نگراں
میرے ہر جذبۂ الفت کا
وہی سر چشمہ
میرے احساس کی قندیل
اسی سے روشن
وہ شہِ دشت و دمن
وہ شہنشاہِ سخن
جس کے تکلم میں بسی تھی خوشبو
جس کے الفاظ میں تنویرِ رسالت کی جھلک
تا بہ ابد

پوکھا

اوں کنوں منسوب کراں
اوندی ہی نذر وچ سب حیاتی
ایہ عقیدت دے گلاب تے سمن
جو ہے محبوبِ زمن
جو ہے مطلوبِ چمن
جو نبوت دا امیں بڻیا ہا
اوں گھڑی
جڈاں کہ اجݨ آدم وی
آب تے گِل کنوں ناں گزریا ہا
کل وی ہن اوندی طرف،
عشق دیاں نہراں جاری
اج وی عقیدت ہے اُوں پاسے رواں
میں حیرانگی نال اُوں پاسے دھیان کیتا
میڈے ہر جذبۂ الفت دا
او ہو سر چشمہ
میڈے احساس دی شمع
او کنے روشن
او شہِ دشت و دمن
او شہنشاہِ سخن
جیں دے بولݨ وچ رچی ہی خشبو
جیں دے الفاظ وچ تنویرِ رسالت دی جھلک
تا بہ ابد

وہ نظر دیکھ سکے گی جس کو
تابِ نظارگی حسنِ صداقت ہوگی
وہ نظر کتنی قیامت ہوگی!!!
اُس کا پیغام دلوں کی دھڑکن
ازکراں تابہ کراں
اُس کی عقیدت کے نشاں
روشن تر

وہ شہِ جن و بشر
زینتِ شمس وقمر
اُس کی رحمت کا شجر
دھوپ کے دشت میں
ہر شخص کی منزل ٹھہرا
آدمی بن کے جو آیا تو
دریں ارض وسما
بس وہی کامل ٹھہرا
قریۂ جاں میں وہی نورِ شمائل ٹھہرا
زیست کا حاصل ٹھہرا

﴿☆☆☆﴾

او نظر ڈیکھ سگسے جینکوں
حسنِ صداقت ڈیکھݨ دی تاب ہوسی
او نظر کتنی قیامت ہوسی
اوندا پیغام دلیں دی دھڑکن
ازل کنوں لا ابد توڑیں پنہ کینی
اوندی عقیدت دے نشاں
روشن تر

او شہِ جن و بشر
زینتِ شمس وقمر
اوندی رحمت دا ون
دُھپ وچ روہی وچ
ہر شخص دی منزل بݨیا
آدمی بݨ تے جو اتھاں آیا تاں
دریں ارض وسما
بس او ہو کامل بݨیا
ہر ذرّۂ جاں وچ او ہو نورِ شمائل بݨیا
ہر زندگی دا حاصل بݨیا

﴿☆☆☆﴾

ﷺ

جو فہمِ آیۂ اُمّ الکتاب مل جائے
شعورِ مدحِ رسالت مآب ﷺ مل جائے

سوالِ دیدِ رُخِ مصطفےٰ ﷺ ہے آنکھوں میں
کبھی تو خواب میں اِس کا جواب مل جائے!

یہ کشتِ فکر و عمل مدتوں سے سوکھی ہے
اسے نگاہِ کرم کا سحاب مل جائے!

وہ حرفِ مدح جو قرطاس پر لکھوں آقا ﷺ
کبھی تو اس کو بھی طِیبِ گلاب مل جائے!

اِدھر ہو دل میں تمنائے حاضری پیدا
اُدھر سے اذنِ حضوری شتاب مل جائے!

الٰہی اب تو مسلماں کو تیری دنیا میں
شعورِ پیرویٔ آنجناب ﷺ مل جائے!

یہ کارواں کہ جو بے سمت چل پڑا ہے، اسے
نبی ﷺ کے شہر کی راہِ صواب مل جائے!

ﷺ

جو فہمِ آیۂ اُمّ الکتاب مِل ونجے
شعورِ مدحِ رسالت مآب ﷺ مِل ونجے

سوالِ دیدِ رُخِ مصطفیٰ ﷺ ہے اکھیں وچ
کڈیں ہیں تاں خواب وچ ایندا جواب مِل ونجے

ایہ بھوئیں فکر و عمل مدتیں کنوں سُکی ہے
اینکوں نگاہِ کرم دا سحاب مِل ونجے

اُو حرفِ مدح جو قرطاس تے لکھاں آقا ﷺ
کڈیں ہیں تاں اینکوں وی طیبِ گلاب مِل ونجے

اِیڈوں ہووے دل وچ تمنائے حاضری پیدا
اُوڈوں اجازتِ حضوری شتاب مِل ونجے

الٰہی ہݨ تاں مسلمانیں کوں تیڈی دنیا وچ
شعورِ پیرویٔ آنجناب ﷺ مِل ونجے

ایہ قافلہ کہ جو بے سمت ٹُر پیا ہے، اینکوں
نبی ﷺ دے شہر دی راہِ صواب مِل ونجے

ہو اِتّباع کا جذبہ دلوں کے آنگن میں
شبِ عمل کو بھی اب آفتاب مل جائے!

مدینے والے کے نقشِ قدم پہ چلنے کو
عزیزؔ جادۂ حق بے نقاب مل جائے!

﴿☆☆☆﴾

ہوو اتباع دا جذبہ دلیں دے اگواڑ وچ
شبِ عمل کوں وی ہن آفتاب مل ونجے

مدینے والے دے نقشِ قدم تے ٹرنے کوں
عزیزؔ جادۂ حق بے نقاب مِل ونجے

﴿☆☆☆﴾

جمعرات: ۲۷؍رمضان المبارک ۱۴۳۶ھ......۱۶؍جولائی ۲۰۱۵ء

زوجۂ پاکِ مُزّمّل و طٰحٰی ﷺ

(اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ بریلوی کے ایک بیت کی تضمین)

ماہِ صدق و صفا کی حسیں روشنی
جس کے ماتھے کا جھومر صداقت بنی

رسمِ تصدیق جس کے پدر سے چلی
جس کو ورثے میں تسلیم کی خو ملی

چاندنی جس کی رویت سے شرما گئی
میری ماں! عائشہؓ علم کی منتہی

دیں میں جس کی اُمومت سے جاں پڑ گئی
راویوں میں ہمیشہ نمایاں وہی!

جس نے پھیلائی خوشبو احادیث کی
اور بخشی شبوں کو عجب روشنی

جس نے اوصافِ مہرِ رسالت ﷺ سبھی
پیشِ اُمت رکھے، تھے خفی یا جلی

تا کہ ہو اُسوۂ پاک کی پیروی
اِتّباعِ نبی ﷺ ہی کرے ہر گھڑی

زوجۂ پاک مُزّمّل و طٰحٰی ﷺ

(اعلیٰ حضرت احمد رضا خانؒ بریلوی دے ہک شعر دی تضمین)

ماہِ صدق و صفا دی حسیں روشنی
جیں دے متھے دا جھومر صداقت بݨی

رسم تصدیق دی جیندے پیو توں ٹُری
جینکوں ورثے وچ تسلیم دی خو ملی

چاندݨی جیندے چہرے توں شرما گئی
میڈی ماء ! عائشہؓ ، علم دی منتہی

دیں وچ جیندی اُمومت کنوں جاں پے گئی
راویِیں وچ ہمیشاں نمایاں رہی

جیں نے پھیلائی خشبو احادیث دی
تے بخشی راتیں کوں عجب روشنی

جیں نے اوصافِ مہرِ رسالت ﷺ سبھی
سامݨے امت رکھے ، ہن خفی یا جلی

تا کہ ہووے اُسوۂ ِپاک دی پیروی
اِتّباعِ نبی ﷺ ہی کرے ہر گھڑی

کوئی نادار ہو اُمتی یا غنی
ایسی ماں جس کی سیرت مثالی رہی!

جس کی عزت امر عظمتیں دائمی!
جس کے صدقے تیمّم کی رخصت ملی

جس کی عفت کی رب نے گواہی بھی دی!
ساری اُمت کی ماؤں میں جو فرد تھی

جس کو نسواں پہ حاصل ہوئی برتری
اہلِ بیتِ مطہر میں ممتاز بھی

زوجہَ پاکِ مُزّمّل و ابطحی ﷺ
''بنتِ صدیقؓ، آرامِ جانِ نبیؐ
اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام''

﴿☆☆☆﴾

کوئی نادار ہووے اُمتی یا غنی
اَجھی ماء جیں دی سیرت مثالی رہی

جیندی عزت امر عظمتیں دائمی !
جیندے صدقے تیمّم دی رخصت ملی

پارسائی دی رب نے گواہی ڈِتی
ساری امت دی ماواں وچ جو فرد ہئی

جینکوں عورتیں تے حاصل تھئی برتری
اہلِ بیتِ مطہر وچ ممتاز وی

زوجہَ پاکِ مُزّمّل و بطحی ﷺ
'' دھیِ صدیقؓ ، آرامِ جانِ نبی ﷺ
اُوں حریمِ برأت تے لکھّاں سلام''

﴿☆☆☆﴾

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

میں نے جب بعدِ نبی ﷺ سب سے بڑے انساں کو
نذر کرنے کے لیے
اپنی عقیدت کے گلابوں کو سجانا چاہا
تب یہ محسوس کیا
میں کوئی لفظ بھی شایانِ ابوبکرؓ
نہیں لکھ سکتا
اس لیے کاسۂ دریوزہ لیے
بابِ علیؓ تک پہنچا
شیرِ یزداںؓ نے ......مرے سید و مولاؓ نے
مری راہبری فرمائی
اپنے ممدوح کی توصیف مجھے ان کے ہی خطبے میں ملی
میں نے کچھ لفظ چنے اور اُنہیں لفظوں کو
نظم کا متن بنایا
کہ یہی صائب تھا
رحلتِ سیّدِ ملت پہ
علیؓ ابن ابی طالب نے
حق کا اظہار کیا......اور بجا فرمایا
''اے ابوبکرؓ! رہیں رحمتِ باری میں سدا!
آپ محبوب تھے اور مونس و ہمراز و مشیر
آخری پیغمبر ﷺ کے
دینِ اسلام بھی تسلیم کیا

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

میں جڈاں بعدِ نبی ﷺ سب توں وڈے انساں کوں
نذر کرنڑ واسطے
اپنڑی عقیدت دے گلاباں کوں سجاونڑ چُیم
تاں ایہ محسوس کیتا
میں کوئی لفظ وی شایانِ ابوبکرؓ
نہیں لکھ سگدا
ہیں واسطے خیرات دا کشکول چاتے
بابِ علیؓ تے پہنتم
شیرِ یزداں نے.....میڈے سید و مولاؓ نے
میڈی راہبری فرمائی
اپنڑے ممدوح دی توصیف میکوں اِنہاں دے ہی خطبے وچ ملی
میں اُتھوں لفظ چنڑے تے اُنہاں لفظیں کوں
نظم دا متن بنڑایا
کہ ایہو ٹھیک ہا
رحلتِ سیّدِ ملتؐ تے
علیؓ ابنِ طالب نے
حق دا اظہار کیتا......تے بجا فرمایا
''اے ابوبکرؓ: راہویں رحمت باری وچ سدا:
آپؓ محبوب ہن بیا مونس و ہمراز و مشیر
آخری پیغمبر ﷺ دے
دینِ اسلام وی تسلیم کیتا

آپؓ نے سب سے پہلے
آپ ایمان کے خالص بھی تھے
اللہ سے ڈرتے بھی تھے
اور دیں کے لیے نفع رساں
سب سے سوا تھے (بے شک)
آپؓ اصحابِ رسولِ ﷺ عربی میں تھے
مناقب میں ہر اِک سے بڑھ کر
صورت و سیرتِ سرکارِ دو عالم ﷺ
کے قریں...... آپ کی ذات ہی تھی
(واقعہ یہ ہے کہ)
جب اوروں نے جھٹلایا نبی ﷺ کو تو ابوبکر
انہیں تم نے ہی سچا جانا
پھر تو من جانبِ اللہ
پکارے گئے تم ہی ''صدیق''
تم شہِ دیں کے لیے سمع و بصر تھے گویا
معتمد سب سے زیادہ تھے تمہیں
سرورِ دیںؐ کے نزدیک
''جاءَ بالصِّدقِ'' (کی تنزیل سے روشن ہے)
کہ سچ لائے محمد ﷺ تو مصدق ہوئے
ان کے صدیق!
(مکہ والوں) کے تو دل تنگ تھے
آقاؐ کے لیے
ایسی ساعت میں ابوبکرؓ بڑھے
سیّدِ سادات کی غم خواری کو

آپؓ نے سب کنوں پہلے
آپؓ ایمان دے پکے سچے وی ہن
اللہ کنوں ڈرݨ آلے وی ہن
تے دین کوں فیدہ پچاوݨ کیتے
سب کنوں اَگوں ہن (بے شک)
آپؓ صحابیؓ ءِ رسول ﷺ عربی وچ ہن
مناقب وچ ہر ہک کنوں ودھ تے
صورت و سیرتِ سرکارِ دو عالم ﷺ
دے قریب...... آپؓ دی ذات ہی ہئی
(واقعہ اے ہے کہ)
جڈاں ٻنھاں نے نہ منیا نبی ﷺ کوں تاں ابوبکر
انہاں کوں ﷺ تئیں ہی سچا منیا
ول تاں من جانبِ اللہ
پکاریا گیا توں ہی "صدیقؓ"
آپؓ شہِ دیں ﷺ واسطے سمع و بصر ہاوے
بھروسہ مند سب کنوں ودھ تے
سرورِ دیں ﷺ دے نیڑے
''جاءَ بالصِّدقِ'' (قرآں کنوں ثابت ءِ)
سچ اِتھاں لایا محمد ﷺ تاں مُصَدِّق تھیا
اُنہاں دا صدیق
(مکہ والیں) دے دل تاں تنگ ہن
آقا ﷺ واسطے
اَجھی گھڑی وچ ابوبکرؓ ٹُرئیے
سیّدِ سادات دی غمخواری کوں

ہر کٹھن وقت میں سرکارِ دو عالم ﷺ
کی رفاقت کو بڑھے......ثانی اثنین ہوئے
غار کی آغوش میں بھی
اُس گھڑی آپؓ پہ اللہ کی جانب سے
سکینت اُتری
آپؓ ہی سیدِ عالم ﷺ کی رفاقت میں ہوئے راہیٔ
طیبہ، بے شک

آپ ہی دینِ الٰہی میں خلیفہ ہوئے، اُمت کے لیے
بعدِ وصالِ شہِ دیں ﷺ
لوگ جب دیں سے پھرے......
آپؓ نے اس ساعت میں

بہتریں طرزِ خلافت کے دکھائے جوہر
آپؓ نے امرِ الٰہی کی حفاظت میں جو اقدام کیے،
ان کی نظیر
کسی پیغامبرِ دیں کے کسی ساتھی میں پائی نہ گئی
مضطرب لوگ ہوئے، آپ مگر عزم کے ساتھ
عینِ منہاجِ نبوت سے رہے وابستہ
تھے منافق بھی وہاں اور بڑے حاسد بھی
دیں کے باغی بھی غضبناک تھے سارے
پھر بھی......تفرقہ تھا نہ تنازُع
کہ ہوئے آپؓ خلیفہ برحق
آپؓ واللہ تھے سردار سب اہلِ دیں کے

ہر اوکھے وقت وچ سرکارِ دو عالم ﷺ
دی سنگت وچ شامل تھئے...... ثانی اثنین بݨے
غار دی جھولی وچ وی
اُوں ویلھے آپؓ تے اللہ دی طرفوں
سکون دی کیفیت طاری تھئی
آپؓ ہی سیّدِ عالم ﷺ دی سنگت وچ تھئے راہیٔ
طیبہ، بے شک

آپؓ ہی دینِ الٰہی وچ خلیفہ بݨے اُمت واسطے
بعدِ وصالِ شہِ دیں ﷺ
لوک جݙاں دین کنوں پھریے....
آپؓ نے اُوں ویلھے وچ

من موہݨی خلافت دے کمال ݙکھائے
آپؓ نے امرِ الٰہی دی حفاظت کیتے جو اقدام کیتے،
انہاں دی مثال
کہیں پیغمبرِ دین دے کہیں سنگتی وچ نہ پاتی گئی
کُجھ لوک دین کنوں پھریے مگر آپؓ سچے جذبے نال
عینِ نبوت دے رستے تے قائم رہئیے
ہن منافق وی اُٹھائیں تے وݙے حاسد وی
دین دے باغی وی سارے کاوڑ اِچ ہن
وَل وی..... تفرقہ ہا نہ تنازعہ
کہ بݨے آپؓ خلیفہ برحق
آپؓ واللہ ہن سردار سب اہلِ دیں دے

مہرباں باپ کی صورت تھے مسلمانوں پر
برشگالِ آتشِ سوزاں کی رہے،
کافر و مشرک کے لیے
اور مومن کے لیے اُنس و پناہ و رحمت،
اچھے اوصاف کے ماحول میں
پرواز کناں آپؓ رہے
اور محاسن پائے
آپ کا قلب کبھی حق کی طرف سے نہ پھرا
ضعف کی زد میں بصیرت بھی کبھی آ نہ سکی
اور پسپا نہ ہوئی کوئی دلیل

آپؓ اس کوہ کے مانند تھے
جس کو نہ شدائد ہی ہلا سکتے ہیں
اور نہ طوفان ہٹا سکتے ہیں''
اپنے خطبے میں فصاحت کے گہر
کس نے لٹائے؟...... کہ خرد، دنگ ہے
اور روح مری وجد میں ہے
یہ فصاحت ہے علیؓ ابنِ ابی طالب کی
جس کو اشعار میں اپنے جو سمونا چاہوں......
ناطقہ سر بگریباں ہی رہے
ان کے دُرہائے مبارک،
مرے لفظوں میں خزف لگتے ہیں
اس لیے چند ہی لفظوں کو تبرُّک جانا
اسد اللہ (رضی اللہ عنہ) نے جس ذات کی

مہرباں پیو دی صورت ہن مسلماناں تے
بھاہ دی برسات بٹیے،
کافریں مشرکیں کیتے
تے موموناں واسطے اُنس و پناہ و رحمت
چنگے گُنڑں دے ماحول وچ
پرواز کناں آپ رہے
چنگے گُنڑ پاتے
آپؓ دا دل کڈاہیں حق کنوں نہ پھریا
پڑ چھپے دی زد وچ بصیرت وی کڈہیں آ نہ سگی
تے ردنہ تھی کوئی دلیل

آپؓ اوں پہاڑ دے وانگوں ہن
جیں کوں نہ شاید ہی ہلا سگدن ہن
تے نہ طوفان ہٹا سگدن ہن
اپنڑے خطبے وچ فصاحت دے موتی
کیں لُٹائے، کہ عقل دنگ اے
تے روح میڈی وجد وچ ہے
اے فصاحت ہے علیؓ ابنِ ابی طالب دی
جیں کوں شعریں وچ جو میں لکھنڑ چاہواں
تاں لکھ نی سگدا
اوندے درہائے مبارک،
میڈے لفظیں وچ موتی لگدے ہن
ایں واسطے کُجھ ہی لفظیں کوں تبرک جانڑم
اسد اللہ (رضی اللہ عنہ) نے جیں ذات دی

عظمت کو کیا ہے تسلیم
اُن کی سیرت کو سلام

اُن کی بصیرت کو سلام
آشنا رمزِ نبوت سے جو تھے......
اُن کی صداقت کو سلام!

﴿☆☆☆﴾

عظمت کوں کیتا ہے تسلیم
اُوندیؓ سیرت کوں سلام

اوندیؓ بصیرت کوں سلام
آشنا رمزِ نبوت کنوں جو ہَن
اُوندیؓ صداقت کوں سلام

﴿☆☆☆﴾

شعلۂ خورشید

سنو لوگو!
سنو اک داستاں جس میں
تمہارے خواب
بے اندازہ روشن، خوبصورت
زندگی آمیز
یعنی
جاوداں سب آرزوؤں کے
گل وگلزار
اپنی چھب دکھاتے ہیں
تمہیں آسودگی کے باغ میں
موسم بلاتے ہیں
تمہاری داستاں تم کو سناتے ہیں
تمہیں میں چند ایسے لوگ تھے
جن کی
رگوں میں
خون سچا تھا

شعلۂ خورشید

سڻو لوکو
سڻو ہک داستاں جیں وچ
تہاڈے خواب
بے اندازہ روشن، خوبصورت
زندگی توں پُر
یعنی
ہمیشاں سب آرزوئیں دے
گل وگلزار
اپڻا رنگ ڈِکھیندے ہن
تہاکوں سکھ امن دے باغ وچ
موسم سڈیندے ہن
تہاڈی داستاں تہاکوں سڻیندے ہن
تساں وچ کُجھ اِتھے وی لوک ہن
جہناں دی
رگیں وچ
خون سچا ہا

کہ ان میں مفلس ونادار بھی
طاقت میں اس سے کم نہیں تھا
جو وہاں پر حکمرانی کے لیے لایا گیا تھا
کہ ان پر جو بھی کرتا تھا حکومت
وہ ہمیشہ خود کو
ان لوگوں کا خادم ہی سمجھتا تھا
کہ جن پر اس کو سرداری کا منصب
حق نے بخشا تھا!
کبھی دیہات سے اُٹھ کر مدینے
آنے والا شخص
کہتا تھا ''عمرؓ''! ہم تیرا خطبہ سن نہیں سکتے
ہمیں پہلے بتا جو
تو نے اک لمبا سا کرتہ
زیبِ تن اپنے کیا ہے
اس کا کپڑا اس قدر ہرگز نہیں تھا
جس سے تیرا جسم ڈھک جاتا
بتا تو نے خیانت تو نہیں کی ہے؟
کہ جو مالِ غنیمت سے یہاں کپڑا ملا تھا
وہ تو ناکافی تھا
تیرے جسم پر پورا جو آ جاتا
وہ کرتہ بن نہیں سکتا تھا اس میں
عمرؓ بولے
ذرا میرے پسر سے پوچھ لو
کیا ہے حقیقت میرے کرتے کی

اِنہاں وچ مفلس ونادار وی
طاقت وچ اِیں کنوں کم نہیں ہا
جو اُتھاں تے حکمرانی واسطے لاتا گیا ہا
اِنہاں تے جو کریندا ہا حکومت
اُو ہمیشاں خود کوں
اِنہاں لوکاں دا خادم ہی سمجھدا ہا
جہناں تے اینکوں سرداری دا منصب
حق نے بخشا ہا
کڈیں دیہات کنوں اُٹھ تے مدینے
آوݨ آلا شخص
اہدا ہا ''عمرؓ'' اساں تیڈا خطبہ سݨ نہیں سگدے
اساکوں پہلے ڈسا جو
تیں جو ہک لمبا جہا کرتا
زیبِ تن اپݨے کیتا ہے
ایندا کپڑا اِتلا ہرگز کینا ہا
جیں کنوں تیڈا جسم لک ویندا
ڈسا تیں نے خیانت تاں نہیں کیتی؟
کہ جو مالِ غنیمت توں اِتھوں کپڑا ملیا ہاوی
اُو تاں اِتلا کینا ہا
تیڈے جسم تے پورا آویندا
او کرتہ بݨ نہ سگدا ہا ایں وچ
عمرؓ بولیے
ذرا میڈے پتر کنوں پچھ گھن
کیا ہے حقیقت میڈے کرتے دی

پسر بولے کہ میں نے اپنا حصہ
اپنے والد کو دیا تھا
تا کہ ان کا ایک کرتہ تو مکمل بن سکے اس میں
حقیقت صرف اتنی ہے!

وہ دیہاتی اُٹھا اور اُٹھ کے اس نے
بات سننے کے لیے حاضر کیا خود کو
کہا اب تم کہو ہم سے کہ جو کچھ تم کو کہنا ہے
عمرؓ جو نصف دنیا پر حکومت کر رہے تھے
ان کی یہ کیسی حکایت ہے!
مگر منظر بدلنے پر
چڑھا سولی پہ وہ جس نے
کبھی جرأت ذراسی کی

کہ اپنے حکمراں سے پوچھ لے
دولت کے یہ انبار
تیرے قصر میں کیسے لگے آخر؟
وہ سلطاں مطمئن تھا ایک گستاخ آج میں نے قتل کر ڈالا
مگر سوچا نہ تھا اس نے
کہ سچائی کے دیوانے سدا جیتے ہیں دنیا میں
گزر جاتا ہے جو اک شخص، وہ تنہا نہیں رہتا
پھر اک ہمزاد اس کا
سر اُٹھائے...... عرصۂ گیتی میں آموجود ہوتا ہے
کہ جس میں جرأتِ گفتار ہوتی ہے

پتر بولیا کہ میں اپݨا حصہ
اپݨے پیو کوں ڈتا ہا
تا نجواینداہک سوٹ تاں مکمل بݨ سگے ایں وچ
حقیقت صرف اتلی ہے

اُو دیہاتی اُٹھیا تے اُٹھ تے اُوں نے
ڳالھ سݨݨ واسطے حاضر کیتا خود کوں
آکھیا، ہݨ توں الا اساں نال کہ جو کجھ تیکوں آکھݨا ہے
عمرؓ جو نصف دنیا تے حکومت کریندے پے ہن
اُونہاں دی کیجھی حکایت ہے
مگر منظر بدلیے تے
چڑھیا سولی تے اُو جیں نے
کڈاہیں جرأت ذرا کیتی

کہ اپݨے گودے توں پُچھ گھنے
دولت دے ایہ انبار
تیڈے محل وچ کیویں آئن آخر؟
او سلطان مطمئن ہا ہک گستاخ اج میں قتل کر چھوڑے
مگر سوچا نہ ہا اُوں نے
کہ سچائی دے دیوانے سدا جیندن ایں دنیا تے
لنگھ ویندا ہے جو ہک شخص، اوکلھا نہیں راہندا
وَل ہک ساتھی اوند
سر چاتے،، کجھ عرصے بعد بھوئیں تے آویندے ہے
کہ جیں وچ الاوݨ دی ہمت ہوندی ہے

فرازؔ اس کی حقیقت سے اُٹھا دیتا ہے پردہ
جب وہ کہتا ہے
''کرن جو قتل ہوتی ہے
وہی خورشید کے شعلے میں
ڈھلتی ہے''

﴿☆☆☆﴾

فرازؔ اوندی حقیقت کنوں لہا ڈیندا ہے گُھنڈ
جڈاں اوآکھدا ہے
''کرن جو قتل تھیندی ہے
اُوہا خورشید دے شعلے وچ
ڈھلدی ہے''

﴿☆☆☆﴾

(شب کے سفاک خداؤں کو خبر ہو کہ نہ ہو۔ جو کرن قتل ہوئی شعلۂ خورشید بنی......احمد فرازؔ، صفحہ 652......شہرِ سخن آراستہ ہے)......

۲۱رصفر ۱۴۳۸ھ......مطابق: ۲۲رنومبر ۲۰۱۶ء

جنابِ ذُوالنُّورَین رضی اللہ عنہ

غنی ہے عرف، تو پیارا خطاب ذُوالنُّورَینؓ
وہ زَوجِ دُختِ رسالت مآب ﷺ ذُوالنُّورَینؓ

عجیب شان کہ دو بیٹیوں کے زَوج بنے☆۱
مرے نبی ﷺ کا حسیں انتخاب ذُوالنُّورَینؓ

حیا و حلم کا پیکر تھے حضرتِ عثمانؓ
اسی لیے تو ہوئے آنجناب، ذُوالنُّورَینؓ

نبی ﷺ کی اور بھی ہوتیں جو دُخترانِ طہیر☆۲
تو زَوج ان کے بھی بنتے جناب ذُوالنُّورَینؓ

خود اپنے گھر میں غنیمت کے مستحق ٹھہرے☆۳
جہادِ بدر کا پاکر ثواب، ذُوالنُّورَینؓ

وہ جس کی ذات بنی وجہ بیعَتِ رضواں☆۴
نشانِ آیۂ اُم الکتاب، ذُوالنُّورَینؓ

قتال شہرِ نبی ﷺ میں انہیں پسند نہ تھا
شہید ہو کے ہوئے کامیاب ذُوالنُّورَینؓ

جنابِ ذُوالنُّورَین رضی اللہ عنہ

غنی ہے عرف تاں پیارا خطاب ذُوالنُّورَین
اُو شوہرِ دھیِ رسالت ماآب ﷺ ذُوالنُّورَینؓ

عجیب شان کہ ڈُو دھیریں دے شوہر بݨیے
میڈے نبی ﷺ دا حسیں انتخاب ذُوالنُّورَینؓ

حیا و حلم دا پیکر ہن حضرتِ عثمانؓ
ہئیں واسطے تاں تھئے آنجناب، ذُوالنُّورَینؓ

نبی ﷺ دیاں بیاں وی ہوندیاں جو دُخترانِ طہیر
تاں شوہر اُونہاں دے وی بݨدے جناب، ذُوالنُّورَینؓ

خود اپݨے گھر وچ غنیمت دے حق دار بݨیے
جہادِ بدر دا پا کے ثواب ، ذُوالنُّورَینؓ

اُو جیندی ذات بݨی وجہ بیعتِ رضواں
نشانِ آیۂ اُمّ الکتاب ، ذُوالنُّورَینؓ

قتال شہرِ نبی ﷺ وچ اونکوں پسند نہ ہا
شہید تھی کے تھیئے کامیاب ذُوالنُّورَینؓ

سعید روح بھی پاکیزہ نفس بھی تھے عزیزؔ
سخاوتوں کے درخشاں شہاب، ذُوالنُّورَینؓ

﴿☆☆☆﴾

سعید روح وی پاکیزہ نفس وی ہن عزیزؔ
سخاوتیں دے روشن شہاب ، ذُوالنُّورَینؓ

﴿☆☆☆﴾

۱۔حضرت سیدہ رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ اور حضرت سیدہ اُمِّ کلثوم بنت رسول اللہ ﷺ کے شوہر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ۔

۲۔حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا کے انتقال پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا اگر میری کوئی تیسری صاحب زادی ہوتی تو میں اس کو عثمانؓ سے بیاہ دیتا اور میں خود (اپنی بیٹیوں کو کسی سے) نہیں بیاہتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔

(سیرت حضرت عثمان غنی۔حکیم محمود احمد ظفر۔ص ۹۷)

۳۔غزوۂ بدر کے موقع پر حضرت سیدنا عثمانؓ اور سیدنا اسامہ بن زیدؓ کو حضور ﷺ نے اپنی لختِ جگر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لیے مدینے میں رکنے کا حکم دے کر فرمایا: ''تم دونوں کو شرکتِ جہاد کا اَجر و ثواب اور مالِ غنیمت میں سے حصہ ملے گا۔''

(ایضاً۔ص ۱۲۶)

۴۔حدیبیہ میں مقیم رسول اللہ ﷺ تک یہ افواہ پہنچی کہ حضرت عثمانؓ جو سفیر کے طور پر مکہ گئے تھے شہید کر دیئے گئے ہیں تو، آپ ﷺ نے فرمایا: ''اب مجھے ان سے لڑنا حلال ہو گیا ہے کیوں کہ پہل ان کی طرف سے ہوئی ہے اور جب تک میں قتلِ عثمان کا انتقام نہ لے لوں گا یہاں سے حرکت نہیں کروں گا۔''

(حکیم محمود احمد ظفر، سیرت حضرت عثمان غنیؓ، ص۔۱۲۶)

اتوار: ۱۵/ذی الحج ۱۴۲۹ھ/۱۴/دسمبر ۲۰۰۸ء

منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ

بے شک وہ صحابی بھی ہیں دامادِ نبیﷺ بھی
اوّل ہیں وہی اُمتِ مسلم کے ولی بھی

عصمت تو ہوئی ختم نبوت پہ مگر ہاں
محفوظ تھے عصیاں کی نجاست سے علیؓ بھی

وہ عہدِ امارت میں بھی تھے فقر سراپا
ٹھکرایا انہوں نے ہر اک اندازِ شہی بھی

بوبکرؓ وعمرؓ کے بھی مشیر آپ تھے بے شک
ممنون رہے اُن کی فراست کے غنیؓ بھی

اصحابؓ نبیﷺ سب ہی ہدایت پہ ہیں بے شک
اِک نجمِ ہدایت ہیں سرِ چرخ علیؓ بھی

اصحابؓ کی اُلفت نے سکھایا ہے یہ نکتہ
روشن ہے وہ دل جس میں رہے حبِّ علیؓ بھی

شبیرؓ نے پائی تھی شجاعت بھی علیؓ سے
مظہر تھی اُسی حلم کی طرزِ حسنیؓ بھی

منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ

بے شک اُو صحابی وی ہن دامادِ نبیﷺ وی
پہلے ہن اُو امتِ مسلم دے ولی وی

عصمت تاں تھئی ختم نبوت تے مگر ہاں
محفوظ ہن گناہیں دی نجاست توں علیؓ وی

او عہدِ امارت وچ وی ہن فقر سراپا
ٹھکرایا جہناں نے ہر ہک اندازِ شہی وی

بوبکرؓ و عمرؓ دے وی مشیر آپؓ ہن بے شک
ممنون رہیے اوندی فراست دے غنی وی

اصحابؓ نبیﷺ سب ہی ہدایت تے ہن بے شک
ہک نجمِ ہدایت ہن سرِ چرخ علیؓ وی

اصحابؓ دی الفت نے سیکھایا ہے ایہ نکتہ
روشن ہے او دل جیں وچ رہے حبِّ علیؓ وی

شبیرؓ نے پاتی ہئی شجاعت وی علیؓ توں
مظہر ہئی اوندے حلم دی طرزِ حسنیؓ وی

دونوں کا عمل مظہرِ تعلیمِ علیؓ تھا
دونوں میں جھلکتا تھا شعارِ پدری بھی

کردارِ علیؓ حلمِ حسنؓ میں مترشّح
ایثارِ حسینؓ میں ہے طِیبِ اسدیؓ بھی

حلمِ حسنؓ و طرزِ حسینؓ میں یقیناً
ہے مرتضویؓ حسن، جمالِ نبویﷺ بھی

ہے مرتضویؓ خُلق تو اخلاص سراپا
اخلاص فی الاسلام ہے تعلیمِ نبیﷺ بھی

ہم مرتضویؓ خُلق سے بیگانے ہیں یکسر
اظہارِ محبت میں ہیں باتوں کے دھنی بھی

دعوے ہیں بہت حُبِّ علیؓ کے مگر احسنؔ!
اخلاص کی خوشبو سے ہے کردار تہی بھی

﴾☆☆☆﴿

ہفتہ: ۳۰ر رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ.....۱۴ر اگست ۲۰۱۰ء

ڈوہیں دا عمل مظہرِ تعلیمِ علیؓ ہا
ڈوہیں وچ جھلکدا ہا شعارِ پدری وی

کردارِ علیؓ حلمِ حسنؓ وچ ظاہر ہے
ایثارِ حسینؓ وچ ہے طِیبِ اسدیؓ وی

حلمِ حسنؓ و طرزِ حسینؓ وچ یقیناً
ہے مرتضویؓ حسن، جمالِ نبویﷺ وی

ہے مرتضویؓ خُلق تاں اخلاص سراپا
اخلاص فی الاسلام ہے تعلیمِ نبیﷺ وی

اساں مرتضویؓ خُلق کنوں بیگانے ہمیشاں
اظہارِ محبت وچ ہیں گالھیں دے دھنی وی

دعوے ہن بہوں حبِّ علیؓ دے مگر احسنؔ
اخلاص دی خوشبو توں ہے کردار تہی وی

﴾☆☆☆﴿

منقبتِ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

فاطمہ زہراؓ نبی ﷺ کی رابعہ بیٹی [1]
یہ وہ ہستی ہیں جو تا عمر
اپنے والد و سردارِ کل عالم
محمد مصطفےٰ ﷺ کے ساتھ
ہی اکثر رہیں
جب تک رسولِ ہاشمی ﷺ
جلوہ فگن دنیائے فانی میں رہے
لیکن!
رسول اللہ ﷺ دنیا سے ہوئے رخصت
فقط چھ ماہ قبلِ فاطمہ زہراؓ [2]
کہ بس اتنی سی مدت بعد ہی
وہ خود بھی اس دنیائے فانی سے
سفر کر کے بقا سے آشنا ٹھہریں

یہی وہ ایک بیٹی تھیں نبی ﷺ کی
جن کی نسبت سے
بہت لوگوں نے دیں کی روشنی پائی
مگر بدبخت روحیں خود انہی کے
نام سے دنیائے دوں کی
ظلمتوں میں گم ہوئیں اکثر
یہودی اور مجوسی
شاطروں نے ان کے نامِ پاک سے

منقبتِ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

فاطمہ زہراؓ نبی ﷺ دی چوتھی دھی
ایہ او ہستی ہے جو تا حیاتی
اپنے والد و سردارِ کل عالم
محمد مصطفیٰ ﷺ دے نال
ہی اکثر رہی
جڈاں تونڑیں رسولِ ہاشمی ﷺ
جلوہ نما دنیائے فانی وچ ریہے
لیکن!
رسول اللہ ﷺ دنیا کنوں تھئے رخصت
فقط چھ مہینے پہلے فاطمہ زہرا
کہ بس اتنی جہی مدت بعد ہی
او خود وی ایں دنیائے فانی کنوں
سفر کر کے بقا کنوں آشنا تھی

ایہا او ہک دھی ہی نبی ﷺ دی
جیندی نسبت کنوں
ڈھیر لوکاں نے دین دی روشنی پاتی
مگر بدبخت روحاں خود انہاندے
ناں کنوں دنیائے حقیر دی
ظلمتیں وچ گم تھیاں اکثر
یہودی تے مجوسی
شاطریں نے ان دے نامِ پاک نال

جوڑے بہت سے ایسے افسانے
کہ جن سے ملتِ بیضا کا شیرازہ
بکھر جائے!
بہت کذاب پیدا ہو گئے ایسے
جنھیں مرغوب تھا، اسلام کے ایوان میں
فتنے بپا کرنا
سو ان کو فاطمہ زہراؓ کا نامِ پاک
ایسا ہو گیا حاصل
کہ جس سے بیشتر جھوٹے فسانے
جوڑ کر

اُمت کو فتنوں میں پھنسا ڈالا
ابوبکرؓ و عمرؓ جن کے توسط سے
نبی ﷺ کا دین اور اسلام کا
نظم و نسق دنیا میں رائج ہو گیا تھا
ان پہ بد باطن گروہِ کاذبیں نے
تہمتوں کی خوب بارش کی
کہا لوگو! عمرؓ نے فاطمہ زہراؓ
کے بیتِ پاک پر حملہ کیا
اس کو جلا کر راکھ کرنے کا
ارادہ کر لیا پورا[۳]
یہ قصہ گھڑ لیا سارا
مگر کذاب خود یہ بھول جاتے ہیں
کہ وہ جن کی شجاعت کی گواہی خود بھی دیتے ہیں

جوڑیئے ڈھیر جیہے اتھے افسانے
کہ جیں کنوں ملتِ بیضا دا شیرازہ
کھنڈ ونجے
ڈھیر کذاب پیدا تھی گئے اتھے
جھناں کوں پسند ہا، اسلام دے ایوان وچ
فتنے بپا کرݨا
سو انہانکوں فاطمہ زہراؓ دا نامِ پاک
ایجھا تھی گیا حاصل
کہ جیں کنوں ڈھیر کوڑے فسانے
جوڑ تے

اُمت کوں فتنیں وچ پھسا ڈِتا
ابوبکرؓ و عمرؓ جھناں دی وجہ کنوں
نبی ﷺ دے دین تے اسلام دا
نظم و نسق دنیا وچ رائج تھی گیا ہا
عِن تے بد باطن گروہِ کاذبیں نے
تہمتیں دی خوب بارش کیتی
آکھیا لوکو! عمرؓ نے فاطمہ زہرا
دے بیتِ پاک تے حملہ کیتا
اونکوں جلا تے راکھ کرݨے دا
ارادہ کر گھدا پورا!
ایہ قصہ گھڑ گھدا سارا
مگر کوڑے خود ایہ بُھل ویندے ہن
کہ اوجیندی شجاعت دی گواہی خود وی ڈیندے ہن

علیؓ شیرِ خدا کو اِک طرف اَشجع بتاتے ہیں
وہی اپنی کہانی میں انھیں پر بزدلی کی تہمتیں بھی
خوب دھرتے ہیں
تقیہ کا انھیں الزام دیتے ہیں
عجب یہ دوغلا پن ہے کہ اِک جانب

شجاعت جن کی خود مانیں
انھیں کو اس قدر کمزور بھی جانیں
جو اپنے اہلِ خانہ کی، حفاظت کر نہیں سکتا
نہیں ممکن کہ دنیا میں جسے
شہرت ملے ایسی کہ
اہلِ دیں تو سب ہوں معترف
جس کی شجاعت کے
اسی پر بزدلی کی تہمتیں بھی
ساتھ ہی دھر دیں!
نہیں ممکن......نہیں ممکن......نہیں ممکن!
فدک کے نام پر فتنہ بپا کرنے[۴]
چلے کذاب تو یہ بھی نہیں سوچا
کہ جب شہزادیٔ کونین ہی کے
روبرو صدیقِ اکبرؓ نے
نبی ﷺ کا قول دہرایا
کہ مال و دولتِ دنیا میں
نبیوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا
تو بی بی پاک نے پھر تا حیات

علیؓ شیرِ خدا کو ہک طرف بہادر ڈِسیندے ہِن
او ہوا اپڻی کہانی وچ اوں تے بزدلی دی تہمتاں وی
خوب لیندے ہِن
تقیہ دا انہاں تے الزام ڈِیندے ہِن
عجیب اے دوغلا پن ہے کہ ہک پاسوں

شجاعت جیندی خود مانن
اونکوں ایں قدر کمزور وی مانن
جو اپڻے اہلِ خانہ دی حفاظت کر نہیں سگدا
نہیں ممکن کہ دنیا وچ جینکوں
شہرت ملے اَجھی کہ
اہلِ دین تاں سب اعتراف کریندے ہوون
جیندی شجاعت دی
اوں تے بزدلی دیاں تہمتاں وی
نال ڈِیون!
نہیں ممکن..... نہیں ممکن...... نہیں ممکن
فدک دے نام تے فتنہ بپا کرڻے
ٹُریئے کوڑے تاں ایہ وی نہیں سوچا
کہ جڈاں شہزادیٔ کونین ہی دے
روبرو صدیقِ اکبر نے
نبی ﷺ دا قول دُہرایا
کہ مال و دولتِ دنیا وچ
نبییں دا کوئی وارث نہیں ہوندا
تاں بی بی پاک نے ول تا حیاتی

اپنی وراثت کا کوئی قضیہ
نہ دھرایا
ہوئی جب آیۂ تطہیر نازل [۵]
اُمتِ مسلم کی ماؤں کے لیے
اس دَم، رسول اللہ ﷺ نے چاہا
کہ بی بی فاطمہؓ اور ان کے دونوں شاہزادوں کو بھی
دعا کر کے
کرا دیں اپنے اہل البیتؓ میں شامل
علیؓ کو بھی اسی زُمرے میں داخل کر کے
ان کے قرب کا سکہ کریں جاری
تو ان چاروں کو چادر میں لیا اور
یوں دعا فرمائی آقا ﷺ نے
کہ یا اللہ! یہ ہیں میرے اہل البیتؓ
ان کو بھی نجاست سے بری کر دے [۶]
جنابِ اُمِ سلمہؓ نے کہا میں آؤں چادر میں
تو فرمایا نہیں تم ''خیر'' ہی پر ہو [۷]
[کہ اہل البیتؓ میں شامل ہو تم کو کیا ضرورت ہے مِری چادر میں آنے کی]
کہ قرآں میں تو اہل البیتؓ

سب ازواج کے بارے میں آیا ہے
وہ تھیں بنتِ عُمیس اسماء، جو
بی بی پاکؓ کی کرتی تھیں خدمت
اس علالت میں

اپݨی وارث دی کوئی گالھ
نہ دھرائی
ہوئی جڈاں آیۂ تطہیر نازل
امتِ مسلم دی ماواں واسطے
اوں وقت، رسول پاک ﷺ نے چاہیا
کہ بی بی فاطمہؓ تے انہاں دے ݙو ہیں شہزادیں کوں وی
دعا کر کے
کراݙیون اپݨے اہل البیتؓ وچ شامل
علیؓ کوں وی اوں زمرے وچ داخل کر کے
اوندے قرب دا سکہ کرن جاری
تاں ءِن چاریں کوں چادر وچ گھد اتے
ایں دعا فرمائی آقا ﷺ نے
کہ یا اللہ! ایہ ہن میݙے اہل البیت
ءِن کوں وی نجاست کنوں بری کرݙے
جنابِ اُمِ سلمہؓ نے آکھیا میں آواں چادر وچ
تاں فرمایا نہیں توں ''خیر'' ہی تے ہئیں
[کہ اہل البیتؓ وچ شامل ہئیں تیکوں کیا ضرورت ہے میݙی چادر وچ آوݨ دی]
کہ قرآن وچ تاں اہل البیتؓ

سب گھر والیاں دے بارے وچ آیا ہے
او ہئی بنتِ عُمیس اسماء، جو
بی بی پاکؓ دی کریندی ہئی خدمت
ایں بیماری وچ

کہ جس میں فاطمہ زہرہؓ ہوئیں رخصت [8]
ذرا سوچو
کہ وہ بنتِ عُمیس اس وقت کس ہستی کی زوجہ تھیں؟
یقیناً وہ خلیفہ ہی کی زوجہ تھیں!
ہوئی جب فاطمہ زہرہؓ کی رحلت شہرِ طیبہ میں
تو صدیقؓ و عمرؓ تدفین میں حاضر رہے دونوں
وہاں اصرار تھا حضرت علیؓ کا یہ
امامِ وقت یعنی نائبِ ختم الرسل ﷺ
صدیقِ اکبرؓ خود بڑھیں آگے

جنازے کی نماز اِس وقت
ان کی ہی امامت میں ادا ہو گی
پھر ایسا ہی ہوا اس دَم
یہی طبقات میں تحریر اک سچی روایت ہے
وفاتِ فاطمہؓ کے باب میں جعفرؓ ولد باقر
کی یہ سچی روایت ہے [9]
عمرؓ کے عقد میں آئی تھیں
حضرت فاطمہؓ کی ایک شہزادی
کہ جن کا نام
اپنی ایک ہمشیرہ
کے اسمِ پاک پر رکھا
جنابِ فاطمہ نے خود
وہی بنتِ علی یعنی وہ حضرت اُمِ کلثومؓ [10]
ایک پاکیزہ نواسی شاہِ طیبہ کی

کہ جیں وچ فاطمہ زہرہؓ تھئی رخصت
ذرا سوچو
کہ او بنتِ عمیس اوں وقت کیں ہستی دی گھر آلی ہئی؟
یقیناً او خلیفہ ہی دی گھر آلی ہئی!
تھئی جڈاں فاطمہ زہرہؓ دی رحلت شہرِ طیبہ وچ
تاں صدیقؓ و عمرؓ تدفین وچ حاضر رہے ڈوہیں
اُتھاں اصرار ہا حضرت علیؓ دا ایہ
امامِ وقت یعنی نائبِ ختم الرسل ﷺ
صدیقِ اکبرؓ خود آون اگوں

جنازے دی نماز ایں وقت
اِن دی ہی امامت وچ ادا ہوسی
وَل ایجھا ہی تھیا اوں وقت
ایہا طبقات وچ تحریر ہک سچی ہے روایت ہے
وفاتِ فاطمہؓ دے باب وچ جعفرؓ ولد باقر
دی ایہ سچی روایت ہے
عمرؓ دے نکاح وچ آئی ہئی
حضرت فاطمہؓ دی ہک شہزادی
کہ جیندا نام
اپنی ہک ہمشیرہ
دے اسمِ پاک تے رَکھیا
جنابِ فاطمہ نے خود
او ہا بنتِ علی یعنی او حضرت اُمِ کلثومؓ
ہک پاکیزہ نواسی شاہِ طیبہ دی

نواسی دوسری آقا ﷺ کی
بنتِ زینب بوالعاص تھیں بے شک
امامہ نام تھا جن کا
وصیت کی یہ بی بی پاکؓ نے
جب میں بچھڑ جاؤں
علیؓ! تم میری اس ہمشیر زادی سے
نکاح و عقد کر لینا
پھر ایسا ہی ہوا حضرت علیؓ کے
گھر میں زوجہ بن کے وہ آئیں [11]

مگر اتنی بڑی سچائی سے منہ موڑنے والوں کو
غیرت ہی نہیں آتی!
یہ باقر کی روایت بھی کتابوں میں
بڑی روشن، بڑی واضح بڑی سچی ملی مجھ کو
کہ آقا ﷺ نے جنابِ فاطمہ زہراؓ سے فرمایا
کہ میرے بعد مجھ پر بین مت کرنا
نہ چہرہ چھیلنا اپنا، نہ بالوں کو پریشاں تم کبھی کرنا
نہ واویلا نہ نوحہ میری میت پر کبھی کرنا
نہ بلوانا کبھی بھی نوحہ کرنے والیوں کو تم [12]
سو، اُمت آج تک حضرت کی رحلت پر نہیں کرتی
کوئی نوحہ
مگر جو سنتِ آقا کے دشمن ہیں
انھیں ہر چیز زیبا ہے
جنابِ فاطمہ زہراؓ نبی ﷺ کو اتنی پیاری تھیں

نواسی ڈوجھی آقا ﷺ دی
بنتِ زینبِ العاص ہئی بے شک
امامہ نام ہا جیندا
وصیت کیتی ایہ بی بی پاکؓ نے
جڈاں میں جدا تھی ونجاں
علیؓ! توں میڈی ایں ہمشیر زادی نال
نکاح کر گھنیں
ول ایجھا ہی تھیا حضرت علیؓ دے
گھر وچ گھر آلی بݨ تے او آئی

مگر اتنی وڈی سچائی کنوں منہ موڑݨ والے کوں
غیرت ہی نہیں امدی!
ایہ باقر دی روایت وی کتابیں وچ
وڈی روشن، وڈی واضح وڈی سچی ملی میکوں
کہ آقا ﷺ نے جنابِ فاطمہ زہراؓ کوں فرمایا
کہ میڈے بعد میں تے رویں پٹیں نہ
نہ منہ چھلیں اپݨا، نہ والیں کوں پریشاں توں کڈاہیں کریں
نہ واویلا نہ نوحہ میڈی میت تے کڈاہیں کریں
نہ سڈ واویں کڈاہیں وی نوحہ کرݨ والیں کوں توں
تہوں، امت اڄ توڑیں حضرت دی رحلت تے کریندی نی
کوئی نوحہ
مگر جو سنتِ آقا ﷺ دے دشمن ہن
انہا کوں ہر چیز زیبا ہے
جنابِ فاطمہ زہراؓ نبی ﷺ کوں اتنی پیاری ہئی

کہ جب ملنے کو وہ آتیں
تو استقبال فرماتے!
مگر پھر بھی غلام ان کو نہیں بخشا
کہ اُمت کو بتانا تھا

قرابت سے زیادہ فرض کا احساس
قائم ہو
کہ بیت المال پر اُمت کے
ہر اِک فرد کا حق ہے
جنابِ فاطمہ زہرا کو
ابا جان یعنی شاہِ طیبہ نے
عمل کے اجر کی جو کچھ بشارت دی
اُنھوں نے ساری اُمت کی نفع بخشی
کی خاطر عام کر ڈالی
یہ فرمایا نبی ﷺ اللہ نے اِک دن
کہ قربانی کے وقتِ ذبح تم حاضر رہو بیٹی
گناہوں سے...... ذبیحہ کے لہو کے
سارے قطروں کے مساوی
مغفرت ہو گی!
جنابِ فاطمہؓ بولیں!
یہ اہلِ بیتؓ ہی کے واسطے ہے اجر
یا پھر ساری اُمت کے لیے
جاری، بشارت ہے؟
یہ فرمایا نبی ﷺ نے

کہ جڈاں ملݨ کوں اوامدیں
تاں استقبال کریندے!
مگر ول وی غلام اونکوں نہیں بخشا
کہ امت کوں ڈسا وٹاں ہا

قرابت توں زیادہ فرض دا احساس
قائم ہووے
کہ بیت المال تے امت دے
ہر ہک فرد دا حق ہے
جنابِ فاطمہ زہرا کوں
ابا جان یعنی شاہِ طیبہ نے
عمل دے اجر دی جو بشارت ڈتی
اوں نے ساری امت کوں نفع بخشی
دی خاطر عام کر ڈتا
ایہ فرمایا نبی ﷺ اللہ نے ہک ڈیہنہ
کہ قربانی دے وقتِ ذبح توں حاضر رہ دھی
گناہیں توں.... ذبیحہ دے لہو دے
سارے قطریں دے برابر
مغفرت ہوسی!
جنابِ فاطمہؓ بولی!
ایہ اہل بیتؓ ہی دے واسطے ہے اجر
یا وَل ساری امت واسطے
جاری، بشارت ہے؟
ایہ فرمایا نبی ﷺ نے

یہ ہمارے واسطے اور ساری اُمت کے لیے
ہے اجر [اے بیٹی]![۱۳]
خلوصِ فاطمہ اس اِک روایت ہی سے روشن ہے
رسول اللہ ﷺ کی اُمت انھیں کس درجہ
پیاری تھی!
وہ چکی پیستی تھیں، پانی بھر بھر کے بھی لاتی تھیں
وہ مشکیزہ اُٹھاتی تھیں
گھریلو کام سب خود اپنے ہاتھوں ہی سے کرتی تھیں[۱۴]
غلام ان کو نبی اللہ ﷺ نے بخشا نہیں لیکن
جواذ کار ان کو سکھلائے
وہ اُمت میں ہوئے رائج
نمازی تا قیامت
ذکرِ اسمِ ربِ تعالیٰ
اُن کی ہی نسبت سے
دھرائیں گے تا ''ساعت''[۱۵]
نبی ﷺ کی بیٹیاں سب ہی مقدس ہیں[۱۶]
مگر یہ سب سے چھوٹی
سب سے بڑھ کو ان کو پیاری تھیں

تبھی خاتونِ جنت کا لقب ان کے لیے آیا
لسانِ شاہِ طیبہ پر![۱۷]
زبانِ عائشہؓ پر ان کی یوں تعریف آئی تھی
''کھڑے ہوتے تھے ان کو دیکھ کر گھر میں
شہِ والا''

ایہ اساڈے واسطے تے ساری امت واسطے
ہے اجر [اے دھی]
خلوصِ فاطمہؓ ایں ہک روایت توں ہی روشن ہے
رسول اللہ ﷺ دی امت اونکوں کیں درجے
پیاری ہئی!
او چکی پیسدی ہئی، پانی بھر بھر تے وی امدی ہئی
او مشکیزہ چیندی ہئی
گھر دے سارے کم خود اپنے ہتھیں نال کریندی ہئی
غلام اونکوں نبی اللہ ﷺ نے بخشا نہیں لیکن
جواذ کار اونکوں سیکھائے
او امت وچ تھیئے رائج
نمازی تا قیامت
ذکرِ اسمِ ربِ تعالیٰ
اوندی ہی نسبت کنوں
دھریسن ہر ''گھڑی''
نبی ﷺ دیاں دھیریں سب ہی مقدس ہن
مگر ایہ سب کنوں نکی
ساریں کنوں ودھ تے آپ ﷺ کوں پیاری ہئی

تہوں خاتونِ جنت دا لقب اوندے واسطے آیا
لسانِ شاہِ طیبہ تے!
زبانِ عائشہؓ تے اوندی ایں تعریف آئی ہئی
''کھڑے تھیندے ہن اونکوں ڈیکھ تے گھر وچ
شہِ والا''

پکڑ کر ہاتھ ان کا اس کو بوسہ بھی وہ دیتے تھے
برابر اپنی مسند پر بٹھا کر بات کرتے تھے![۱۸]
نبی اللہ ﷺ نے اِک دن یہ فرمایا [مری بیٹی]
میں جس کو پیار کرتا ہوں
نہیں محبوب وہ تجھ کو؟
کہا! ایسا نہیں ہرگز، میں خود محبوب رکھتی ہوں
جسے محبوب رکھیں آپ وہ محبوب ہے میرا
نبی ﷺ فرما رہے تھے عائشہؓ سے پیار تم رکھنا![۱۹]
یہ سب باتیں روایاتِ صحیحہ میں ملیں مجھ کو
مگر بدبخت لوگوں میں
عداوت کا مرض پھیلا
تو ان کو بغض رکھنا عائشہؓ سے
مستحب ٹھہرا

یہ سب کچھ فاطمہ زہراؓ کی
عظمت کی گواہی ہے
مگر ہاں ساتھ ہی
رب کے نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا
سنو! اے فاطمہؓ، صفیہؓ، سنو دونوں!
کہ میں اللہ کے دربار میں
کچھ فائدہ پہنچا نہ پاؤں گا
وہاں کی حاضری کی خود ہی تیاری کرو دونوں![۲۰]
یہ تعلیمِ نبی المحترم ہے
اپنی بیٹی کو

پکڑ تے ہتھ اوندا اونکوں بوسہ وی اوڈیندے ہن
برابر اپٹی مسند تے بہلا تے گالھ کریندے ہن
نبی اللہ ﷺ نے ہک ڈیہنہ ایہ فرمایا [میڈی دھی]
میں جیں کوں پیار کریندا ہاں
نہیں محبوب او تیکوں؟
آکھیا! ایجھا نہیں ہرگز، میں خود محبوب رکھدی ہاں
جینکوں محبوب رکھدیں آپ ﷺ او محبوب ہے میڈا
نبی ﷺ فرمیندے پے ہن عائشہؓ نال پیار توں رکھیں
ایہ سب گالھیں روایاتِ صحیحہ وچ ملیاں میکوں
مگر بدبخت لوکاں وچ
عداوت دا مرض تھی گیا
تاں اِن کوں بغض رکھݨا عائشہؓ نال
مستحب بݨیا

ایہ سب کجھ فاطمہ زہراؓ دی
عظمت دی گواہی ہے
مگر ہا نال ہی
رب دے نبی ﷺ نے ایہ وی فرمایا
سݨو! اے فاطمہؓ، صفیہؓ، سݨو ڈوہیں!
کہ میں اللہ دے دربار وچ
کجھ فائدہ پچا نہ سگساں
اُتھاں دی حاضری دی خود ہی تیاری کرو ڈوہیں
ایہ تعلیمِ نبی المحترم ہے
اپݨی دھیریں کوں

مگر اُمت کے کچھ لوگوں نے معیارِ شفاعت ہی بدل ڈالا!
ضرورت ہے کہ ہم فرمانِ ختم المرسلین ﷺ کی روشنی میں
ہوں عمل پیرا
نبی اللہ ﷺ نے بیٹی کو اِک دن یہ بشارت دی
کہ اہلِ بیتؓ کے افراد میں
بس تم وہ ہستی ہو
جسے تھوڑی ہی مدت بعد
اس دنیا سے جانا ہے
یقیناً جلد ہی مجھ سے جسے
جنت میں ملنا ہے! [۲۱]
یہ سن کر فاطمہ زہراؓ ہوئیں خنداں!
مِرے آقا ﷺ نے بی بی فاطمہؓ سے
پھر یہ فرمایا کہ تم ہی عورتوں کی
خلد میں سردار بھی ہو گی
نبی اللہ ﷺ نے بے طرح بیٹی سے محبت کی
مگر انصاف کا معیار بھی پیشِ نظر رکھا!
حسابِ آخرت کا خوف بھی پیدا کیا پیہم!
سزائے قطعِ ید کے ایک موقع پر مِرے آقا ﷺ نے فرمایا
اگر میری سگی بیٹی، مِری یہ فاطمہ بالفرض ہو ماخوذ
سرقے میں
تو میں اس کو بھی ایسی ہی سزا دوں گا! [۲۲]
قیامِ عدل کی کتنی بڑی تاکید ہے اس میں!
مگر اُمت نے سب کچھ ہی بھلا ڈالا!
حیاتِ فاطمہ زہراؓ سے ہم کو درس ملتا ہے

مگر امت دے کجھ لوکیں نے معیارِ شفاعت ہی بدل چھوڑیا!
ضرورت ہے کہ اساں فرمانِ ختم المرسلین ﷺ دی روشنی وچ
ہووں عمل پیرا
نبی اللہ ﷺ نے دھی کوں ہک ڈیہنہ اے بشارت ڈِتی
کہ اہلِ بیتؓ دے افراد وچ
بس توں اُو ہستی ہئیں
جینکوں تھوڑی ہی مدت بعد
ایں دنیا کنوں ونڄݨاں ہے
یقیناً جلد ہی میں نال جینکوں
جنت وچ ملݨا ہے
ایہ سݨ تے فاطمہ زہراؓ تھئیں خوش!
میڈے آقا ﷺ نے بی بی فاطمہؓ کوں
وَل ایہ فرمایا کہ توں ہی عورتیں دی
خلد وچ سردار ہوسیں
نبی اللہ ﷺ نے بے حد دھی نال محبت کیتی
مگر انصاف دا معیار وی سامݨے رکھیا
حسابِ آخرت دا خوف وی پیدا کیتا نال
سزائے ہتھ کٹݨ دے ہک موقعے تے میڈے آقا ﷺ نے فرمایا
اگر میڈی سگی دھی، میڈی اے فاطمہؓ بالفرض ہووے
سرقے وچ
تاں میں اونکوں وی اُتجھی ہی سزا ڈیساں!
قیامِ عدل دی کتنی وڈی تاکید ہے ایں وچ!
مگر امت نے سب کجھ ہی بھلا چھوڑیا!
حیاتِ فاطمہ زہراؓ توں ساکوں درس ملدا اے

بیانِ عائشہؓ ہے، چال کا انداز ان کا
ہو بہو حضرت رسولِ پاک ﷺ جیسا تھا [۲۳]
ہمیں اب چاہیے ہم بھی
جنابِ عائشہؓ جیسی روش اپنائیں
اور تعریف میں ختم الرسل ﷺ کی سب سے پیاری
لاڈلی بیٹی کے اوصافِ حمیدہ
خوب پھیلائیں
محبت بانٹنے کے واسطے یہ نام دھرائیں
جنابِ فاطمہؓ کے ذکر سے نفرت نہ پھیلائیں
انھیں جن جن سے الفت تھی
عقیدت کے انھیں پر پھول برسائیں
نسب پر خود نہ اِترائیں
شفاعت کو بہت ہلکا نہ جانیں
باز آجائیں!
جنابِ فاطمہ زہراؓ کے اسمِ پاک کو
اس طرح دھرائیں
کہ ان کا اُسوۂ روشن
ہمارے ذہن و دل کو
روشنی بخشے
عمل کی ساری قندیلوں سے
بس اِک روشنی پھوٹے!

﴾☆☆☆﴿

جمعرات: ۱۴ر ذیقعد ۱۴۴۰ھ مطابق: ۱۸ر جولائی ۲۰۱۹ء
تکمیل: جمعہ: ۱۵ر ذیقعد ۱۴۴۰ھ مطابق: ۱۹ر جولائی ۲۰۱۹ء

بیانِ عائشہؓ ہے، ٹور دا انداز اوندا
ہو بہو حضرت رسولِ پاک ﷺ جیجھا ہا
اساکوں ہن چاہیدے اساں وی
جنابِ عائشہؓ وانگوں ڈھنگ سیکھوں
تے تریف وچ ختم الرسل ﷺ دی سب توں پیاری
لاڈلی دھی دے اوصافِ حمیدہ
خوب کھنڈاروں
محبت ونڈنڑ دے واسطے ایہ نام دھراوں
جنابِ فاطمہؓ دے ذکر کنوں نفرت نہ کھنڈاروں
اونکوں جیں جیں نال الفت ہئی
عقیدت دے اُنہاں تے پُھل وساوں
نسب تے خود نہ گھمنڈ ہووے
شفاعت کوں بہوں ہلکا نہ جانڑن
باز آونجن
جنابِ فاطمہ زہراؓ دے اسمِ پاک کوں
ایں طرحاں دھراون
کہ اوندا اُسوۂ روشن
اساڈے ذہن و دل کوں
روشنی بخشے
عمل دی ساریاں قندیلیں کنوں
بس ہِک روشنی نکلے!

﴾☆☆☆﴿

حواشی

۱۔ چوتھی بیٹی

۲۔ مولانا محمد نافع، بناتِ اربعہ،تخلیقات، اکرم آرکیڈ، ۲۹ ٹمپل روڈ،لاہور،جنوری 1997ء،ص299

۳۔ ایضاً ص361

۴۔ ایضاً ص293

۵۔ آیت نمبر۳۳،سورہ الاحزاب۳۳..........مختلف تفاسیر

۶۔ **اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس و طھر ھم تطھیراً**............

اللہ یہ میرے اہلِ بیتؓ ہیں، ان سے گندگی دور کردے اور انھیں پاک کردے............

(ابوالاعلیٰ مودودی،تفہیم القرآن،جلد۴،صفحہ۹۳)

۷۔ ایضاً ص۹۳

۸۔ بناتِ اربعہ،ص296

۹۔ بنات اربعہ،ص302 ......304 حضرت جعفر صادقؒ اپنے والد محمد باقرؒ سے ذکر فرماتے ہیں کہ محمد باقر نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ فوت ہوئیں تو ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں تشریف لائے تاکہ جنازہ کی نماز پڑھیں۔تو ابوبکرؓ نے علی المرتضیٰؓ کو فرمایا کہ آپ آگے ہوکر نماز پڑھایئے تو حضرت علیؓ نے کہا کہ آپ خلیفہ رسول اللہ ﷺ ہیں آپؓ کے ہوتے ہوئے میں آگے نہیں ہوتا (ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم آپؓ کے بغیر کوئی دوسرا شخص فاطمہؓ پر جنازہ نہیں پڑھائے گا......بحوالہ: ریاض النضر لمحب الطبری)۔پس ابوبکرؓ آگے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ الزہراؓ کا جنازہ پڑھایا۔

۱۰۔ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہ، زوجہ پاک حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

۱۱۔ بناتِ اربعہ،ص295

۱۲۔ بناتِ اربعہ،ص291

۱۳۔ ایضاً ص275

۱۴۔ بناتِ اربعہ،ص 269

۱۵۔ ساعت......یعنی قیامت......(ذکر:۳۳ بار سبحان اللہ،۳۳، بار الحمدللہ،۳۴ بار اللہ اکبر)......ایضاً ص271

۱۶۔ حضرت سیدہ زینت رضی اللہ عنہا زوجہ حضرت ابوالعاصؓ،حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا زوجہ عثمانِ غنیؓ، حضرت سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا زوجہ عثمانِ غنیؓ......حضورِ اکرم ﷺ کی یہ صاحبزادیاں،حضرت خدیجہؓ الکبریٰ کے بطن سے تولد ہوئیں۔

۱۷۔ ایضاً ص286، صحیح مسلم، جلد سوم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور،ص400

۱۸۔ ایضاً ص279

۱۹۔ ایضاً ص281

۲۰۔ ایضاً ص285

۲۱۔ ایضاً ص287

۲۲۔ ''لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّد لَقَطَعْتُ یَدَ هَا ''..........اگر محمد ﷺ کی بیٹی فاطمہ چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا''۔پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ، ضیاء النبی ﷺ، جلد۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، بار دوم، ربیع الاوّل 1420ہجری،صفحہ 560)

۲۳۔ صحیح مسلم،جلد سوم،صفحات 401-400

حسنؓ ابنِ علیؓ سبطِ نبی ﷺ

حسنؓ ابنِ علیؓ سبطِ نبی ﷺ
تھے حلم کے پیکر
شہادت پائی جب ان کے پدر نے
اُس گھڑی انؓ کے لیے لوگوں سے فرمایا
کہ تم جس کو بھی چاہو جانشیں میرا بنا ڈالو
میں خود اپنی طرف سے کوئی بھی
حاکم مقرر کر نہیں سکتا
جوابِ حضرتِ والا سے ہے ظاہر
کہ دنیاوی طریقِ حکمرانی میں
نہیں مامور ہر گز کوئی بھی انساں
نظامِ حکمرانی صرف شوریٰ سے ہے وابستہ!

علیؓ، اپنی خلافت کے لیے بھی
مومنوں سے کہہ چکے تھے یہ کہ ''اے لوگو!
خلافت صرف تم لوگوں کا قضیہ ہے
یہ بس اس کا ہی حق ہے جس کو تم [واضح] اجازت دو!''[1]
یہی اس وقت بھی حضرت نے فرمایا
کہ جب جندب بن عبداللہ نے
حضرت سے یہ پوچھا
حسنؓ جو آپ کے سب سے بڑے بیٹے ہیں
ہم ان کو خلافت کے لیے چُن لیں؟
کہا [ایسا نہیں...... ہاں] لوگ جس کو منتخب کر لیں![2]

حسنؓ ابنِ علیؓ نواسہِ نبی ﷺ

حسنؓ ابنِ علیؓ نواسہِ نبی ﷺ
ہن صبر دے پیکر
شہادت پاتی جڈاں اوندے پیوء نے
اُوں گھڑی اوں واسطے لوکیں نے فرمایا
تہاں جینکوں وی چاہو جانشیں میڈا بنڑا ڈیو
میں خود اپنڑی طرف کنوں کوئی وی
حاکم مقرر کر نہیں سگدا
جوابِ حضرتِ والا کنوں ہے ظاہر
کہ دنیاوی طریقِ حکمرانی وچ
نہیں مامور ہر گز کوئی وی انساں
نظامِ حکمرانی صرف شوریٰ کنوں ہے وابستہ!

علیؓ، اپنڑی خلافت واسطے وی
مومنیں کوں آکھ چکیے ہن ایہ کہ ''اے لوکو'
خلافت صرف تہاں لوکاں دا معاملہ ہے
ایہ بس اوندا ہی حق ہے جیں کوں تہاں [واضح] اجازت ڈیو
ایہو اُوں وقت وی حضرت نے فرمایا
جڈاں جندب بن عبداللہ نے
حضرت کنوں ایہ پوچھیا
حسنؓ جو آپؓ دے سب توں وڈے پتر ہن
اساں اونکوں خلافت واسطے چُنڑ گھنوں؟
آکھیا [ایجھا نہیں....ہا] لوک جینکوں منتخب کر گھنن

یہ سب کچھ اس لیے تفصیل سے
باتیں بتائیں، تاکہ اس ملت کو یہ معلوم ہو جائے
نبی ﷺ کے بعد ہے اسلام ہر صورت مکمل
اب کسی تازہ ہدایت کی کوئی حاجت نہیں ہے
کسی بھی شخصیت کے حکم کو اجماعِ اُمت پر
کوئی ترجیح بھی حاصل نہیں ہرگز!
نبی ﷺ کے بعد کوئی بھی نہیں معصوم دنیا میں
مگر ہاں جو کرے گا اتباعِ سید الکونین ﷺ
وہ جس قوم سے ہو جس علاقے سے ہو
جس بھی نسل سے ہو!
بس......وہی اکرام کے لائق بھی ٹھہرے گا!
حسنؓ ابنِ علیؓ نے منتخب ہونے کے فوراً بعد فرمایا
سنو لوگو! کرو بیعت تو یہ بھی دھیان میں رکھو
مجھے ''تم سے توقع ہے، سنو گے اور مانو گے [مری ہر بات]
چاہے امن کی خاطر کسی سے صلح میں کر لوں!
مگر اس سے لڑو گے تم کہ جس سے میں لڑوں
[جی جان سے اپنی][۳]
یہ فرمانِ حسنؓ، اس بات کی بیّن شہادت ہے
کہ وہ پہلے ہی دن سے امن کے خواہاں تھے
امن و صلح کی خاطر، زمیں ہموار کرنے کی غرض سے
بو رہے تھے الفتوں کے بیج سینوں میں!
رسول اللہ ﷺ نے فرما دیا تھا
[ایک دن] میرا یہی بیٹا، جو سید ہے
گروہِ مسلمیں میں صلح کا باعث بھی ٹھہرے گا![۴]

ایہ سب کجھ ایں واسطے تفصیل نال
گالھیں ڈسائن، تاکہ ایں ملت کوں ایہ معلوم تھی ونجے
نبی ﷺ دے بعد ہے اسلام ہر صورت مکمل
ہن کہیں تازہ ہدایت دی کوئی حاجت نہیں ہے
کہیں وی شخصیت دے حکم کو اجماعِ امت تے
کوئی ترجیح وی حاصل نہیں ہرگز!
نبی ﷺ دے بعد کوئی وی نہیں معصوم دنیا وچ
مگر ہا جو کریسے اتباعِ سید الکونین ﷺ
او جیں قوم کنوں ہووے جیں علاقے کنوں ہووے
جیں نسل کنوں ہووے!
بس....او ہوا اکرام دے لائق ہی بݨسے
حسنؓ ابنِ علیؓ نے منتخب ہووݨ دے فوراً بعد فرمایا
سݨو لوکو! کرو بیعت تاں ایہ وی دھیان وچ رکھو
میکوں ''تہاں کنوں توقع ہے، سݨسو تے منیسو [میڈی ہر گالھ]
چاہے امن دی خاطر کہیں نال صلح میں کر گھناں
مگر اوں نال لڑسو تہاں جیں نال میں لڑساں
[جی جان نال اپݨی]
ایہ فرمانِ حسنؓ، ایں گالھ دی واضح شہادت ہے
کہ او پہلے ہی ڈیہاڑے توں امن چاہندے ہن
امن و صلح دی خاطر، بھوئیں ہموار کرݨ دی غرض نال
چھٹیندے رہیے ہن الفتیں دے بج سینیں وچ!
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہا
[ہک ڈیہنہ] میڈا ایہو پتر، جو سید ہے
گروہِ مسلمیں وچ صلح دا باعث وی بݨسے!

حسنؓ ابنِ علیؓ نے پھر وہی کچھ کر کے دِکھلایا!
حسنؓ ابنِ علیؓ نے اپنے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا!
"سنو! تم پہلے اکثر دین کو ترجیح دیتے تھے
مگر اب دنیوی اغراض کو ترجیح دیتے ہو!
ہم اب تک ہیں تمھارے واسطے ویسے ہی، جیسے تھے کبھی پہلے!
مگر اب تم ہمارے واسطے ویسے نہیں ہرگز [5]
عراقی بدنہادوں کی روش تضحیک کا باعث رہی تھی
اس لیے حضرت نے فرمایا......
قسم اللہ کی! میرے لیے ان [بدنہادوں] سے
امیرِ شام بہتر ہیں
کہ یہ دعویٰ تو کرتے ہیں کہ میرے ہیں
مگر میرے نہیں ہرگز
مِرے اعوان بن کر چاہتے ہیں مارنا مجھ کو
اثاثے میرے مجھ سے چھین کر [یہ شاد ہوتے ہیں] [6]
"قسم اللہ کی! گر جنگ کرتا ہوں تو
میرے لوگ ہی مجھ کو
پکڑ کر میری گردن سے
معاویہؓ کو دے دیں گے!
بغیر ان کی کسی بھی سعی و کوشش کے!
قسم اللہ کی! گر صلح کرتا ہوں میں ان سے
ایسی صورت میں قوی رہتا ہوں میں [پھر بھی]
کہ ہے یہ میرے حق میں لاکھ بہتر
اس اذیت سے
کریں بے بس مجھے یہ لوگ

حسنؓ ابنِ علیؓ نے وَل اوہو کجھ کر کے ڈِکھایا!
حسنؓ ابنِ علیؓ نے اپنْے لوکیں کوں مخاطب کر کے فرمایا!
"سنْو، تہاں پہلے اکثر دین کوں ترجیح ڈیندے ہاوے
مگر ہݨ دنیاوی اغراض کوں ترجیح ڈیندے ہو!
اساں ہݨ وی تہاڈے واسطے انویں ہیں، جیویں ہاسے کڈہیں پہلے
مگر ہݨ تہاں اساڈے واسطے انویں نہیں ہرگز!
عراقی بدلوکیں دی روش تذلیل دا باعث ریہی ہئی
ہئیں واسطے حضرت نے فرمایا.....
قسم اللہ دی! میڈے واسطے اِن [بدلوکیں] کنوں
امیرِ شام بہتر ہِن
ایہ دعویٰ تاں کریندے ہِن کہ میڈے ہِن
مگر میڈے نہیں ہرگز
میڈے احباب بݨ تے چاہندن مارݨاں میکوں
اثاثے میڈے میں کنوں کھس تے [ایہ شاد ہوندے ہِن]
"قسم اللہ دی! اگر جنگ کریندا ہاں تاں
میڈے لوک ہی میکوں
پکڑ تے میڈی گردن توں
معاویہؓ کوں ڈے ڈیسن
سوا اِن دی کہیں کوشش دے
قسم اللہ دی! جیکر صلح کریندا ہاں میں اُونال
اِجھی صورت اِچ قوی رَہندا ہاں میں [وَل وی]
کہ ہے ایہ میڈے حق وِچ لکھ بہتر
ایں اذیت توں
کرن بے وس میکوں ایہ لوک

پھر میں قتل ہو جاؤں![7]
''مجھے ان کو فیوں کا علم ہے
یہ آزمائے لوگ ہیں سارے
یہ بد خصلت ہیں
ان میں ایک بھی بہتر نہیں میرے لیے
یہ بد دیانت ہیں
کسی وعدے کا ان کو پاس تک ہرگز نہیں
آپس میں یہ سب منتشر ہیں خود[8]
''یہ کہتے ہیں کہ ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں لیکن
ہیں تیغیں بے نیام ان کی ہمارے ہی لیے اب تو!''[9]
اَنسؓ نے یہ خبر دی ہے: مشابہ سب سے بڑھ کر
سید الکونین ﷺ سے بس اِک ''حسنؓ ہی تھے!''[10]
کہا ہے یہ بھی بن عازبؓ نے ''اِک دن میں نے دیکھا تھا
کہ کاندھے پر محمد مصطفےٰ ﷺ کے تھے حسنؓ......اور وہ
دعا فرما رہے تھے اے مِرے اللہ! ہے اس سے مجھے الفت!
اسے محبوب تو بھی اپنا فرما لے[11]
اسی سے ملتی جلتی ہے روایت بو ہریرہؓ کی
ہے اس میں اِک اضافہ یہ......
''بنا محبوب یا رب! تو انھیں بھی،
جو محبت اس سے کرتے ہیں''[12]
حسنؓ ابنِ علیؓ کی بردباری کا یہ عالم تھا کہ وہ
حضرت علیؓ کے سامنے بھی اپنا موقف رکھتے جاتے تھے
کہا اِک دن کہ ابا جان میں نے آپ سے
یہ عرض کی تھی: آپ طیبہ چھوڑ دیں......تا کہ

وَل میں قتل تھی پوواں!
''میکوں ءِن کوفییں دا علم اے
ایہ آزمائے لوک ہن سارے
ایہ بد خصلت ہن
اِنہاں وچ ہک وی بہتر نہیں میڈے کیتے
ایہ بد دیانت ہن
کہیں وعدے دا اِنہاں کوں پاس توڑیں نہیں ہرگز
آپس وچ ایہ سب منتشر ہن خود
ایہ اہدے ہن کہ اِنہاندے دل اساڈے نال ہن لیکن
ہن ننگیاں تلواریں انہاں دیاں اساڈے واسطے ہن تاں
اَنسؓ نے ایہ خبر ڈِتی ہے: مشابہ سب توں ودھ تے
سید الکونین ﷺ نال بس ہک ''حسنؓ ہی ہن''
آکھیا ایہ وی بن عازبؓ نے ''ہک ڈیہاڑے میں ڈِٹھا ہا
کہ مونڈھے تے محمد مصطفیٰ ﷺ دے ہن حسنؓ... تے اُو
دعا فرمیندے پے ہن اے میڈے اللہ! ہے ایں نال میکوں الفت!
اینکوں محبوب توں وی اپݨا بݨا گھن
ہئیں نال ملدی جُلدی ہے روایت بو ہریرہؓ دی
ہے ایں وچ ہک اضافہ ایہ.....
''بݨا محبوب یا رب! توں اُنہانکوں وی
جو محبت ایں نال کریندے ہن
حسنؓ ابنِ علیؓ دی برباد باری دا ایہ عالم ہا کہ اُو
حضرت علیؓ دے سامݨے وی اپݨا موقف رکھدے ویندے ہن
آکھیا ہک ڈیہنہ کہ ابا جان میں آپؓ کوں
ایہ عرض کیتی ہئی: آپؓ طیبہ چھوڑ ڈیو.... تا کہ

اگر عثمانؓ شہادت پائیں تو ان کی شہادت کا کوئی
الزام حضرت پر نہیں آئے ..... مگر تجویز میری آپ نے
یکسر ہی ٹھکرا دی''
[یہی اُس دَم ہُوا جب میں نے یہ تجویز دی] بیعت نہ لیں ......
تا...... سب مدائن کے بڑے......
بیعت کی استدعا نہیں کرتے
مگر وہ بات بھی مانی نہیں میری! [13]
یہ پُر حکمت کلام اکثر کیا کرتے تھے وہ لیکن
مشیّت کی ہَوا کا رخ مخالف ہی رہا اکثر!
پھر اپنے عہد میں جب اپنے نانا جان کی
پیشین گوئی پر عمل کرنے لگے تو
ان کے اپنے لوگ ہی دشمن ہوئے ان کے
کہا لوگوں نے ''عار الناس'' ان کو
تب فقط اتنا ہی فرمایا
کہ بے شک شرم......دوزخ کی دھکتی آگ سے
[ہر درجہ] بہتر ہے!
[بلا شک] شرم اپنالی ہے میں نے، آگ کے بدلے! [14]
کہا لوگو! یہ میری صلح جوئی کے لیے اُٹّھا قدم......
اس طرح دیکھو......
صلح جوئی پھوٹ سے ہر درجہ بہتر ہے! [15]
حسنؓ کی اہلِ کوفہ نے اہانت کی
مذِلُّ المومنیں کہہ کر [16]
مگر اس حق پرست انساںؓ نے
سب سے یہ کہا......لوگو!

اگر عثمانؓ شہادت پاون تاں اوندی شہادت دا کوئی
الزام حضرت تے نہ آوے..... مگر تجویز میڈی آپؓ
ہمیشاں ہی ٹھکرا ڈتی
[ایہو او دَم تھیا جڈاں میں نے ایہ تجویز ڈتی] بیعت نہ گھن.....
تا..... سب مداعیں دے وڈے....
بیعت دی درخواست نہیں کریندے
مگر اُو گالھ وی منّی نہیں میڈی
ایہ پُر حکمت کلام اکثر کریندے ہن او لیکن
مشیّت دی ہوا دا رخ مخالف ہی ریہا اکثر!
وَل اپنے عہد وچ جڈاں اپنے نانا جان دی
پیشین گوئی تے عمل کرنے لگے تاں
اوندے اپنے لوک ہی دشمن تھئے اوندے
آکھیا لوکاں نے ''عار الناس'' اونکوں
وَل فقط اتنا ہی فرمایا
کہ بے شک شرم...... دوزخ دی بڑھکدی بھاہ کنوں [
ہر درجہ] بہتر ہے
[بلا شک] شرم گھدی ہے میں، بھاہ دے بدلے
آکھیا لوکو! ایہ میڈی صلح واسطے اُٹھیا قدم
ایں طرحاں ڈیکھو...
صلح کراوݨ داڑاں پاون کنوں ہر درجہ بہتر ہے
حسنؓ دی اہلِ کوفہ نے توہین کیتی
مذِلُّ المومنیں (مسلمانیں کوں ذلیل کرواوݨ والا) سڈ تے
مگر ایں حق پرست انساںؓ نے
سب کوں ایہ آکھیا.... لوکو!

مسلمانوں کو ذلت دینے والا میں نہیں ہرگز
حکومت کے لیے میں جنگ میں جھونکوں تمھیں، یہ فعل
بے شک ناروا ہی جانتا ہوں میں ![۱۷]
حسنؓ کی دور اندیشی کا وہ شہرہ ہوا پھر تو
کہ وہ سن اور وہ سال آج تک
ہے اتحادِ مسلمیں کے نام سے روشن ![۱۸]
کہا تاریخ دانوں نے
''حسنؓ کی دور اندیشی، نتائج پر توجہ......ہی
دلیل اس بات کی تھی
وہ پلے تھے سایۂ
قرآن وسنت میں[۱۹]
مورخ سچ ہی کہتے ہیں
حسنؓ بے حد بہادر تھے
عساکر کی قیادت میں یقیناً
وہ نمایاں تھے
مگر اسلام کی خاطر اُنھوں نے
لازوال ایثار کی
بے مثل قائم کی مثال آخر
وہی ہستی تھی جس کے لازوال ایثار نے
سب کھول دیں راہیں
فتوحاتِ ممالک کی
ہوا میثاق تو آپس کی جنگوں کا
تسلسل بھی مٹا آخر
ہوا......ایسا کہ پھر اکثر جزیرے،

مسلمانیں کوں ذلت ڈیونڑے والا میں نہیں ہرگز
حکومت واسطے میں جنگ وچ سٹاں تہاکوں، ایہ فعل
بے شک ناروا ہی جانڑداں ہاں میں
حسنؓ دی دور اندیشی دی او شہرت تھئی وَل تاں
او ڈیہنہ او سال اج توڑیں
ہے اتحادِ مسلمیں دے ناں نال روشن
آکھیا تاریخ دانیں نے
''حسنؓ دی دور اندیشی، نتائج تے توجہ، ہی
دلیل ایں گالھ دی ہئی
او پلے ہن سایۂ
قرآن وسنت وچ
مورخ سچ ہی اہدے ہن
حسنؓ بے حد بہادر ہن
فوجیں دی قیادت وچ یقیناً
او نمایاں ہن
مگر اسلام دی خاطر اوں نے
لازوال ایثار دی
بے مثل قائم کیتی مثال آخر
او ہستی ہئی جیندے لازوال ایثار نے
سب کھول ڈتیاں راہواں
فتوحاتِ ممالک دیاں
تھیا میثاق تاں آپس دی جنگیں دا
تسلسل وی مٹیا آخر
تھیا...... ایجھا کہ وَل اکثر جزیرے

الجزائر، اندلس، پاک اور ہندوستان کے اکثر علاقے
ترکی، افغانی علاقے بھی
ریاست میں ہوئے شامل
پھر عیسائی ریاست پر پھریرا دین کا
لہرا دیا ہم نے!
''یقیناً تھی یہ برکت اس جلی میثاق کی
جو ابنِ سفیان اور حسنؓ کے درمیاں
طے پا گیا تھا امن کی خاطر''[۲۰]
''حسنؓ نے باہمی جھگڑے مٹائے......اور در کھولے......
وطن کی سرحدوں پر عسکری قوت بڑھانے کے''[۲۱]
''حسنؓ سبطِ نبی ﷺ کی اس فراست سے
ملیں اعدائے دیں کی آرزوئیں خاک میں یکسر''[۲۲]
روایت یہ بھی پہنچی ہے......
حسنؓ از ابتداء تا رخصتِ آقائے ﷺ ملت
آٹھ برسوں تک رہے، آغوشِ شفقت میں!
حضور ﷺ ان کو لیے پھرتے تھے طیبہ میں
بٹھا کر دوشِ اقدس پر![۲۳]
بتایا یہ بھی جاتا ہے: ''حسنؓ تھے اس قدر ذی فہم
جو کچھ اپنے نانا جان سے مسجد میں خطبے اور تعلیمات سنتے تھے
وہی سب کچھ سنا دیتے تھے اُمّی جان کو اپنی![۲۴]
جنابِ فاطمہ زہراؓ
جنھیں آقا ﷺ کی چوتھی، سب سے چھوٹی
بنت ہونے کا بڑا اعزاز حاصل تھا
وہ جب لختِ جگر سے

الجزائر، اندلس، پاکستان تے ہندوستان دے اکثر علاقے
ترکی، افغانی علاقے وی
ریاست وچ تھئے شامل
وَل عیسائی ریاست تے جھنڈا دین دا
لہراڈِتا اساں!
''یقیناً ہئی برکت ایں جلی میثاق دی
جو ابنِ سفیان تے حسنؓ دے درمیان
طے پا گئی ہئی امن دی خاطر
''حسنؓ نے آپس دے جھیڑے ختم کیتے.... تے در کھولیے
وطن دی سرحدیں تے فوجی قوت ودھاوݨ کیتے''
''حسنؓ نواسہ رسول ﷺ دی ایں فراست کنوں
ملیاں دشمنانِ دیں دیاں آرزواں خاک وچ شروع کنوں آخر تائیں
روایت ایہ وی پہنچی ہے......
حسنؓ از ابتداء تا رخصتِ آقائے ﷺ ملت
آٹھ سالیں توڑیں رہے، جھولِ شفقت وچ
حضور ﷺ اونکوں نال گھن تے پھردے ہن طیبہ وچ
بہلا تے مونڈھے اقدس تے
ڈسایا ایہ وی ویندے ہے ''حسنؓ ہن اتنے ذی فہم
جو کجھ اپنے نانا جان کنوں مسیت وچ خطبے تے تعلیمات وچ سنڑدے ہن
اوہو سب کجھ سنا ڈیندے ہن امی جان کوں اپنی
جنابِ فاطمہ زہرا
جینکوں آقا ﷺ دی چوتھی، سب توں چھوٹی
دھی ہووݨ دا وڈا اعزاز حاصل ہے
اوجڈاں لختِ جگر کنوں

ان کے نانا کی کہی باتوں کو
سنتی تھیں تو اکثر مسکراتی تھیں!
......غرض حضرت حسنؓ
ازخود خلافت چھوڑ کر
خلوت میں جا بیٹھے
انھیں رغبت نہیں تھی مال و جاہِ دنیوی سے کچھ
انھیں تھی اپنے نانا جان کی اُمت کو
یکجا دیکھنے کی آرزو لاحق!
چناں چہ دست برداری ہوئی جس دن خلافت سے
انھوں نے برملا اظہار فرمایا......سنو لوگو!
''امیرِ شام اگر تھے مستحق تو مل گئی ان کو
خلافت......اور اگر تھا مستحق میں ہی خلافت کا
تو میں نے تحفۃً دیدی انھیں مسندِ خلافت کی''[۲۵]
معاویہؓ بھی پھر میثاق پر قائم برسوں
بہت عزت سے پیش آتے رہے سبطِ پیمبر سے[۲۶]
سخاوت بھی بہت سبطِ پیمبر کی مثالی ہے......
نظر آیا انھیں اِک شخص ایسے باغ میں
جس میں کہ اِک کتا بھی بیٹھا تھا
جب اس نے اپنا توشہ کھول کر کھانا
نکالا اور اس کتے کو بھوکا دیکھ کر
دو روٹیوں سے ایک روٹی
اس کو دے ڈالی
حسنؓ نے اِس ادا پر اس کو
چھڑوایا غلامی سے،

اوندے نانے نبیﷺ دیاں آکھیں گالھیں کوں
سُݨدی ہئی تاں اکثر مسکراندی ہئی!
غرض حضرت حسنؓ
ازخود خلافت چھوڑ تے
خلوت وچ ونج بیٹھے
اونکوں محبت نہ ہئی مال و جاہِ دنیاوی کنوں کجھ
اونکوں ہئی اپݨے نانا جان دی امت کوں
ہک ڈیکھݨ آرزو لاحق!
چناں چہ دست برداری تھئی جیں ڈیہنہ خلافت توں
اوں نے برملا اظہار فرمایا.....سݨو لوکو
''امیرِ شام اگر ہن مستحق تاں مل گئی اونکوں
خلافت... تے اگر ہم مستحق میں ہی خلافت دا
تاں میں تحفۃً ڈے ڈِتی اونکوں مسند خلافت دی
معاویہؓ وی وَل میثاق تے قائم مدتاں
بہوں عزت نال پیش امدے ریہے نواسہِ نبیﷺ نال
سخاوت وی ڈھیر نواسہِ نبیﷺ دی مثالی ہے
نظر آیا اونکوں ہک شخص اتھے باغ وچ
جیں وچ ہک کتا وی بیٹھا ہا
جڈاں اوں نے اپݨا توشہ کھول کے کھاݨا
کڈھیا تے اوں کتے کوں بھوکا ڈیکھ تے
دو روٹیاں کنوں ہک روٹی
اونکوں سٹی
حسنؓ نے اوندی ایں ادا تے
چھڑوایا غلامی توں

خریدا باغ اور اس کے حوالے کر دیا
وہ بھی![۲۷]
......پھر اِک شب خواب میں دیکھا حسنؓ نے
ان کی دو آنکھوں کے بیچوں بیچ لکھّا
ہے......''کہو اللہ واحد ہے''
سعید ابنِ مسیَّب نے کہا یہ خواب سن کر
[اے شبیہِ سرورِ دیں] آپ کی عمرِ مبارک
چند روزہ ہے''[۲۸]
حسنؓ کو زہر دینے کے بھی قصے عام ہیں لیکن
دِرایت کی کسوٹی پر کسے جائیں تو بودے ہیں[۲۹]
مگر پھر بھی ہوا مشہور جب
طیبہ میں یہ قصہ تو آئے روبرو اپنے برادر کے
حسینؓ ابنِ علیؓ...... پوچھا کیے نام اس شقی کا جس نے
زہر اُن کو دیا تھا...... پر حسنؓ نے کچھ بتانے کے بجائے
کہہ دیا......رب منتقم ہے...... بر بنائے ظن کسی کا نام لوں
یہ کب مناسب ہے؟؟؟''[۳۰]
حسنؓ نے جنگ کے شعلے کیے ٹھنڈے
نہیں بہنے دیا خوں آپ نے
مسلم کا میداں میں!
مگر وہ کر دکھایا کام
دینِ اللہ کی خاطر
جسے تا حشر اب ایمان والے
یاد رکھیں گے![۳۱]
مِرا وجدان کہتا ہے

مُل گھن تے باغ تے اوندے حوالے کرڈِتا
اووی!
وَل ہِک رات خواب وچ ڈِٹھا حسنؓ نے
اوندی ڈِو اکھیں دے درمیان لکھیا
ہے.....''آکھ اللہ ہِک ہے''
سعید ابنِ مسیّب نے آکھیا ایہ خواب سݨ تے
[اے شبیہِ سرورِ دیں] آپؓ دی عمرِ مبارک
کجھ ڈِیہاڑے ہے
حسنؓ کوں زہر ڈِیوݨ دے وی قصے ہِن لیکن
دِرایت دی ترکڑی تے تولیے ونجن تاں ہلکے ہِن
مگر وَل وی تھیا مشہور جڈاں
طیبہ وچ ایہ قصہ تاں آئے سامݨے اپݨے بھرا دے
حسینؓ ابنِ علیؓ... پُچھسو ناں او بد بخت دا جیں نے
زہر اونکوں ڈِتا ہا...... پر حسنؓ نے کجھ ڈساوݨ دے بجائے
آکھ ڈِتا.... رب انصاف کرݨ والا ہے... ایویں کہیں داناں گھناں
ایہ کڈاں مناسب ہے؟؟؟
حسنؓ نے جنگ دے شعلے کیتے ٹھنڈے
نہیں لوڑݨ ڈِتی رت آپ نے
مسلمانیں دی میداں وچ
مگر او کر ڈِیکھایا کم
دین اللہ دی خاطر
جینکوں تا حشر ہݨ ایمان والے
یاد رکھسن
میڈا وجدان اہدا ہے

حسنؓ،موروثیت کی سلطنت سے
خودبھی نالاں تھے
انھیں بُوئے ملوکیت بھی
اس مسند سے آتی تھی!
خبر ہوگی انھیں ختم الرُسل ﷺ
کی پیش گوئی کی
کہ بس کُل تیس برسوں تک
خلافت پرعمل ہوگا
پھراس کے بعد کے قرنوں
میں پائے کی رواج آخر
''ملوکیت''،ہی اُمت میں
خلافت کی یہ مدت ان کے
عہدِ پاک ہی میں ختم ہونی تھی [۳۲]
یہ مدت ختم ہونے میں فقط کچھ ماہ باقی تھے
مِرا وجدان کہتا ہے کہ
ان کی صلح جوئی میں عوامل یہ بھی شامل تھے
......کسی صورت حکومت سے
انھیں تو جاں چھڑانی تھی
سو باتعجیل وہ فارغ ہوئے
اپنی خلافت سے!
حسنؓ کی وہ جلیل القدر ہستی ہے
جسے اب تا ابد یہ ملتِ بیضا
عقیدت سے پکارے گی!
ہراِک عظمت، ہراِک رفعت کا

حسنؓ، خاندانی سلطنت دے
خود وی مخالف ہن
اونکوں بوئے ملوکیت وی
اوں مسند کنوں امدی ہئی
خبر ہوسے اونکوں ختم الرسل ﷺ
دی پیش گوئی دی
کہ بس کُل تریھ سالیں تائیں
خلافت تے عمل ہوسے
وَل اوندے بعد دے سالیں
وچ پیسے رواج آخر
''ملوکیت''،ہی امت وچ
خلافت دی ایہ مدت اوندے
عہدِ پاک ہی وچ ختم ہووݨی ہئی
ایہ مدت ختم ہووݨ وچ فقط کجھ مہینے باقی ہن
میڈا وجدان اہدا ہے کہ
اُن دی صلح کراوݨ وچ عوامل ایہ وی شامل ہن
کہیں صورت حکومت کنوں
اُنہانکوں تاں جند چھڑواݨی ہئی
تہوں جلدی او فارغ تھئے
اپݨی خلافت توں
حسنؓ دی او جلیل القدر ہستی ہے
جینکوں ہن تا قیامت تائیں ملتِ بیضا
عقیدت نال سڈ یسے
ہر ہک عظمت، ہر ہک رفعت دا

مصداق ان کو جانے گی!
تمنا ہے کہ ملت ان کے اقدامات
کو جانے، انھیں سمجھے
انھیں اپنائے............
اور پھر ایک ہو جائے!!!

﴿☆☆☆﴾

منگل: ۱۳/ذی الحج۱۴۴۱ھ......۱۵/ذی الحج۱۴۴۱ھ
مطابق: ۴/اگست۲۰۲۰ء......۶/اگست۲۰۲۰ء

مصدق اونکوں جاݨسے
تمنا ہے کہ ملت اوندے اقدامات
کوں جاݨے، اُونہاں کوں سمجھے
اُونہاں کوں اپݨائے
تے وَل ہک تھی ونڄے!

﴿☆☆☆﴾

ضروری گزارش: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام شعری بنت کی موزونیت کی غرض سے مشدد لایا گیا ہے۔ اشعار میں، کہیں امیرِ شام اور کہیں ابنِ ابوسفیان بھی لکھا گیا ہے۔ روایات میں ہر جگہ ان کا اصلی نام ہے۔

ڈاکٹر عزیز احسن

حوالے/مآخذ/منابع

۱۔ ڈاکٹر علی محمد محمد الصّلابی، سید نا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، ص320

۲۔ Maulana Akbar Shah Khan ajeebabadi, History of Islam, volume 1, page 458

۳۔ Dr. Ali M. Sallabi, Page192 Al_Hasan Ibn'Ali,International Publishing House, Saudi Arabia,

۴۔ صحیح بخاری، جلد دوم، ص ۴۶۵، حدیث ۹۳۳، کتاب المناقب

۵ Al-Hasan Ibn Ali, P.309

۶ Ibid.P310

۷ Ibid.P310

۸ Ibid.P310

۹ Ibid.P310

۱۰ بخاری شریف، جلد دوم ،کتاب المناقب،، مکتبۂ رحمانیہ، لاہور،ص ۴۶۶،حدیث ۹۳۹

۱۱ صحیح بخاری، انگریزی ترجمہ :فرید بک اسٹال، لاہور، جلد3,ص366حدیث:3749

۱۲ صحیح مسلم، انگریزی ترجمہ دارالسلام ،جلد 6،ص: 282 حدیث:2421

۱۳ حکیم محمود احمد ظفر،علی رضی اللہ عنہ،شخصیت و کردار،تخلیقات، لاہور، جولائی2003ء،ص297

۱۴ Al.Hasan, P298

۱۵ Ibid.P299

۱۶ حافظ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر السیوطیؒ، تاریخ الخلفاء، نفیس اکیڈمی، کراچی، مئی ۱۹۸۳ء، ص ۱۹۳

۱۷ ایضاً ص ۱۹۳

۱۸ Al-Hasan Ibn 'Ali.P299

۱۹ Ibid.P299

۲۰ Maulana Akbar Shah Khan Najeebabadi, History of Islam, Darul Ishaat, Vol.1,P.473

۲۱ ایضاً ص472

۲۲ ایضاً

۲۳ اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، جلد ۸، دانش گاہِ پنجاب، لاہور، ص ۲۵۶

۲۴ اُردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، جلد ۸، دانش گاہِ پنجاب، لاہور، ص ۲۵۶

۲۵ History of Islam, Najeebabadi, P.472

۲۶ ایضاً ص471

۲۷ Al_Hasan, P230

۲۸ Al_Hasan, P.348

۲۹ Al-Hasan, P343

۳۰ تاریخ الخلفاء، ص ۱۹۴

۳۱ History of Islam, Najeebabadi, P472

منقبت حسین رضی اللہ عنہ

حسینؓ حق کے لیے جاں لُٹانے والے تھے
رہِ حیات درخشاں بنانے والے تھے

اُنہیں ڈرا نہیں سکتی تھی موت میداں میں
وہ پیشِ مرگ سدا مسکرانے والے تھے

وہ ایک رب کے سوا کب جھکے کسی کے حضور؟
وہ راہِ صدق لہو سے سجانے والے تھے

زمانہ ساز کہاں تھے حسینؓ ابن علیؓ؟
رہِ وفا میں وہ سب کچھ لٹانے والے تھے

اُنہیں تو وقت کو اپنا غلام کرنا تھا
کہاں وہ زیست کا احساں اُٹھانے والے تھے

جب امتحانِ عزیمت ہوا تو میداں میں
حسینؓ شانِ شجاعت دکھانے والے تھے

منقبت حسین رضی اللہ عنہ

حسینؓ حق دے کیتے جند لُٹاوݨ آلے ہَن
حیاتی آپݨی کوں سوجھل بناوݨ آلے ہَن

اونکوں ڈرا نہیں سگدی ہئی موت میداں وچ
اَگوں او موت دے کھڑ مسکراوݨ آلے ہَن

او ہِک ہی رب دے سوا کڈاں جھکیے کہیں دے حضور؟
او راہ کوں سچی رت نال سجاوݨ آلے ہَن

زمانہ ساز کتھاں ہن حسینؓ ابن علیؓ؟
وفا دی راہ وچ او سب کجھ لٹاوݨ آلے ہَن

اونکوں تاں وقت کوں اپݨا غلام کرݨاں ہا
کتھاں حیاتی دا احساں اُٹھاوݨ آلے ہَن

جڈاں امتحانِ عزیمت تھیا تاں میدان اِچ
حسینؓ شانِ شجاعت ڈیکھاوݨ آلے ہَن

عدو کے ہاتھوں میں نیزے تھے شیطنت کے مگر
حسینؓ سیفِ صداقت چلانے والے تھے

حسینؓ آج بھی زندہ ہیں لوحِ گیتی پر
کہاں گئے جو انہیں آزمانے والے تھے

یہی پیام ملا آنے والی نسلوں کو
حسینؓ شمعِ صداقت جلانے والے تھے

میں شرمسار ہوں ان رفتگاں کی روحوں سے
جو شہرِ صدق میں سب کو بلانے والے تھے

جو سچ کے دیپ جلاتے رہے زمانے میں
جو حق کے گیت جہاں کو سنانے والے تھے

وہ اولیاءؒ جو زمانے کو درسِ حق دے کر
ہر ایک عہد کی قسمت جگانے والے تھے

وہ اہلِ علم جو سچے عمل کے خوگر تھے
سیاہیاں جو دلوں کی مٹانے والے تھے

عدو دے ہتھیں وچ نیزے ہَن شیطنت دے مگر
حسینؓ سیفِ صداقت چلاوݨ آلے ہَن

حسینؓ اڄ وی ہے زندہ جہاں دی تختی تے
کتھاں گئے جو اونکوں آزماوݨ آلے ہَن

ایہو پیام ملیا آوݨ آلی نسلیں کوں
حسینؓ شمعِ صداقت جلاوݨ آلے ہَن

میں شرمسار ہاں ءِ ن گزری ہوئی روحیں کنوں
جو شہرِ صدق وچ سب کوں سڈاوݨ آلے ہَن

جو سچ دے ڈیوے بلیندا ریہا زمانے وچ
جو حق دے گیت جہاں کوں سݨاوݨ آلے ہَن

اُو اولیاءؒ جو زمانے کوں حق دا درس ڈے تے
ہر ہک دے عہد دی قسمت جگاوݨ آلے ہَن

اُو اہلِ علم جو سچے عمل دے عادی ہَن
سیاہیاں جو دلیں دی مٹاوݨ آلے ہَن

حسین لوگ جو راہِ حُسینؑ پر چل کر
کلاہِ کبر زمیں پر گرانے والے تھے

اُنہیں حُسین سے فی الاصل عشق تھا احسنؔ
وہ تیری طرح نہ باتیں بنانے والے تھے!

☆☆☆

حسین لوک جو راہِ حُسینؑ تے ٹُر تے
کلاہِ کبر بھوئیں تے گراوݨ آلے ہَن

حسینؑ نال اونہاکوں اُصل وچ عشق ہا احسنؔ
او تیڈی طرح نہ گالھیں بناوݨ آلے ہَن

جمعہ: ۲۳ر ذی الحج ۱۴۳۰ھ......۱۱ر دسمبر ۲۰۰۹ء

درود پاک ﷺ

میں نے اپنی ماں کو دیکھا
جب کوئی شئے گم ہوئی
ان کے لب پر آ گیا فوراً درود
اور پھر کچھ دیر میں
ان کو وہ شئے مل بھی گئی
اب جنید☆ آیا تو
اس کے ننھے ہونٹوں پر درودِ پاک تھا
اس کو اپنے پرس کھو جانے کا غم تھا
اور وہ کچھ روز سے بے چین تھا
آج اس کی ماں نے اس کو
اس کی دادی کا طریقہ کر دیا تعلیم
تو وہ خوش ہوا
اور اس کی آنکھوں میں چمک آنے لگی
میں نے جب دیکھا تو دل میں
اِک امید و بیم کا طوفاں اُٹھا
لب پہ آئی یہ دعا
رَبِّ قدیر!
آج میرے ننھے بیٹے کے لبوں پر
شوق سے آیا ہے اِک حرفِ درود!
اس کو تو مایوس مت لوٹائیو!
میرے رب نے مہرباں ہو کر مجھے بخشی وہ شئے

درود پاک ﷺ

میں ہے اپݨی ماء کوں ڈٹھا
جڈاں کوئی شئے گم تھیوے
اُوندے لب تے آوے فوراً درود (ﷺ)
تے وَل کُجھ دیر وچ
اونکوں او شے مل وی گئی
ہن جنید☆ آیا تاں
اُوندے ننّے ہونٹاں تے درودِ پاک ﷺ ہا
اونکوں اپݨے بٹوے گم تھیوݨ دا غم ہا
تے اُو کُجھ ڈِیہنہ کنوں بے چین ہا
اج اُوندی ماء نے اونکوں
اوندی ڈادی دا عمل سکھا ڈِتس
تاں..........او خوش تھیا
تے اُوندی اکھیں وچ چمک آوݨ لگی
میں جڈاں ڈِٹھا تاں دل وچ
ہک امید تے خوف دا طوفان اُٹھیا
لب تے آئی ایہ دعا
رَبِّ قدیر
اج میڈے ننّے پتر دے لباں اُتے
شوق کنوں آیا ہے ہک حرفِ درود ﷺ
اینکوں توں مایوس ناں کریں
میڈے رب نے مہرباں تھی تے میکوں بخشی او شئے

جو کھو گئی تھی............اور ملتی ہی نہ تھی!!!

چند لمحوں میں

مرے بیٹے کے ہونٹوں پر ہنسی تھی

میری آنکھیں نم تھیں

دل میں شکر کا احساس تھا

اور لب!

درودِ پاک سے معمور تھے!

جیڑھی رُل گئی ہئی... تے ملدی ہی نہ ہئی

تھوڑی دیر اِچ

میڈے پتر دے ہونٹاں تے کھل ہئی

میڈیاں اکھّیں نم ہن

دل وچ شکر دا احساس ہا

تے لب

دور دِپاک ﷺ پڑھدے پے ہن

....

محمد جنید عزیز خان، میڈا سب توں چھوٹا پتر، جو ماشاءاللہ ہن
ایم بی بی ایس ڈاکدار

﴾☆☆☆﴿

شوقِ اظہارِ عقیدت

نعت لکھنے کے لیے
پاکیزگی درکار تھی
میں سراپا معصیت
اِس وادیٔ ایمن کی صورت
نور سے معمور قریئے میں
قدم رکھتا تو کیسے؟
مجھے اپنے گناہوں کے
اِسی احساس نے...... برسوں
مدیحِ شاہِ طیبہ کی سعادت سے جدا رکھا
مگر دل کے نہاں خانے میں
پیہم
شوقِ اظہارِ عقیدت
موج زن تھا
پھر اِک دن یوں ہوا
میں مدحتِ آقا ﷺ کی وادی میں چلا آیا
نہیں معلوم!
میں لایا گیا...... یا خود ہی آیا تھا؟
مگر اِتنا سنا ہے
اِس حسیں وادی میں آنا
اِذنِ شاہِ ﷺ بحر و بر
کے بعد ممکن ہے

شوقِ اظہارِ عقیدت

نعت لکھݨ واسطے
پاکیزگی چاہیدی ہئی
میں سراپا پُر خطا
ایں وادیٔ ایمن دی صورت
نور توں پُر نور جاہیں تے
پیر رکھیند اتاں کیویں؟
میکوں اپݨے گناہیں دے
ایہو احساس نے...... مدتاں
ثنائے شاہِ طیبہ ﷺ دی سعادت توں پرے رکھیا
مگر دل دے کہیں کونے وچ
مسلسل
شوقِ اظہارِ عقیدت
لہریں اچ ہا
وَل ہک ڈِیہاڑے ایں تھیا
میں مدحتِ آقا ﷺ دی وادی اِچ لگا آیم
پتہ نی
میں لایا گیاں....... یا خود ہی آیا ہم
مگر اِتنا سݨا ہے
ایں حسیں وادی وچ آوݨ
حکمِ شاہِ ﷺ بحر و بر
دے بعد ممکن ہے

سواب یہ جان کر
میں مدحتِ آقا ﷺ میں
اکثر شعر کہتا ہوں
بہت ممکن ہے!
کوئی شعر......آقا کو پسند آ جائے
میری معصیت سے پُر
حیاتِ بے ثمر
حسنِ عمل سے آشنا ہو جائے
پھر، حرفِ تمنا
نور کے سانچے میں ڈھل جائے
مری قسمت بدل جائے!!!

تھوں ہݨ ایہ جاݨ تے
میں مدحتِ آقا ﷺ وچ
اکثر شعر لکھداہاں
ہُوں ممکن ہے
کوئی شعر... آقا ﷺ کوں پسند آوے
تاں میڈی گناہیں بھری
اے حیاتی کوں پھل لگے
چنگے عمل دی سونہیں تھیوے
وَل، گالھ دل دی
نور دے قالب اِچ ڈِھل پووے
میڈی سئیت بدل پووے

Fundamentalism: belief in the literal truth of the Bible, against evolution, etc.,

بائبل کی لفظی، لغوی اور اصل سچائی پر اعتقاد

Fundamentalist: one who professes this belief. (Chambers English Dictionary)

جو اس اعتقاد کا دعویٰ (اعتراف، اقبال یا اقرار) کرے۔
ایسی صورت حال میں جبکہ تحریف شدہ بائبل کی لغوی سچائیوں کو ماننے والوں کو عزت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے تو قرآنِ کریم جس کی اصل حالت میں موجود ہونے کی گواہی اظہر من الشّمس ہے، اس کی لفظی لغوی اور اصلی سچائی ماننے والوں کو طعنہ دینے کے کیا معنی ہیں؟

نوٹ: یہ نظم ۲۰ ستمبر ۱۹۹۳ء کو کتابچے کی شکل میں چھپی تھی۔ چوں کہ اس نظم میں تعلیمات محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا خلاصہ آ گیا ہے اس لیے میں اس شاعری کو نعت ہی کا حصہ تصور کرتا ہوں۔ عزیز احسن)

طلوعِ سحر

شعور کی روشنی اُسی ﷺ سے
حیات کی آگہی اُسی ﷺ سے
حیاتِ بعد الممات کا درک بھی اُسی سے
کہ جو صفا پر
طلوع ہو کر
پیامِ توحید لے کے آیا
وہ جس کا سایہ
کبھی نہ دیکھا گیا جہاں میں
مگر دو عالم کے واسطے
اُس کی ذاتِ اقدس
ہے رحمتوں کا
وسیع سایہ

اُسی کے دامن میں
جبر کی دھوپ سے جھلس کر
پناہ ڈھونڈی تھی آدمی نے
اُسی کے دامن میں
آج بھی ہے پناہ......لیکن
ابھی جہاں
اُس کی رحمتوں کا شعور
حاصل نہ کر سکا ہے

پراہ باکھ

شعور دی روشنی ہے اُوں کنوں
حیات دی آگہی ہے اُوں کنوں
حیاتِ بعد الممات پہچاݨ وی ہے اُوں کنوں
کہ جو صفا توں
نکل کراہیں
پیامِ توحید گھن کے آیا
اُوجیندا سایہ
کݙاہیں نہ ݙٹھا گیا جہاں تے
مگر ݙو جہانیں دے واسطے
اُوندی ذاتِ اقدس
ہے رحمتیں دی
اَٹل گھٹ چھاں

اُوندی ہی جھولی وچ
ظلم دی دُھپ کنوں جل کراہیں
پناہ گھدی ہئی آدمی نے
اُوندی ہی جھولی وچ
اڄ وی ہیوے پناہ...... لیکن
اجݨ جہاں
اُوندی رحمتیں دا شعور
حاصل نہ کر سگیا ہے

وہ جس سحر کی تلاش میں ہے ازل سے انساں
سحر وہ اُس کے
دیار ہی سے طلوع ہوگی
کہ رسمِ تقسیمِ روشنی بھی
اُسی کے در سے چلی تھی پہلے
اور اب بھی
یہ روشنی
اُسی ذات ﷺ سے ملے گی

﴿☆☆☆﴾

اُو جیں سحر دی تلاش وچ ہے ازل کنوں بندہ
سحر اُوا اُوندے
وسیب توں ہی طلوع ہوسے
اے رِیت تقسیم سوجھلے دی
اُوندے ہی در توں ٹُری ہی پہلے
تے ہݨ وی
ایہ سوجھلا
ذات اُوندی کنوں ہی ملسے

﴿☆☆☆﴾

پیامِ مغفرت

دیکھتا ہوں جب گناہوں کی طرف اپنے
تو دل پُر ہول ہو جاتا ہے
نبضیں ڈوبنے لگتی ہیں
سر چکرانے لگتا ہے
زمیں اور آسماں میں کوئی بھی
جائے اماں
مجھ کو نظر آتی نہیں ہے
مگر جب تیری رحمت پر نظر جاتی ہے
میری!

تو مرے رب!
میں ہمیشہ شاد ہو جاتا ہوں
تو نے خود کہا ہے
(اے نبی ﷺ) کہہ دو!
مرے بندوں سے
میں خود مغفرت فرمانے والا ہوں
بڑا ہی مہرباں ہوں
یہ.....خبر دے دو!

﴿☆☆☆﴾

مغفرت دا پیام

ڈیکھد اہاں جو گناہیں دی طرف اپنٹیں
تاں دل پُر ہول تھی ویندا ہے
نبضاں پڈڑٹ لگدن ہن
سر چکراونڑ لگدا ہے
بھوئیں تے آسماں وچ کوئی وی
پناہ دی جاہ
میکوں نظر امدی نہیں ہے
مگر جڈاں تیڈی رحمت تے نظر ویندی ہے
میڈی

تو میڈے رب
میں ہمیشاں شاد تھی ویندا ہاں
تیں خود آکھیا ہے
(اے نبی ﷺ) آکھ ڈے
میڈیں بندیں کوں
میں خود مغفرت فرماونڑ والا ہاں
وڈا ہی مہرباں ہاں
ایہ.... خبر ڈے ڈے

﴿☆☆☆﴾

سورۃ الحجر ۱۵، کی آیت نمبر ۴۹ کی روشنی میں کہی گئی۔ ''[اے نبی] میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں مغفرت کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہوں''۔

طلبِ مغفرت

مرے آقا صلی اللہ علیک وسلم! میں حاضر ہوگیا ہوں
آپ کے در پر!
طلب ہے مغفرت کی
معترف میں جرم کا بھی ہوں
مرے آقا صلی اللہ علیک وسلم! شفاعت میری فرمائیں!
مرے اللہ نے قرآن میں نسخہ بتایا ہے
کہ جب بھی (اہلِ ایماں)
اپنی جانوں پر کبھی کچھ ظلم کر بیٹھیں
تو آجائیں نبی کے پاس
رَبّ سے مغفرت چاہیں
رسول اللہ ﷺ بھی ان کے لیے پھر
اپنے رَبّ سے مغفرت چاہیں
تو ایسے لوگ پائیں گے
بہت ہی مہرباں رَبّ کو
وہ رَبّ کو (بالیقیں ہر حال میں)
توّاب پائیں گے!

مغفرت دی دعا

میڈے آقا ﷺ میں حاضر تھی گیا ہاں
آپ ﷺ دے در تے
طلب ہے مغفرت دی
اعتراف میں جرم دا کر گھدے
میڈے آقا ﷺ شفاعت میڈی فرماؤ
میڈے اللہ نے قرآن وچ نسخہ ڈ سایا ہے
کہ جڈاں وی (اہلِ ایماں)
اپݨی جانیں تے کڈاہیں کجھ ظلم کریا ہون
تاں آون نبی ﷺ دے کول
رَبّ کنوں مغفرت چاون
رسول اللہ وی انہاں واسطے ول
اپݨے رب توں مغفرت چاہون
تاں اتجھے لوک پیسن ول
وڈے ہی مہرباں رب توں
اُو رب کوں (بالیقیں ہر حال وچ)
تاں ہن پیسن وَل

نبیِ محترم صلی اللہ علیک وسلم!
میں آپ کے قدموں میں حاضر ہوں
مری اِک التجا ہے
آپ کی چشمِ عنایت
میری جانب ہو
تو بیڑا پار ہو جائے!!!

نبیِ محترم ﷺ
میں آپ ﷺ دے قدمیں وچ حاضر ہاں
میڈی ہک التجا ہے
آپ ﷺ دی نظرِ کرم
میں ڈوں جیکر تھی پووے
تاں بیڑا پار تھی پووے

نوٹ: سورۂ نساء کی آیت نمبر ٦٤ کی روشنی میں لکھی گئی۔ (اور اگر یہ لوگ جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، تیرے پاس آ جاتے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے اور رسول بھی ان کے لیے استغفار کرتے تو یقیناً یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا مہربان پاتے)۔

مسجد نبوی۔ ۹ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ۔ اتوار ۱۱ر دسمبر ۲۰۰۵ء

نسخۂ فوز و فلاح

آسماں بھی نہ تھا
زمیں بھی نہ تھی
مہر و ماہ و نجوم کچھ بھی نہ تھے
صرف اِک ذاتِ پاک تھی تنہا
اُسی لمحے اُسے خیال آیا
کوئی دیکھے جمال بھی میرا
ہر طرح کا کمال بھی میرا
وسعتیں میری کوئی دیکھ سکے
قدرتیں میری کوئی جان سکے
پھر اُسی وقت رَبِّ اکبر نے
علم میں جتنی صورتیں تھیں نہاں
اُن سبھی کو وجود بخش دیا
خِلقتِ اوّلیں مگر اس دم

ایک نورِ محمدی ﷺ ٹھہرا
اور اس نور ہی کی کرنوں سے
چاند سورج کو تابکاری دی
کِشتِ گیتی کی آبیاری کی
آنکھ بخشی کہ دید ممکن ہو
عقل سے یہ مزید ممکن ہو
ہو گئیں ختم جب خرد کی حدود
وحیِ رب کو ملا حسین وجود

کامیابی دا نسخہ

آسماں وی نہ ہا
بھوئیں وی نہ ہئی
مہر و ماہ و نجوم کُجھ وی نہ ہن
صرف ہِک ذاتِ پاک ہئی کلّھی
اُوں گھڑی اونکوں خیال آیا
کوئی ڈیکھے جمال وی میڈا
ہر طرحاں دا کمال وی میڈا
وسعتاں میڈیاں کوئی ڈیکھ سگے
قدرتاں میڈیاں کوئی جاݨ سگے
اُوں ویلھے ول تاں ربِّ اکبر نے
علم وچ جتنی صورتاں لُکیاں ہن
ساریاں کوں وجود بخش ڈِتا
خِلقتِ اوّلیں مگر اس دم

ہِک ہی نورِ محمدی ﷺ بݨیا
آپ ﷺ دے نور ہی دی کرنیں کنوں
چندر سجھ کوں ملیا ہے سوجھلا
آبیاری کیتی زمانے دی
اَکھ ہے بخشی کہ دید ممکن ہووے
عقل توں اے مزید ممکن ہووے
ختم تھی گیاں جڈاں خرد دیاں حدّاں
وحی رب کوں ملیا حسین وجود

سلسبیلِ ہدیٰ چلی آ گے
روشنی کا سفر بڑھا آ گے
یوں رسولان (علیہ السلام) وقت نے آ کر
خردافروز حکمتیں بخشیں
عقل کو نورِ حق کی دولت دی
اور جب زیست کو ملا ادراک
دور کرنے کو سب خش وخاشاک
اِک بشر ﷺ کو جہاں میں بھیج دیا
وہ بشر سید البشر ﷺ ٹھہرا

اوّلیں نور جو ہوا تخلیق
وہ اسی اک بشر ﷺ کا پیکر تھا
یہ بشر ﷺ نور ہی کا مظہر تھا
بعثتِ خاتم الرسل ﷺ جو ہوئی
رَبّ نے تکمیل دین فرما دی
تا کہ دنیا کا ایک اک گوشہ
رشکِ ماہ و نجوم بن جائے
اور ہر اک بشر زمانے میں
اُس ﷺ کا اُسوہ ہی صرف اپنائے
وہ مکمل بشر ﷺ کہ جس کے لیے
رَبّ نے سارا جہاں بنایا تھا
وہ عرب کی زمیں پہ آیا تھا
اور اُسی ﷺ اک جناب کی خاطر
رَبّ نے عالم کو یوں سجایا تھا

سلسبیلِ ہدیٰ ٹری اگی تے
سوجھلے دا سفر ودھیا اگی تے
ایں رسولان (علیہ السلام) وقت نے آ تے
خردافروز حکمتاں بخشاں
عقل کوں نورِ حق دی دولت ڈِتی
جڈاں حیاتی کوں پہچاݨ مِلی
دور کرݨ کوں سب خش وخاشاک
ہِک بشر ﷺ کوں جہاں وچ بھیج ڈِتا
او بشر ﷺ سید البشر بݨیا

اوّلیں نور جو تھیا تخلیق
او ایہو ہِک بشر ﷺ دا پیکر ہا
اے بشر ﷺ نور ہی دا مظہر ہا
بعثتِ خاتم الرسل ﷺ جو تھی اے
رَبّ نے تکمیل دین فرما ڈِتی
تا کہ دنیا دے ہر ہِک گوشہ وچ
رشکِ ماہ و نجوم بݨ ونجے
وَل ہر ہِک بشر زمانے تے
آپ ﷺ دے نقشِ پا تے ٹرے اُو
اُو مکمل بشر ﷺ کہ جیندے کیتے
رَبّ نے سارا جہاں بݨایا ہے
او عرب دی بھوئیں تے آیا ہے
اُوں فقط ہِک جناب دی خاطر
رَبّ نے عالم کوں ایں سجایا ہِ

اس مقدس بشرﷺ کا نقشِ قدم
تا ابد جاوداں بنانے کو
رَبّ نے ہر اک بشر سے یہ چاہا

اُسوۂ روشن و درخشاں میں
سارے انسان اس طرح ڈھل جائیں
کہ زمیں کے ہر ایک خطے میں
ہر طرف دہر کی فضاؤں میں
اُسوۂ نورِ مصطفیٰﷺ پھیلے
اُسی سیرت کا رنگ چھا جائے
جو بھی جن و بشر جہان میں ہوں
اتباعِ نبیﷺ پہ آ جائیں
اور فوز و فلاح پا جائیں

﴿☆☆☆﴾

ایں مقدس بشرﷺ دا نقشِ قدم
تا ابد جاوداں بݨاوݨ کوں
رَبّ نے ہر ہک بشر کنوں ایہ چاہیا

اُسوۂ روشن و درخشاں وچ
سارے انسان ایں طرحاں ڈھل ونجن
کہ بھوئیں دے ہر ہک خطے وچ
ہر طرف دہر دی فضاواں وچ
اُسوۂ نورِ مصطفیٰﷺ پھیلے
اوندی سیرت دا رنگ چھاونجے
جو وی جن و بشر جہان وچ ہن
اِتّباعِ نبیﷺ تے آونجن
تے کامیابی پاونجن

﴿☆☆☆﴾

بدھ: ۱۶/ربیع الثانی ۱۴۲۹ھ ۲۳/اپریل ۲۰۰۸ء

مدحت کی آرزو

مدحِ آقا ﷺ کی تڑپ دل میں لیے
میں اچھوتے لفظ، نادر صوت
پاکیزہ خیال
اپنے رب سے مانگتا ہوں روز و شب
اور پھر ہوتا ہے
قلبِ مضطرب کو یہ یقیں
مجھ پہ ہوگا مہرباں ربِّ قدیر
اور بخشے کا وہ لہجہ
مدحِ آقا ﷺ کے لیے
جس میں نورِ صدق
سوزِ قلب
تنویرِ خیال و فکر
کی سب جھلکیاں ہوں گی
لفظ کے شیشے میں
میرے قلب کی دھڑکن
لہو کا رنگ

جانِ مضطرب کی سب تپش
جھلکے گی
میرے جذبہء مدحت گزاری کی
جِلا ہو گی
حضوری کی وہ ساعت آئے گی

مدحت دی آرزو

مدحِ آقا ﷺ دی تڑپ دل وچ گھدے
میں اچھوتے لفظ، نادر صوت
پاکیزہ خیال
اپڻے رب کنوں منگدا اہاں رات ڈیہنہ
تے وَل تھیندا اہے
دلِ بے قرار کوں ایہ یقیں
میں تے ہوسے مہرباں ربِّ قدیر
تے بخشیسے اُو لہجہ
مدحِ آقا ﷺ واسطے
جیں وچ صدقِ نور
قلب دا سوز
خیال و فکر دے سوجھلے
دیاں سب جھلکیاں ہوسن
لفظ دے شیشے وچ
میڈے قلب دی دھڑکن
لہو دا رنگ

بے قرار جان دی سب تپش
نظر اَمسے
میڈے جذبہء مدحت گزاری دی
سوجھلا ہوسے
حضوری دی اُو گھڑی وی امسے

جس میں
مری روحِ تپاں
آقا ﷺ کے قدموں پر فدا ہوگی
مرے لب مدحتِ سرکار ﷺ
میں مصروف ہوں گے
آنکھ روضے کے حسیں
گنبد پہ ہوگی
قلب کی دھڑکن میں
جاؤ کَ کی قرآنی بشارت
گونجتی ہوگی
وہی ساعت
مری معراج کی ہوگی!

☆☆☆

جیں وچ
میڈی بے چین روح
آقا ﷺ دے قدمیں تے فدا ہوسی
میڈے لب مدحتِ سرکار ﷺ
وچ مصروف ہوسن
اکھ روضے دے حسیں
گنبد تے ہوسی
قلب دی دھڑکن وچ
جاؤ کَ دی قرآنی بشارت
گونجدی ہوسی
اوہا گھڑی
میڈے معراج دی ہوسی

☆☆☆

انتساب

ہجر کی شب کے نام
جس کی تاریکیوں میں بھی
''طیبہ رَسی'' کی تمنا نے...... ہر سو
اجالا کیا
ایسی محروم آنکھیں
جو طیبہ کی راہوں میں
بینائیاں وار دینے کو تیار تھیں
اور ہیں
ایسے دل، جن میں طیبہ رَسی کی
تمنائیں بیدار ہیں
میری مدحت کے سارے حروف
ان کے جذبوں کی پاکیزگی
اور نزہت کے نام
جن کے فکری دریچوں سے
چھن چھن کے ہر آنے والی
کرن
اور تابندگی نے
مرے قلبِ مضطر کو تاباں کیا
ایسے ہر شاعرِ بے وسیلہ کے نام
جس کی مدحت میں
طیبہ رَسی کی تمنائیں روشن رہیں
پر وہ آنکھیں درِ شاہِ طیبہ ﷺ

پوکھا

ہجر دی رات دے ناں
جیندے اندھاریں وچ وی
مدینے پُجّݨ دی خواہش نے.... ہر پاسے
سوجھلا کیتا
اتھاں محروم اکھیں
جو طیبہ دیاں راہیں اُتے
دیداں قربان کرݨ کوں تیار ہِن
تے ہݨ
اتھے دل، جھناں وچ طیبہ وَنجݨ دی
تمناواں جاگدیاں ہِن
میڈی مدحت دے سارے حروف
اُنہاں دے جذبیں دی پاکیزگی
تے خشبو دے ناں
جھناں دے سوچ دے جالیں کنوں
چھݨ چھݨ تے ہر آوݨ والی
لاٹ
تے سوجھلے نے
میڈے بے قرار دل کوں منور کیتا
اتھے ہر شاعرِ بے وسیلہ دے ناں
جیندی مدحت وچ
طیبہ وَنجݨ دی تمناواں روشن ریہاں
پر، او اکھیں درِ شاہِ طیبہ ﷺ

کے منظر سے عاجز رہیں
صرف اُمّیدِ طیبہ رَسی
کی کرن
شمع ساں ان کی آنکھوں میں روشن رہی
اور وہ بجھ گئیں
چودہ صدیوں میں
طیبہ کی جانب رواں
کاروانوں کے نام
جن میں مدحت گزارانِ آقا ﷺ

بھی تھے
سب کے سب مضطرب روح
بے تاب آنکھیں لیے
روضۂ سرورِ دیں ﷺ کا سودا لیے
راہِ طیبہ میں وارے گئے
قافلوں کے سبھی ساربانوں کے نام
ان سفینوں کے نام
جن کی منزل تو طیبہ تھی
لیکن کہیں بحر کی تند موجوں میں پھنس کر
سمندر کا حصہ بنے
شاہراہوں میں چلتے ہوئے
جو مدینے پہنچنے کے خوابوں کو
آنکھوں میں اپنی سجائے
گھروں سے چلے تھے.....مگر

دے منظر کنوں عاجز رہن
صرف مدینے وَنجݨ دی اُمید
دی لاٹ
شمع وانگوں اوندی اکھیں وچ روشن رہی
تے اُوو سم گیاں
چودہ صدیں وچ
طیبہ دے پاسے روانہ
قافلیں دے ناں
جہناں وچ ثناء خوانِ آقا ﷺ

وی ہن
سب دے سب بے چین روح
بے تاب اکھیں گھدے
روضۂ سرورِ دیں دا ذوق گھدے
راہِ طیبہ تے قربان گئے
قافلیں دے سبھی راہبریں دے ناں
اُنہاں سفینیں دے ناں
جہناں دی منزل تاں طیبہ ہئی
لیکن کہیں بحر دی تیز موجیں وچ پھس تے
سمندر دا حصّہ بݨے
رستیں تے چلدیں ہوئیں
جو مدینے پُجݨ دے خوابیں کوں
اکھّیں وچ اپݨے سجائے
گھر کنوں ٹُرے ہن..... مگر

راہ میں کھو گئے
اور امر ہو گئے
کارواں، دشت و صحرا کی
بے رحم صرصر کی زد میں رہے
اور گم ہو گئے
جن کے نام و نشاں
راہ میں مٹ گئے
وہ مسافر جو طیبہ کی جانب چلے
آسماں پر اُڑے
اور وہیں سے فضاؤں کے
بے رحم قدموں تلے دب گئے
اور کچلے گئے
قلبِ مضطر کے نام
جسمِ بے زر کے نام
جانِ مضطر..... کہ جس کو بدن کی رفاقت میں
طیبہ پہنچنے کی اُمید نے
آخری سانس تک
زندگی کی رمق کا اجالا دیا
غالبِ خستہ جس نے کہا
شاہ سے
نذر کر دوں گا میں
اجرِ حج آپ کی
گر مجھے شاہِ ہندوستاں
لے چلیں

رستے وچ گُم تھی گے
تے امر تھی گے
قافلے، دشت و صحرا دی
بے رحم ہوا دی زد وچ ریہے
تے گُم تھی گئے
جہناں ندے نام و نشاں
راہ وچ مٹ گئے
او مسافر جو طیبہ دے پاسے ٹرے
آسماں تے اُڈ ے
تے اُتھائیں فضاواں دے
بے رحم پیریں تلے رہ گئے
تے لتاڑے گئے
دِل بے قرار دے ناں
جسمِ بے زر دے ناں
جانِ بے قرار ..... جینکوں بُت دی سنگت وچ
طیبہ پُجݨ دی اُمید نے
آخری ساہ تک
زندگی دی مہلت ملݨ دا دلاسہ ڈِتا
غالبِ بے حال نے جینکوں آکھیا
شاہ کوں
نذر کر ڈیساں میں
حج دا ثواب آپ دی
جے کر میکوں شاہِ ہندوستاں
گھِن چُلو

ساتھ اپنے وہاں (۱)
انتسابِ سخن
غالبِ خستہ کے
اُس سخن سے بھی ہے!
نذرِ اقبال کرتا ہوں میں یہ سخن
جس کی تخئیل کے طائروں کی
اُڑانیں ہی طیبہ میں تھیں
جس کو ہر شے میں
نورِ نبی ﷺ بے گماں
ضوفشاں ہی ملا! (۲)
فیض کے نام!
جس نے اشاروں کنایوں میں
نعتیں کہیں (۳)
جس کے آدرش میں
دینِ اسلام کی
روشنی ہی رہی

جس کے لفظوں میں
تہذیبِ اسلام تا عمر زندہ رہی
جس نے الحادکیشوں میں رہ کر بھی
نامِ خدا ہی لیا (۴)
جس کی یادوں میں ایسے ہی آباء رہے
سنگ وصحرا پہ جو
روشنائی سے اپنے لہو کی......رقم

کول اپنے اُتھاں
لکھت دا پوکھا
غالبِ بے حال دے
اُوں لکھت کنوں وی ہے
اقبالؔ دی نذر کریندا ہاں میں ایہ لکھت
جیندے تخیل دے پکھواں دی
اُڈار ہی طیبہ وچ ہئی
جیندے ہر گوشے وچ
نورِ نبی ﷺ بے گماں
سوجھلا ہی ملیا
فیضؔ دے ناں
جیں نے اشارے، کنایں، دے وچ
نعتاں لکھیاں
جیندے پیغام وچ
دینِ اسلام دی
روشنی ہے رہی

جیندے لفظیں دے وچ
اسلام دی تہذیب تا حیاتی زندہ رہی
جیں اسلام دا انکار کرݨ آلیں وچ رہ تے وی
خدا دا ناں ہی گھدا
جیندی یادیں وچ اتھے ہی آباد رہے
سنگ وصحرا تے جو
روشنائی توں اپݨے لہو دی.....رقم

سچ ہی کرتے رہے (۵)
اور جس کے لبوں پر لقائے نبی ﷺ
کا ترانہ رہا
جو حدیثِ نشاطِ لقائے نبی ﷺ
خود رقم کر گیا (۶)
میرے الفاظ میں
فیضؔ کا فیض ہے (۷)
اس لیے انتساب کتابِ تمنا بھی
تابندہ ہے!

﴿☆☆☆﴾

سچ ہی کریندے ریہے
تے جیندے لبیں تے لقائے نبی ﷺ
دا ترانہ ریہا
جو حدیثِ نشاطِ لقائے نبی ﷺ
خود رقم کر گیا
میڈے لفظیں وچ
فیضؔ دا فیض ہے
ہئیں واسطے کتاب دا پوکھا تمنا وی
روشن ہے

﴿☆☆☆﴾

ہفتہ ۹ رشعبان ۱۴۳۳ھ......۳۰ رجون ۲۰۱۲ء

عرضداشت!

ایسے اشعار لکھوں جن کی نظیر اور مثال
شعرِ مدحت کے خزانے میں بھی
عنقا ٹھہرے!
یا نبی ﷺ! آپ کی تائید و نگاہِ کرمِ خاص
کی حاجت ہے کہ اب
میرا قلم
جوہرِ مدح و ثنا کی نئی دنیا پا جائے
یعنی مجھ کو بھی
بسانِ حسانؓ
شعر کہنے کا سلیقہ آ جائے!!!

☆☆☆

مسجدِ نبوی شریف میں لکھی گئی۔

عرضی گُزار

اتھے اشعار لکھاں جھناں ندی نظیر تے مثال
شعرِ مدحت دے خزانے وچ وی
کتھائیں نہ ملے
یا نبی ﷺ آپ دی مدد نگاہِ کرمِ خاص
دی لوڑ ھِ کہ ہن
میڈا قلم
جوہرِ مدحت و ثناء دی نئی دنیا پا ونجے
یعنی میکوں وی
صدقہِ حسانؓ
شعر لکھݨ دا سلیقہ آ ونجے

☆☆☆

ندامت

میں ابوبکرؓ سے شرمندہ ہوں
جس نے آئینہ دکھایا مجھ کو!
چاک کر ڈالی تھی جس نے
مری اسلام پسندی کی عبا
......میں نے پوچھا کہ
وہ کس طرح مسلمان ہوا؟
اور وہ بولا کہ کسی نے بھی مجھے
کوئی تبلیغ نہ کی!
میں تو سیرت کی کتابوں میں
حسیں اُسوۂ سرکارِ مدینہ ﷺ کا
تأثر لے کر
خود مسلمان ہوا
کلِمہ خود ہی پڑھا تھا میں نے
کلِمہ گویوں سے
جس وقت ملا میں......تو کُھلا
ان کی سیرت میں رَمق کوئی نہیں
اس حسیں اُسوۂ سرکارِ مدینہ ﷺ کی...... جسے
میں نے سیرت کی کتابوں میں پڑھا......اور کیا دین قبول!
یہ مسلماں تو فقط
دین بدنام کیا کرتے ہیں
میں نے بس چند کتب دیکھ کے تسلیم کیا......دینِ مبیں!
کلِمہ پڑھنے سے پہلے

ندامت

میں ابوبکر کنوں شرمندہ ہاں
جیں شیشہ ڈکھایا میکوں
پھاڑ سٹّی ہئی جیں نے
میڈی اسلام پسندی دی چادر
میں پچھیا کہ
توں کیویں مسلمان تھیا؟
تے اوں ڈسایا کہ کہیں نے وی میکوں
کوئی تبلیغ نی کیتی
میں تاں سیرت دی کتابیں وچ
حسیں اُسوۂ سرکارِ مدینہ ﷺ دا
تأثر گھن تے
خود مسلمان تھیاں
کلِمہ خود ہی پڑھیا ہا میں
کلِمہ پڑھݨ آلیں کوں
جیں وقت ملیا میں....... تاں کھلیا
اُنہاں دے کردار وچ اُوہا گالھ کینی
اُوں حسیں اُسوۂ سرکارِ مدینہ ﷺ دی..... جینکوں
میں سیرت دی کتاباں وچ پڑھیا ہم..... تے دین قبول کیتا ہم
اے مسلمان تاں فقط
دین کوں بدنام کیتی ودے ہن
میں تاں بس کُجھ کتاباں ڈیکھ تے تسلیم کیتا...... دینِ مبیں
کلمہ پڑھݨ کنوں پہلے

میں اگر مل لیتا......
کسی مسلم سے
تو میں......سوچتا ہوں
میں تو ہرگز نہ مسلماں ہوتا!
ان مسلمانوں کے......
اعمال ہیں مکروہ بہت
میں تو اس وقت بھی
جس وقت مسلمان نہ تھا
نہ تو جھوٹا تھا......نہ تھا وعدے سے پھرنے والا
رنج ہے مجھ کو......کہ اسلام
کتابوں میں ہی چھپا ہے
اب تک!
......اب مرا عزم ہے
میں سچ کی گواہی دوں گا
دینِ برحق پہ چلوں گا......لیکن
بے عمل لوگوں کو، میں......
آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا
میں ابوبکر سے شرمندہ ہوں
جس نے آئینہ دکھا کر مجھے
خاموش کیا!
خود میں قلاشِ عمل تھا
میں اسے کیا کہتا؟؟؟

میں اگر مِل گھندا
کہیں مسلمان کوں
تاں میں..... سوچیندا ہاں
میں تاں ہرگز نہ مسلمان ہوندا
اُنھاں مسلماناں دے.....
اعمال ہن مکروہ ڈھیر
میں تاں اُوں وقت وی
جیں وقت مسلمان نہ ہم
نہ تاں کوڑا ہم، نہ وعدے کنوں پھردا ہم
ڈکھ ہے میکوں، کہ اسلام
کتابیں وچ ہی لکئیاں ہے
اجݨ تئیں
ہݨ میڈا ارادہ ہے
میں سچ دی گواہی ڈیساں
دینِ برحق تے ٹرساں، لیکن
بے عمل لوکیں کوں، میں
اکھ اُٹھا کہ وی کیناں ڈیکھساں
میں ابوبکر کنوں شرمندہ ہاں
جیں شیشہ ڈیکھلا کے میکوں
چُپ چا کیتا
خود میں بے عمل ہم
اونکوں کیا اکھیندا؟؟؟؟؟؟؟

☆ایک نومسلم امریکی۔ ہفتہ: ۱۱ربیع الاول ۱۴۳۶ھ...... مطابق: ۳/جنوری ۲۰۱۵ء

ابوبکر، ہک غیر مسلم امریکی جیرھا کجھ عرصہ پہلے مسلمان تھیا ہا

''اَیّدہُ بِرُوحِ القُدُسْ''

''اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ''

جنابِ حضرتِ حسانؓ بن ثابت کو
منبر کی سرافرازی سے مالا مال کر کے
شعر کی ترغیب دینے والے آقاﷺ
ضرورت ہے مجھے حرفِ دعا کی
کہ میں ''اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ'' والی دعا سے
اُسی انداز سے فیضان پاؤں
کہ جیسے آپﷺ کی مدحت نگاری کا قرینہ
جنابِ حضرت حسانؓ بن ثابت نے پایا
انہیں تو میرے آقا صلی اللہ علیک وسلم
بہت کچھ مل گیا تھا
کئی الماس جیسے قیمتی
اشعار ان کا فن بنے تھے

''اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسْ''

جنابِ حضرتِ حسانؓ بن ثابت کوں
منبر دی سرافرازی کنوں مالا مال کرتے
شعر دی ترغیب ڈیوݨ والے آقاﷺ
ضرورت ہے میکوں حرفِ دعا دی
کہ میں ''اَیِّدْہُ بِرُوحِ الْقُدُسْ'' آلی دعا کنوں
اُوہے انداز نال فیضان پاواں
کہ جیویں آپﷺ دی مدحت نگاری دا قرینہ
جنابِ حضرتِ حسانؓ بن ثابت نے پاتا
اونکوں تاں میڈے آقاﷺ
ڈھیر کُجھ مِل گیا ہا
کئی الماس جہے قیمتی
اشعار اُوندا فن بݨے ہن

انہیں دنیائے مدحت
کی شہنشاہی ملی تھی
میں اِس دربار میں ایسی دعا کا منتظر ہوں
کہ جس کے فیض سے
مدحت گزاری کا نیا انداز پالوں
کوئی اک نعت میں بھی ایسی کہہ پاؤں کہ جس کا
رہے تا حشر اس دنیا میں چرچا
اک ایسی نعت لکھنے کا سلیقہ میں بھی سیکھوں
کہ جس میں حرف سارے معتبر ہوں
خیال وفکر کی تنویر سے
لفظوں میں آب وتاب آئے
نقوشِ مدح، سورج بن کے چمکیں!!!

☆☆☆

اُونکوں دنیائے مدحت
دی شہنشاہی ملی ہئی
میں ایں دربار وچ اَیجھی دعا دا منتظر ہاں
کہ جیں دے فیض کنوں
مدحت گزاری دا نواں انداز پا گھناں
کوئی ہک نعت میں وی اَیجھی لکھ ڈیواں کہ جیں دا
رہے تا حشر ایں دنیا تے چرچا
ہک اَیجھی نعت لکھݨ دا سلیقہ میں وی سکھاں
کہ جیں دے لفظ سارے معتبر ہوون
خیال وفکر دی تنویر کنوں
لفظیں وچ آب وتاب آوے
میڈے لکھیے ہوئے حرف، سجھ بݨ تے چمکن

☆☆☆

کچھ لائنیں مسجدِ نبوی شریف اور کچھ پاکستان میں لکھی گئیں۔
(پاکستانی رویتِ ہلال کے مطابق: ۱۱ر رجب ۱۴۳۶ھ: جمعہ: یکم مئی ۲۰۱۵ء)

☆ اے اللہ روحِ قدس یعنی جبریلؑ کے ذریعے اس کی مدد فرما!

شرطِ وفا

خزاں کا راج ہے ہر سو
مرے خیاباں میں
میں اس کی زد میں ہر اک پھول
ہر شجر دیکھوں
گماں یہ ہے کہ مسلسل خزاں ہی پھیلے گی!
مگر مجھے تو اُمیدوں کے پھول چننے ہیں
مجھے تو سخت مراحل
سے اب گزرنا ہے
کسیلی شاموں کے کچھ ذائقے بھی چکھنے ہیں
زمیں پہ زرد ہے موسم مگر......
مگر پھر بھی
یہ جبرِ عہد، نیا تو نہیں ہے دنیا میں
یہ جبرِ عہد، زیادہ
نہیں ہے طائف سے!
جہاں رسولِ گرامی ﷺ نے
سختیاں جھیلیں
فقط، پیامِ صداقت، پیامِ دیں کے لیے!
اکیلی ذات نبی ﷺ کی تھی اور جہاں ظالم
جہان ایسا کہ جس کا ہر ایک طفلِ لعیں
لیے ہوئے تھا یدِ قہر ماں میں پتھر ہی
مگر ثباتِ نبی ﷺ کو کبھی نہ آنچ آئی
سنو! پھر آپ ﷺ کی تدبیر

وفا دی شرط

خزاں دا راج ہے ہر پاسے
میڈے باغ وچ
میں ایندی زد دے وچ ہر ہک پُھل
ہر ونڑ ڈیکھاں
گماں ایہ ہے کہ ہمیشاں خزاں ہی ودھسے
مگر میکوں تاں امیدیں دے پُھل چنڑنے ہن
میکوں تاں مشکل مراحل
کنوں ہنڑ گزرنڑا ہے
کئی کوڑی شامیں دے کُجھ ذائقے وی چکھنڑے ہن
بھوئیں تے زرد ہے موسم مگر
مگر وَل وی
اے ظلم دا زمانہ نواں تاں کینی دنیا تے
اے ظلم دا زمانہ، زیادہ
کینی طائف کنوں
جتھائیں آپ ﷺ نے
سختیاں جھلیاں
فقط پیامِ صداقت، پیامِ دیں کیتے
کلہی ذات احمد ﷺ دی ہئی تے جہاں ظالم
جہان ایجھا کہ جیندا ہر ہک لعنتی بال
چاتی ودا ہا ہتھ وچ پتھر ہی
مگر پیارے نبی ﷺ کوں کڈہیں خراش نہ آئی
سنڑو وَل آپ ﷺ دی تدبیر

رب کی نصرت سے
اُسی ستم گر و ظالم گروہ نے......آ کر
کیا قبول وہ پیغامِ حق
بہ عجز و نیاز
پھر اس جہاں میں
وہی لوگ معتبر ٹھہرے
یہ عہدِ جبر و ستم
بے پناہ...... بدتر ہے
مگر اُس عہد سے کم ہے جو
اُن ﷺ پہ گزرا ہے

کہ اُن ﷺ کے ساتھ
کوئی کارواں، خَدَم نہ حَشَم
نہ کوئی پاس سواری
نہ قوتِ نانِ جویں
مگر ہمیں تو یہ سب کچھ یہاں مُیسر ہے
زمیں پہ پھیلی ہوئی فوج
اور آسائش!
تفنگ و تیغ سے ہم لیس ہیں
مگر پھر بھی
یہ جبرِ عہد ہمیں لے رہا ہے
نرغے میں!
کوئی دلیل تو اس کی
زبانِ وقت پہ ہے؟

اللہ دی نصرت کنوں
او ہے ستم کرݨ آلے تے ظالم گروہ نے... آ تے
کیتا قبول او پیغامِ حق
عجز و نیاز نال
وَل ایں جہان وچ
اُو ہے لوک معتبر بݨے
اے ظلم و ستم دا زمانہ
بے پناہ، بدتر ہے
مگر اوں عہد توں گھٹ ہے جو
اُنہاں ﷺ تے گزریاھ،

اُونہاں ﷺ دے نال
کوئی قافلہ، نہ خدمت گار نہ دولت
نہ کئی نال سواری
نہ روٹی دا سہارا کئی
مگر ساکوں تاں ایہ سب کُجھ اتھاں ملدے ہے
بھوئیں تے پھیلی ہوئی فوج
تے سکھ دا سب سامان
کئی بندوقاں تے تلواراں اساڈے کول ہن
مگر وَل وی
ایہ جبرِ عہد ساکوں گھندا اپے
اپݨے جال اندر
کوئی دلیل تاں ایندی
زبانِ وقت تے ہووے؟

ندامتوں کے سمندر میں ڈوب جائیں اگر
ہم اپنے طرزِ عمل پر ذرا بھی غور کریں
کہ خوفِ مرگ میں ہم مبتلا ہوئے جب سے
ہم اپنا عہدِ وفا ہی
سِرے سے بھول گئے!

ہم اپنے زعم میں اُمّیدِ فتح یابی میں
خود اپنے ''عہد'' کی شرطیں بُھلا کے بیٹھ گئے
ملی، نویدِ ظفر تھی ہماری ملت کو
مگر وفا سے وہ مشروط تھی
بہر قیمت!
ہوا جو ہم پہ اثر
جہلِ عقل و دانش کا
تو ہم فریبِ تمنا میں آ گئے ایسے
کہ اپنا عہدِ وفا ہی
سِرے سے بھول گئے!
ابھی ہے وقت کہ ''عہدِ وفا'' کا پاس کریں
وگرنہ سیلِ زماں میں تو بہتے رہتے ہیں
ہماری طرح کے بے انت
یاں ......خس و خاشاک!
کہیں زمانہ اسی طرح سے ہمیں اک دن
بہائے اور سمندر میں غرق کر ڈالے!

☆☆☆

ڈھکڑیں اِچ پاݨی پاتے پڑ مروں
اساں اپݨے عمل دے ڈھنگ تے تھوڑا وی غور کروں
مرݨ دے خوف وچ جیں ڈیہنہ کنوں پے
تاں اپݨا وفا دا عہد ہی
مُنڈھوں کنوں بُھل گیے

اساں اپݨے غرور وچ کامیابی دی امید وچ
خود اپݨے عہد دیاں شرطاں بُھلا تے بہہ گیے
ملی کامیابی دی خبر ہئی ساڈی قوم کوں
مگر وفا دی شرط اُتھاں لازم ہئی
ہر قیمت تے
تھیا جو اساں تے اثر
جہالت عقل و دانش دا
تاں اساں تمنا دے فریب وچ آ گئے اتھے
کہ اپݨا وفا دا عہد ہی
مُنڈھوں کنوں بُھل گئے
اجݨ ہے وقت ساڈے کول تے ''عہدِ وفا'' دی لج رکھوں
نتاں اے وقت دے نال تاں واہندے رہندن ہن
اساڈی طرحاں دے بے انت
اِتھ ..... خس و خاشاک
کتھائیں زمانہ ایویں اساکوں ہک ڈیہاڑے
لوڑھی تے سمندر وچ غرق کر ڈیوے

☆☆☆

بدھ: ۷؍رجب المرجب ۱۴۳۸ھ......۵؍اپریل ۲۰۱۷ء

نعت میں وہ فضا بنے

نعت میں وہ فضا بنے
لفظ بہ لفظ ہر صدا
منصفِ خیر و شر رہے
لوحِ جہاں کا آئنہ
صرف مِرے حضور ﷺ کے
رنگ سے معتبر رہے
لفظ و بیان پر سدا
خیر ہی کا اثر رہے
نعت میں وہ فضا بنے
جس کے طفیل زیست بھی
نور کی راہ پر رہے
تا بہ ابد جہان میں
صدق و یقیں کی رہ گزر
نور سے معتبر رہے

حُسنِ معاملت یہاں
خیر سے پُر اثر رہے
نعت میں وہ فضا بنے
لفظ ہر ایک درد میں
قلب کا چارہ گر رہے
خیر کا سائباں سدا

نعت وچ او فضا بݨے

نعت وچ او فضا بݨے
لفظ بہ لفظ ہر صدا
منصفِ خیر و شر رہے
لوحِ جہاں دا شیشہ
صرف میڈے حضور ﷺ دے
رنگ کنوں معتبر رہے
لفظ و بیان تے ہمیش
خیر ہی دا اثر رہے
نعت وچ او فضا بݨے
جیندے طفیل زندگی وی
نور دی راہ تے رہے
تا بہ ابد جہان وچ
صدق و یقیں دی رہ گزر
نور کنوں معتبر رہے

حُسنِ کاروبار اِتھ
خیر کنوں پُر اثر رہے
نعت وچ او فضا بݨے
لفظ ہر ہک درد وچ
قلب دا چارہ گر رہے
خیر دا سایہ ہمیش اِتھ

لفظ و بیان پر رہے
نعت میں وہ فضا بنے
گام بہ گام زندگی
شمع بدست شب بہ شب
فکر و تخیلات کی
راہِ بلاغ پر رہے
دشتِ ظُلم میں ہر طرف
خُلقِ حَسَن کی ہی کرن
حرف میں جلوہ گر رہے
نعت میں وہ فضا بنے
جس کی تجلیات میں
جھلکے مثالِ آئنہ
اُسوۂ سرورِ اُممﷺ
نعت پڑھیں تو دور ہوں
زنگ خیال و فکر کے
شہرِ سخن میں نعت ہی
سکۂ معتبر رہے
حرفِ سخن کے فرق پر
تاجِ ہنر سجا رہے
شعر ہر ایک نعت کا
صوت وصدا کے شہر میں
تازہ گلاب کی طرح
تابہ ابدَ کھلا رہے
نعت میں وہ فضا بنے!!!

☆☆☆

لفظ و بیان تے رہے
نعت وچ او فضا بݨے
قدم قدم تے زندگی
سو جھلے دے ہتھ ہر رات کوں
فکر و تخیلات دے
پیغام پُچاوݨ تے رہے
ظلم دے دشت وچ ہر پاسے
حَسَن دے خُلق دی ہی کرن
حرف وچ جلوہ گر رہے
نعت وچ او فضا بݨے
جیندی تجلیات وچ
نظرے شیشہ دی مثال
اُسوۂ سرورِ اُممﷺ
نعت پڑھوں تاں دور ہوون
زنگ خیال و فکر دے
شہرِ سخن وچ نعت ہی
سکۂ معتبر رہے
حرفِ سخن دے فرق تے
تاجِ ہنر سجا رہے
شعر ہر ہک نعت دا
صوت و صدا، دے شہر وچ
تازہ پُھلیں دی طرحاں
تابہ ابدَ کھلا رہے
نعت وچ او فضا بݨے

☆☆☆

ایماں مِرا جگنو ہے

احساس کی شدت نے
تخلیق کی حدت نے
افکار کو پگھلایا
تب مجھ کو خیال آیا
میں نظمِ گلستاں میں
اِس طور سے شامل ہوں
جیسے کوئی جگنو ہو
اور رات اندھیری ہو
وہ راہ بھٹک جائے
اور راہ میں تھک جائے
پھر صبح اسے سورج
آغوش میں یوں لے لے
جیسے کوئی ماں اپنے
بچے کو سنبھالے ہو
جگنو تو علامت ہے
ایماں کی حرارت کی
جگنو ہے مِرے اندر
ایمان کی چنگاری
اور میں نے بحمد اللہ
سورج کے اُجالے میں
گم ہو کے ہی سمجھا ہے
ایماں کی چمک کیا ہے

ایمان میڈا جگنو ہے

احساس دی شدت نے
تخلیق دی گرمی نے
افکار کوں پگھا ریا
تاں میکوں خیال آیا
میں نظمِ گلستاں وچ
ایں طور توں شامل ہاں
جیویں کوئی جگنو ہووے
تے رات اندھاری وچ
اُو، رستہ بُھل ونجے
تے راہ اِچ تھک ونجے
وَل سویرے اونکوں سجھ
جھولی وچ ایں گھن گھنے
جیویں کوئی ماء اپنٹے
بالیں کوں سنبھلیندی ہے
جگنو تاں علامت ہے
ایماں دی حرارت دی
جگنو ہے میڈے اندر
ایمان دی چڑنگ وانگوں
تے میں وی بحمد اللہ
سجھ دے ہی سوجھلے وچ
گم تھی تے ہی سمجھا ہاں
ایماں دی چمک کیا ہے

جگنو کی طرح روشن

تھا رات، اندھیرے میں
سورج جو نظر آیا
معلوم ہُوا میں تو
بس رات اندھیرے میں
دِکھلاتا ہوں زیبائی
جگنو کی چمک لیکن
خورشید کی بخشش ہے
تعریف ہے اُس رب کی
جس نے مجھے سورج سے

کچھ فیض اُٹھانے کو
لمحات بھی بخشے ہیں
احساس بھی بخشا ہے
جذبات بھی بخشے ہیں
سورج جو مدینے میں
روشن ہے صداقت کا
صد شکر میں اب اس کی
کرنوں سے چمکتا ہوں

﴿☆☆☆﴾

(یہ نظم بروز پیر: ۲۲ / ربیع الاول ۱۴۳۴ھ، مطابق: ۴ / مارچ ۲۰۱۳ء کو لکھی گئی تھی............
آج کمپوز کرتے ہوئے کچھ ترمیمات کی گئی ہیں)۔
بدھ: ۱۲ / رب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق: ۲۰ / مارچ ۲۰۱۹ء......
جمعرات: ۱۳ / رب المرجب ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۱ / مارچ ۲۰۱۹ء

جگنو دی طرحاں روشن

ہا رات، اندھاری وچ
سجھ جیرھا نظر آیا
معلوم تھیا میں تاں
بس رات، اندھاری وچ
ڈیکھلینداہاں زیبائی
جگنو دی چمک لیکن
خورشید دی بخشش ہے
تعریف ہے اُوں رب دی
جیں میکوں سجھ کنوں وی

کجھ فیض اُٹھاوݨ دے
لمحات وی بخشے ہن
احساس وی بخشا ہے
جذبات وی بخشے ہن
سجھ جیرھا مدینے وچ
روشن ہے صداقت دا
صد شکر میں ہن اوندی
لاٹیں توں چمکداہاں

﴿☆☆☆﴾

قیامت سے پہلے

قیامت سے پہلے
ضروری ہے ظاہر ہوں
ایسے مناظر
جنھیں دیکھ کر روح تک کانپ اُٹھے
شیاطیں کی افواج
بدروحوں کے غول
ہر سمت ہی دندناتے پھریں
صلح جو، نیک سیرت بشر
کی تمناؤں کا خون ہو
سلب ہو جائیں اس کی
سبھی قوتیں!
نصف انسان! بے رحم، خونیں
درندوں کے مانند
حیوانیت کے سبھی رنگ
اپنا کے آگے بڑھے
اور بڑھتا رہے
اور یوں، نوعِ انساں کی ہر قدرِ روشن
اُجالوں سے محروم ہو کر
اندھیروں کا لقمہ بنے!

☆☆☆

اتوار: ۸ر رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ: مطابق: ۱۰ر اپریل ۲۰۲۲ء

قیامت کنوں پہلے

قیامت کنوں پہلے
ضروری ہے ظاہر ہوون
اتھجے مناظر
جنہاں کوں ڈیکھ تے روح تک کنب اُٹھے
شیطانیں دِیاں فوجاں
بدروحیں دے جکھڑ
ہر پاسے مرضی کریندے پھرن
صلح کرݨ آلے، نیک سیرت بشر
دی تمنائیں دا خون ہووے
اُو کنوں کھس گھنن اوندیاں
ساریاں طاقتاں
اَدھے انسان! بے رحم خونیں
درندیں دی طرحاں
جانوریں دے سارے رنگ
وَٹا کراہیں اَگوٹورن،
تے ٹردے رَہن
تے ایویں، نوعِ انساں دی ہر قدرِ روشن
سوجھلیں کنوں محروم تھی تے
اندھاریں دا لقمہ بݨے!

☆☆☆

شہادت کی آرزو!

اے وطن
تجھ سے کیا تھا جو مِرے
پُرکھوں نے
عہد وہ مجھ میں، نبھانے کی
سکت ہی نہ رہی!
میرے محبوب وطن
میں ترا مجرم ہوں مجھے
میرے اس جرمِ ضعیفی
کے عوض
دار کی راہ دِکھا!

یا کیا جائے مجھے دفن
تری سرحد پر
قبل از موت یونہی!
تا کہ نیَّت کا ملے مجھ کو صلہ
اور مرا رب مجھ کو!
جاں نثارانِ وطن
اور شہیدانِ وفا کی صف میں
از رہِ لطف و کرم
حشر میں
شامل کر دے!

﴿☆☆☆﴾

پیر: ۷رشوال ۱۴۴۳ھ مطابق: ۸رمئی ۲۰۲۲ء

شہادت دی آرزو

اے وطن
تیں نال کیتا ہا جو میڈے
وڈیاں نے
عہد اُو میں وچ، نبھاوݨ دی
ہمت ہی ناں رہی!
میڈے پیارے وطن
میں تیڈا مجرم ہاں میکوں
میڈے ایں بڈھیپے دے جرم
دے بدلے
سولی دی راہ ڈِکھا

یا کیتا ونجے میکوں دفن
تیڈی سرحد تے
موت توں پہلے ایویں!
تا کہ نیّت دا ملے میکوں صلہ
تے میڈا رب میکوں!
جند وطن تے قربان کرݨ آلیں
تے وفا اُتے شہید تھیوݨ آلیں دی صف وچ
از رہِ لطف و کرم
حشر وچ
شامل کر ڈیوے!

﴿☆☆☆﴾

سونا آنگن!

اب وار ہوا عجب عدو کا
بے حوصلہ ہو گئے ہیں ساتھی!
ہیں سہمے ہوئے جوان اپنے
ڈوبی ہے ظَلَم ☆ میں ساری وادی
ہے کون جو رہ دِکھائے روشن
سونا ہے ہر ایک یاں تو آنگن!

﴿☆☆☆﴾

اُجڑے اِگواڑ!

ہݨ وار تھیا عجیب دشمن دا
بے حوصلہ تھی گئے ہن سنگتی
ہن ڈرے پن جوان اپݨے
بڈ گی ہے اندھارے وچ ساری وادی
ہے کوئی جو راہ ڈکھاوے سوجھلا
اُجڑیا ہے ہر ہک اِتھاں تاں اگواڑا!

﴿☆☆☆﴾

☆ظَلَم (فت ظ، ل)............ظلمت۔اندھیرا۔تاریکی

پیر: ۷رشوال ۱۴۴۳ھ مطابق: ۸رمئی ۲۰۲۲ء

نہ رہی کوئی بھی دارو باقی !

دھوپ اتنی ہے کہ ہر سایۂ شجر اب کے
آگ برسانے لگا
کرب اتنا ہے کہ اب درد کے ماروں کے لیے
نہ رہی کوئی بھی دارو باقی
موت کے سائے
ہر اِک سمت ہی چھائے ہیں
یہاں
رہنِ غم ہو گئے
سب پیر و جواں
ہائے بے حوصلگی !
کس سے کہوں دل کی کہانی اب کے !

﴿☆☆☆﴾

پیر: ۷؍شوال ۱۴۴۳ھ مطابق: ۸؍مئی ۲۰۲۲ء

نہ رَہی کوئی وی سولی باقی

دُھپ اِتلی ہے کہ ہر چھاں آلا وَݨ ہݨ تاں
بھاہ وساوݨ لگا
کرب اِتلا ہے کہ ہݨ درد یں دے ماریں کیتے
نہ رَہی کوئی وی سولی باقی
موت دے چھنویرے
ہر ہِک پاسے ہی چھائے ہِن
اِتھاں
غم دے سنگتی تھی گے ہِن
سب بڈھڑے نینگر
میڈے اندر دا ڈر
کیں کوں سݨاواں دل دی کہانی ہݨ !

﴿☆☆☆﴾

افسوس سیلِ وقت میں سب کچھ ہی بہہ گیا!

افسوس سیلِ وقت میں سب کچھ ہی بہہ گیا
میرا ضمیر
میری تمنائیں
میرا فن
میری روایتوں کا خزانہ
مِرا چلن
اُسلوب
طرزِ زیست
مِرا خُلق
میرا دھن
افسوس سیلِ وقت میں سب کچھ ہی بہہ گیا

ایماں بچا سکا نہ میں
شیطاں کے سامنے
مَلتا ہوں ہاتھ
میں نے تو سب کچھ گنوا دیا
میری ہوس نے
کون سا رستہ دکھا دیا؟
خاشاک بن کے میری
ہر اِک شئے
ہی بہہ گئی
اِک جوئے تند و تیز

افسوس ویلے نال سبھو کُجھ ہی وَہ گیا

افسوس ویلھے نال سبھو کُجھ ہی وَہ گیا
میڈا ضمیر
میڈیں خواہشیں
میڈا فن
میڈیں روایتیں دا خزانہ
میڈا اُٹھݨ بہݨ
اُسلوب
حیاتی گزارݨ
میڈا خُلق
میڈا دھن
افسوس ویلھے نال سبھو کُجھ ہی وَہ گیا

ایماں بچا سگیا نہ میں
شیطاں دے سامݨے
ملیندا ہاں ہتھ
میں تاں سبھو کُجھ وِنجا ڈِتا
میڈی ہوس نے
کیجھا رستہ ڈِکھا ڈِتا؟
خاک بݨ تے میڈی
ہر ہک شئے
ہی وَہ گئی
ہک تیز ہوا دا جھکڑ

مِری ''جان'' کے عوض
آسودگیِ قلب ونظر
ساتھ لے گئی
اب میں متاعِ قلب ونظر کی تلاش میں
اِک دشتِ بے اماں
میں کھڑا ہوں
برہنہ پا
اِک لمحہ
میرے دل کو سکوں
مل نہ پائے گا
ہر لمحہ
میری روح
نیا زخم پائے گی!!!
یلغار! نااُمیدی کی
ہونی ہے روز وشب
موسم ہزیمتوں کا
فضاؤں پہ چھائے گا!
اب تک بچا ہوا تھا مِرا حوصلہ
مگر
اب حوصلہ بھی ساتھ مِرا چھوڑ جائے گا
افسوس سیلِ وقت میں سب کچھ ہی بہہ گیا

﴿☆☆☆﴾

۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ: مطابق: ۱۷/اپریل ۲۰۲۲ء

میڈی ''جند'' دے بدلے
قلب ونظر دی بے چینی
نال گھن گئی
ہݨ میں سرمایۂ قلب ونظر دی گول وچ
ہِک دشتِ بے اماں
وچ کھڑا اہاں
ننگا
ہِک ویلھے
میڈے دل کوں سکون
مِل نی سگدا
ہر ویلھے
میڈی روح
نواں زخم پیسے
حملہ! نااُمیدی دا
ہووٹاں ہے رات ڈینہہ
موسم شکست دا
فضائیں تے چھاویسے
ہݨ تونڑیں بچیا پیا ہا میڈا حوصلہ
مگر
ہݨ حوصلہ وی ساتھ میڈا چھوڑ ویسے
افسوس ویلھے نال سبھو کُجھ ہی وَہ گیا

﴿☆☆☆﴾

رستگاری

عذابوں سے بچنے کا واحد ذریعہ
نبی ﷺ کی محبت ہے
اور پیروی ہے!
اسی ایک صورت میں حاصل رہے گی
رسولِ معظم ﷺ کی تم کو معیت
مُیسر رہے گی معیت جو اُن ﷺ کی
تو ٹلتی رہے گی عذابوں کی ساعت
سنو! رب کا اعلان
وہ کہہ رہا ہے
نہیں دے گا ہرگز عذاب اُن کو
جن میں رسولِ معظم ﷺ بھی موجود ہوں گے
رسولِ معظم ﷺ کی موجودگی کا
شعوری طریقہ فقط پیروی ہے!
کہ جس سے نبی ﷺ اپنی سیرت کی روشن،
حسیں جگمگاہٹ میں زندہ رہیں گے
نبی ﷺ کی معیت جسے بھی میسر رہی
وہ عذابوں سے بچتا رہے گا

نجات

عذابیں کنوں بچݨ دا واحد ذریعہ
نبی ﷺ دی محبت ہے
تے پیروی ہے
اِیہا ہِک صورت وچ حاصل رَہسے
رسولِ معظم ﷺ دی تہاکوں قربت
میسر رہسے قربت جو انہاندی ﷺ
تاں ٹلدی رہسے عذابیں دی گھڑی
سݨو! رب دا اعلان
اُوا کھیندا پیا ہے
نہ ڈیسے اُو ہرگز عذاب اُنہاں کوں
جہناں وچ رسولِ معظم ﷺ وی موجود ہوسن
رسولِ معظم ﷺ دی موجودگی دا
شعوری طریقہ فقط پیروی ہے
کہ جیں کنوں نبی ﷺ اپݨی سیرت دی روشن،
حسیں جگمگاہٹ وچ زندہ رہسن
نبی ﷺ سئیں دی قربت جینکوں وی میسر رہسی
اُو عذابیں کنوں بچدا رہسے

وہ بستی کہ جس میں نبی ﷺ
اپنی سیرت کی صورت میں موجود ہوں
وہ معذّب نہ ہوگی
کبھی بھی!
حیاتِ نبی ﷺ یوں ہی مشہود ہوگی
کہ تم
اپنے آقا ﷺ کی سیرت میں ڈھل کر
وہی رنگِ سیرت جہاں کو دِکھا دو
نبی ﷺ تا قیامت، حیاۃ النبی ﷺ ہیں
نبی ﷺ حشر تک دیں کی تنفیذ میں یوں ہی شامل رہیں گے
مصیبت سے بچنے کا واحد طریقہ
یہی ہے
سمجھ لو!
مگر
اس میں کوتاہیاں بھی تو ہوں گی؟
ضرور اس میں کوتاہیاں ہوں گی
لیکن
اِزالہ ہے ان کا فقط ایک
توبہ
کہ رب!
ساتھ ہی ہم سے یہ کہہ رہا ہے
کہ موجودگی اُس کے محبوب ﷺ کی اس کی اُمت میں
جب تک بھی مشہود ہوگی!
عذابوں سے امت بھی بچتی رہے گی!

اُو وستی کہ جیں وچ نبی ﷺ
اپݨی سیرت دی صورت وچ موجود ہوون
عذاب اُنہاں تے کڈاہیں نہ امسے
کڈہیں وی!
حیاتِ نبی ﷺ ایں ہی مشہود ہوسی
تساں
اپݨے آقا ﷺ دی سیرت وچ ڈھل تے
اُوہو رنگِ سیرت جہاں کوں ڈکھاوٴ
نبی ﷺ تا قیامت، حیاۃ النبی ﷺ ہن
نبی ﷺ حشر تک دیں دے اعلان وچ ایویں شامل رہاسن
مصیبت کنوں بچݨ دا کلہلا طریقہ
ایہو ہے
سمجھ گھنو!
مگر
ایں وچ کوتاہیاں وی تاں ہوسن؟
ضرور ایں وچ کوتاہیاں ہوسن
لیکن
اِزالہ ہے ایندا فقط ہک
توبہ
کہ رب!
نال ہی ساکوں اے اہدا پیا ہے
کہ موجودگی اُوندے محبوب ﷺ دی ایندی اُمت وچ
جڈاں تو ڑیں مشہود ہوسی
عذابیں کنوں امت وی بچدی رہسی

مگر پیروی میں بھی کوتاہیاں ہوں گی
ربِ غفور
اِس کو بھی جانتا ہے
اسی واسطے اس کا اعلان یہ ہے
کہ توبہ کریں گے جو کوتاہیوں پر
عذاب ان پہ ہرگز نہ لائے گا مولا

﴿☆☆☆﴾

سورہ الانفال کی آیت کی روشنی میں لکھی گئی:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ......
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمۡ وَاَنۡتَ فِيۡهِمۡ ط وَ
مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمۡ وَ هُمۡ يَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ٥
(الانفال ۸: آیت ۳۳)

[اے نبی ﷺ] اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ آپ کی
موجودگی میں ان پر کوئی عذاب نازل کرے۔
اور وہ ایسا بھی نہیں کہ لوگ اِستغفار کر رہے ہوں
اور وہ اُن لوگوں پر عذاب نازک فرمادے۔

پیر: ۱۵ر ربیع الاول ۱۴۳۹ھ......مطابق: ۴ر دسمبر ۲۰۱۷ء

مگر پیروی وچ وی کوتاہتاں ہوسن
رَب غفور
اینکوں وی جاݨدا ہے
ہَیں واسطے اُوندا اعلان ایہ ہے
کہ توبہ کریسن جو غلطیں کنوں
عذاب اُنہاں تے ہرگز نہ گھن امسے مولا

﴿☆☆☆﴾

آزاد ترجمانی

بستے ہیں آپ ہر دلِ محزوں میں شاہِ دیں!
میں نے بھی اِک سرائے بنائی ہے
اور میں
کرتا ہوں آرزو کہ
کبھی جلوہ گر ہوں آپ
میری سرائے میں
سلطانِ وقت تخت پہ بیٹھا تو ہے مگر
مال و متاعِ دھر کا
دل سے غلام ہے
تشویشِ سیم و زر میں ہے وہ
دل سے مبتلا
پر جو گدائے خاک نشیں ہے
جناب کا!
ہے رشکِ خسرواں
ہے تو گدا، پہ آپ کے در کا گدا ہے وہ
دربارِ خسرواں میں قصیدے ہیں مال کے
لذّاتِ سیم و زر میں ہی رہتے ہیں سب مگن
لیکن گدا جو آپ کے ہیں......اے شہہِ زمن ﷺ!
بس آپ کی لِقا کے سخن کی نشاط میں
رہتے ہیں روز و شب!
یاں تو زبانِ شیخ بھی آتش فشاں سی ہے
شیوہ ہے جس کا قہر و ملامت بہر نفس

آزاد ترجمانی

وسدن ہن آپ ﷺ ہر دلِ ڈُکھی وچ شاہِ دیں!
میں وی ہک رَہݨ دی جاہ بݨائی ہے
تے میں
کریندا ہاں آرزو کہ
کڈاہیں جلوہ گر ہوون آپ ﷺ
میڈی جاہ تے
سلطانِ وقت تخت تے بیٹھا تاں ہے مگر
مال و دَھن زمانے دا
دل کنوں غلام ہے
تشویشِ مال و زر وچ ہے اُو
دل کنوں مبتلا
پر جو گدائے خاک نشیں ہے
جناب دا!
ہے ریسِ خسرواں
ہے تاں گدا، پر آپ ﷺ دے در دا گدا ہے اُو
دربارِ خسرواں وچ قصیدے ہن مال دے
لذاتِ مال و زر وچ ہی رہندے ہن سب مگن
لیکن گدا جو آپ ﷺ دے ہن... اے شہہِ زمن ﷺ
بس آپ ﷺ دی لِقا دے سخن دی محفل وچ
رہندن ہن رات ڈِیہنہ!
اِتھ تاں زبانِ شیخ وی آتش فشاں جہی ہے
شیوہ ہے جیندا قہر و ملامت بہر نفس

برعکس اس کے آپ......کہ
یا شاہِ بحر و بر ﷺ
رکھتے تھے اپنے اشکوں سے بھیگی ہوئی قبا
دردِ غمِ غریب ستاتا تھا آپ کو
لازم ہے ظالمانِ جہاں اب صدا کریں
سرکار ﷺ! عدل اور عنایت کے واسطے
لبیک کہہ کے ظالم و جابر بھی ایک دن
دل سے صدائے عدل و مساوات سن سکے!
جو آپ کے لبوں سے سنی کائنات نے!

﴾☆☆☆﴿

برعکس اوندے آپ ...... کہ
یا شاہِ بحر و بر ﷺ
رکھدے ہن اپنے ہنجوں نال پُسی ہوئی چادر
دردِ غمِ غریب ستیندا ہا آپ کوں
لازم ہے ظالمانِ جہاں ہݨ صدا کرن
سرکا ﷺ! عدل تے عنایت دے واسطے
لبیک آکھ تے ظالم و جابر ہک ڈیہنہ
دل کنوں صدائے عدل و مساوات سݨ سگے
جو آپ ﷺ دے لبیں کنوں سݨی کائنات نے!

﴾☆☆☆﴿

(بدھ: ۲۵، ربیع الثانی ۱۴۴۳ھ/ یکم دسمبر ۲۰۲۱ء)

دشتِ امکاں

زندگی درد کے سانچے میں ڈھلی
موت کی آغوش میں پل کر اُبھری
اور اک دشتِ تحیُّر میں مجھے چھوڑ گئی
ہر طرف خیرگیِ چشم کے ساماں ہیں
کہ جلوؤں کی فراوانی ہے
حیرتی آئینے ہیں ریت کے ذرّوں میں عیاں
اپنے احساس کے ٹوٹے ہوئے درپن کو لیے
میں کہاں جاؤں کہ اِک عمر سے
اس دشت کی آزاد فضاؤں میں بھی قیدی ہے بدن
روح آزاد ہُوا چاہتی ہے
ایک صحرا کہ جہاں در ہے نہ دیوار نہ روزن نہ دریچہ......
پھر بھی!
دشت ہی میرے لیے ایک قفس ہے گویا!
سوچ کے زخموں سے رِستا ہے لہو شام وسحر

اب کوئی جائے اماں ہے نہ سوالوں کا جواب
زندگی درد کے سانچے میں ڈھلی
موت کی آغوش میں پل کر اُبھری
مجھ کو سونپی گئی اس طور کہ
سہمی ہوئی، ٹھٹکی ہوئی بیزار نظر آتی تھی
اور بیزار ہی کرتی رہی دنیا کے جھمیلوں سے مجھے
بیکراں دشتِ تحیُّر میں مجھے چھوڑ کے کرتی ہے

دشتِ امکاں

زندگی درد دے قالب وچ ڈھلی
موت دی جھولی وچ پَل تے جوان تھی
تے ہِک بیابان جاہ تے میکوں چھوڑ گی
ہر طرف خیرگیِ چشم دے ساماں ہِن
کہ جلویں دی فراوانی ہے
حیرتی شیشے ہِن ریت دے ذرّیں وچ ظاہر
اپنڑے احساس دے ٹوٹے ہوئے شیشے کوں گھدے
میں کتھاں ونجاں کہ ہِک عمر کنوں
ایں دشت دی آزاد فضائیں وچ وی قیدی ہے بدن
روح آزاد ہوونڑ چاہندی ہے
ہِک صحرا کہ جتھاں در ہے نہ دیوار نہ جالا نہ کھڑکی.....
وَل وی
دشت ہی میڈے واسطے ہِک قید ہے
سوچ دے زخمیں کنوں وہندی ہے رَت شام وسویر

ہِن کوئی پناہ دی جاہ ہے نہ سوالیں دا جواب
زندگی درد دے قالب اِچ ڈھلی
موت دی جھولی وچ پَل تے جوان تھی
میڈے حوالے کیتی گئی ایں طریقے
ڈری ہوئی، رُکی ہوئی بیزار نظر امدی ہئی
تے بیزار ہی کریندی رہی دنیا دے جھگڑیں کنوں میکوں
بے کنار دشتِ حیرت وچ میکوں چھوڑ تے کریندی ہے

تماشا میرا

ایک احساسِ زیاں جس سے ہے لبریز
مِری روح کا کاسہ کہ مجھے
ذات کا اپنی ہی عرفاں نہیں ہونے پایا
دشتِ امکاں میں بہت کچھ ہے رسائی میری
پھر بھی خود سے ہے جدائی میری
اور پھر سیلِ زمانہ کے تھپیڑوں کا بھی ڈر ہے بے حد
اپنے آئینۂ ادراک میں کرتا ہوں تماشا خود کا
کرب کے زر سے بھرا رہتا ہے کاسہ خود کا
بیکراں دشت بھی لگتا ہے قفس وہ کہ جہاں
درد کی ریت پہ زنداں کی عمارت کا گماں ہوتا ہے

ہے تو وہ بے در و دیوار مگر میرے لیے
حبس ایسا کہ تنفس بھی ہے دشوار مجھے
زندگی درد کے سانچے میں ڈھلی
موت کی آغوش میں پل کر اُبھری
اور سفاکیِ ماحول کا ورثہ دے کر
بھیڑ میں چھوڑ گئی
روح مجروح ہوئی
محرمِ زنداں سے
مجھ کو اُستادِ ازل نے پسِ آئینہ رکھا
اور جو کچھ بھی سکھایا اسے دہرانے کی فطرت دے دی
بات حافظ نے کہی تھی کہ میں اِک طوطی ہوں
جو پسِ آئینہ کرتا ہے بیاں وہ سب کچھ

تماشا میڈا

ہِک احساسِ زیان کنوں ہے بھری ہوئی
میڈی روح دا کاسہ کہ میکوں
ذات اپݨی دا عرفان ہی نہیں ہووݨ ڈِتا
دشتِ امکاں وچ بہوں کُجھ ہے رسائی میڈی
وَل وی خود کنوں ہے جدائی میڈی
وَل زمانے دے تھپڑیں دا وی ڈر ہے بے حد
اپݨے ادراک دے شیشے وچ کریندا ہاں تماشا خود دا
کرب دے زر کنوں بھر یا رَہندا ہے کاسہ خود دا
بے کنار دشت وی لگدا ہے قید اُو کہ جتھاں
درد دی ریت تے جیل دی عمارت دا گمان ہوندا ہے

ہے تاں اُو بے در و دیوار مگر میڈے واسطے
حبس ایجھا کہ ساہ گھنݨ وی ہے دشوار میکوں
زندگی درد دے قالب اِچ ڈھلی
موت دی جھولی وچ پَل تے جوان تھی
بے دردی ماحول دا ورثہ ڈِے تے
ہجوم وچ چھوڑ گئی
روح زخمی تھئی
محرمِ قید کنوں
میکوں اُستادِ ازل نے شیشے دے پچھوں رَکھیا
تے جو کُجھ وی سکھایا اونکوں دہراوݨ دی فطرت ڈِے ڈِتی
ڳالھ حافظ نے آکھی ہئی کہ میں ہِک طوطی ہاں
جو شیشے دے پچھوں کریندا ہے بیان او سب کُجھ

جو بھی اُستادِ ازل اس کو سکھا دیتا ہے
میں بھی طوطی کی طرح
اپنی صداؤں کی فضاؤں میں مگن رہتا ہوں
مجھ سے حافظ نے کہا ''دیکھ میں کانٹا ہوں کہ گُل
اپنے اُگنے کے لیے تابعِ فرمان کسی اور کا ہوں''![1]
تُو ہے طوطی قفسِ زیست میں

تُو بھی دہرا
لوحِ احساس پہ لکھی ہوئی
ساری باتیں!
اور منقار سے ٹپکا وہ لہو کی بوندیں
جن سے پیدا ہوں وہ طائر کہ جو فریاد کریں
تا بہ ابد!
اس طرح بعدِ فنا بھی تری فریاد کے
آہنگ سے ہو دشت وجبل میں رونق!

﴿☆☆☆﴾

بدھ/جمعرات: ۱۷۔۱۸/ جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ مطابق:
۱۲۔۱۳/ فروری ۲۰۲۰ء

[1] در پسِ آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
اُنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم
من اگر خارم اگر گُل چمن آرائے ہست
کہ از آں دست کہ می پروردم می رویم
حافظ شیرازی

جو وی استادِ ازل اونکوں سیکھاڈیندا ہے
میں وی طوطی دی طرحاں
اپݨی صدائیں دی فضائیں وچ مگن رہنداہاں
میکوں حافظ نے آکھیا ''ڈیکھ میں کنڈا ہاں کہ پُھل
اپݨے نکلݨ واسطے تابعِ فرمان کہیں بے دا ہاں''
توں ہئیں طوطی قیدِ زندگی وچ

توں وی دُہرا
لوحِ احساس تے لکھیاں ہوئیاں
ساریاں ڳالھیں
ٹھونگ نال وَہا اُورَت دیاں تیڑاں
جیں کنوں پیدا ہوون اُو پکھی جیرھے فریاد کرن
ہمیشاں
ایں طرحاں بعدِ فنا وی تیڈی فریاد دے
نغمے کنوں ہووے دشت وجبل وچ رونق!

﴿☆☆☆﴾

بےحوصلگی کانوحہ!

دردبڑھ جاتاجب
تیری طرف میرے وطن!
دھیان جاتاہے مِرا
میں نے اِک عہد کیاتھا کہ تجھے
اپنے ہرقطرۂ خوں سے
میں نکھاروں گا سدا!
لیکن اس عہدِ وفا کو میں بھلا بیٹھا ہوں
اپنا سرمایۂ ایماں ہی لُٹا بیٹھا ہوں
تجھ پہ جب تیرِ چلائے گئے
ہرجانب سے
کوئی دولت تری خود اپنی تجوری میں بھرے جاتا تھا

کوئی دشمن سے ملا
اورترے امن کاسوداہی چکا کراُٹھا
کسی حاکم نے ترے جسم سے
چادرچھینی
اُس نے بس تیرے خزانے پہ رکھی
اپنی نظر
پھرہوئی اس کی ہی اولاد
نہال
ہاں ذوی العدل بھی
پیچھے نہ رہا

ڈرپوک داماتم

دردوَدھ ویندے جڈاں
تیڈے پاسے میڈا وطن!
دھیان ویندا ہے میڈا
میں وی ہک عہد کیتا ہا کہ تیکوں
اپنْے ہرقطرۂ رَت کنوں
میں نکھارڈیساں ہمیش!
لیکن ایں وفادے عہد کوں میں بھلا بیٹھا ہاں
اپنْا سرمایۂ ایماں ہی لُٹا بیٹھا ہاں
تیں تے جڈاں تیر چلائے گئے
ہرپاسے کنوں
کوئی دولت تیڈی خود اپنْی الماڑی وچ بَھری ویندا ہا

کوئی دشمن نال ملیا
تے تیڈے امن دا سوداہی کرتے اُٹھیا
کہیں حاکم نے تیڈے جسم کنوں
چادرکھسی
اُوں نے بس تیڈے خزانے تے رَکھی
اپنْی نظر
وَل تھئی اوندی ہی اولاد
خوش
ہا طاقتورعدل وی
پچھتے نا ریہا

اس نے بھی
عدل کی الواح پہ تحریر
دورنگی لکھ دی!
اور جو کوئی محافظ تھا فصیلوں کا تری
اس نے بھی نقب لگانے کی
بصد شوق
اجازت دے دی
تیرے دشمن کو

دل و جان سے شاداں ہو کر
اب میں جاؤں تو کہاں جاؤں
کہ ہر اک جانب
صرف تاریکی ہے
میری بے حوصلگی نے
مجھے معذور کیا
اب نہیں مجھ میں
سکت
میں سنوں
دل کے دھڑکنے کی صدا
جس میں اب شعلۂ جوّالہ
کی گرمی ہے فقط
دل جو کہتا!
اسے مان لیا جائے تو
جاں جاتی ہے

اوں نے وی
عدل دی تختی تے تحریر
مکاری لکھ ڈِتی
تے جو کوئی محافظ ہا چار دیواری دا تیڈی
اُوں نے وی سُرنگ بݨاوݨ دی
شوق دے نال
اجازت ڈے ڈِتی
تیڈے دشمن کوں

دل و جان کنوں شاداں تھی تے
ہݨ میں ونجاں تاں کتھاں ونجاں
کہ ہر ہک پاسے
بس اندھارا ہے
میڈی بزدلی نے
میکوں لولہا لنگھڑا کیتا
ہݨ نی میں وچ
ہمت
میں سݨاں
دل دے دھڑکݨ دی صدا
جیں وچ ہݨ شعلۂ جوّالہ
دی گرمی ہے فقط
دل جو آکھیندا
اونکوں من گھد اونجے تاں
جان ویندی ہے

اور میں سہل پسند
اپنی ہی خلوت میں چُھپا
بیٹھا ہوں!

مجھ میں ہمت ہی نہیں
بڑھ کے کروں
جان پر کھیل کے
اب
اپنے دشمن کی صفوں پر اِک وار
اپنے دل کی بھی صداؤں
کو سنوں
اور اُٹھوں
تیرے لیے!

﴿☆☆☆﴾

تے میں آرام پسند
اپڻی ہی خلوت وچ چُھپیا
بیٹھا ہاں

میں وچ ہمت ہی نہیں
وَدھ تے کراں
جان اُتے کھیڈ تے
ہن
اپڻے دشمن دی صفیں اُتے ہک وار
اپڻے دل دی صداویں
کوں سݨاں
تے اُٹھاں
تیڈے واسطے!

﴿☆☆☆﴾

پیر: ۷ر شوال ۱۴۴۳ھ مطابق: ۸ر مئی ۲۰۲۲ء

غیبی اشارہ!

واقعہ سخت ہے اس پر بھی ذرا غور کریں!
چور کو چور کہو اور سزا بھی دے دو
قطعِ ید دیکھ کے
عبرت پکڑیں
وہ جو سرقے کے ارادے
لیے بیٹھے ہیں دلوں میں اپنے
اور جب عزت وعظمت کا چغا پہنا کر
کوئی بھی قوم
کسی چور کی توقیر کرے
تو ہُوا کرتے ہیں کچھ ایسے بھی
اسبابِ بہم!
غیب سے ایسے بھی
اسباب ہُوا کرتے ہیں ظاہر
اکثر
جس سے اس شخص کو
مخلوقِ خدا کہتی ہے
سارق، سارق!
ایسی صورت میں اگر
چور سے ہمدردی کا
ایک سایہ بھی کسی دل پہ
کہیں پڑ جائے
تو وہ برباد ہی کر دیتا ہے

غیبی اشارہ

واقعہ سخت ہے ایں تے وی ذرا غور کروں!
چور کوں چور آکھوں تے سزا وی ڈیوں
ہتھ کٹیے ڈیکھ تے
عبرت پکڑن
اُو جیرھے چوری دے ارادے
گھدی بیٹھے ہن دلیں وچ اپݨے
جڈاں عزت وعظمت دا جُبہ پاتے
کوئی وی قوم
کہیں چور دی عزت کرے
تاں تھی ویندے ہن کجھ اتجھے وی
اسبابِ بہم!
غیب کنوں اتجھے وی
اسباب تھی ویندے ہن ظاہر
اکثر
جیں کنوں ایں شخص کوں
مخلوقِ خدا اَکھیندی ہے
چور، چور!
اتجھی صورت وچ اگر
چور نال ہمدردی دا
ہک سایہ وی کہیں دل تے
کتھائیں پے ونجے
تاں او برباد ہی کر ڈیندا ہے

نظمِ تکوین کے پیمانوں کو
اس لیے چور سے ہمدردی
کا جذبہ بھی شریعت میں
ہے معیوب بہت!
رحم آئے کسی مجرم پہ
یہ جائز ہی نہیں!
میں نے دیکھا تھا
کسی روز
یہ نظارہؑ
ناپاک بھی ان آنکھوں سے!
کہ مِری قوم کا
بد بخت، بُرا، ظالم و جابر
اِک شخص
اپنے منصب کی رعونت
لیے آیا تھا وہاں
تو مواجہ کے قریں
اس کے لیے لگتے رہے تھے نعرے!
وہ لعیں، اس کے ہر اک چاہنے والے......بھی لعیں
عین مسجد میں بپا کرتے رہے شور
تو اہلِ مسجد
دیکھ کر دنگ ہوئے
چند حسّاس فقیرانِ درِ مصطفوی
دل میں کڑھتے بھی رہے!
اب کئی سال کے بعد

تخلیق دی نظم دے پیمانیں کوں
ہئیں واسطے چور نال ہمدردی
دا جذبہ وی شریعت وچ
ہے عیب دار بہوں!
رحم آوے کہیں مجرم تے
ایہ جائز ہی نہیں!
میں وی ڈِٹھا ہا
کہیں ڈیہاڑے
ایہ منظر
ناپاک وی اِنہاں اکھیں نال
کہ میڈی قوم دا
بد بخت، بُرا، ظالم و جابر
ہک شخص
اپݨے منصب دا گھمنڈ
گھن تے آیا ہا اُتھاں
تاں مواجہ شریف دے نیڑے
ایندے واسطے لگدے ریہے ہن نعرے!
او لعنتی، اوندے ہر چاہݨ والے، وی لعنتی
عین مسجد وچ بپا کریندے ریہے شور
تاں مسیت دے سارے لوک
ڈیکھ تے دنگ تھئے
کجھ حسّاس فقیرانِ درِ مصطفوی
دل وچ کڑھدے ہی ریہے
ہݨ کئی سال دے بعد

ایسا ہی نظّارہ دکھایا ہے
فلک نے ہم کو!
لیکن اس بار ملامت
کی ہے آتش برسی
آج سرکارِ دوعالم کے درِ پاک سے
رحمت نہیں برسی اُس پر
جب وہ نکلا درِ سرکار ﷺ سے باہر
تو اسے
خلق نے چور کہا
یہ مواجہ سے بہت دور ہُوا
اس لیے صوت کی رفعت کی نہی کا
ہرگز
نہیں ہوتا ہے یہاں پر اطلاق!
عین ممکن ہے کہ
ملت کو درِ سرورِ کونین ﷺ
سے پیغام ملا ہو اس سے
کہ درِ مصطفوی پر
کوئی بدبخت
پسندیدۂ ملت نہیں ہوتا ہرگز
اس کو اس مسجدِ آقا ﷺ سے
نکلتے ہی کہا خلق نے
سارق، سارق!
یہ بھی ہوسکتا ہے
اس در سے ہی

اتھّا ہی منظر ڈکھایا ہے
فلک نے اسا کوں
لیکن ایں بار ملامت
دی ہے بارش وسی
اج سرکارِ دوعالم دے درِ پاک کنوں
رحمت نہیں وَسی اُوں تے
جڈاں او نکلتا درِ سرکار کنوں باہر
تاں اونکوں
مخلوق نے چور آکھیا
ایہ مواجہ شریف کنوں بہوں پَرے ہاں
ہئیں واسطے آواز دی بلندی دا
ہرگز
نہیں ہوسگدا اِتھاں منع دا حکم!
عین ممکن ہے کہ
قوم کوں درِ سرورِ کونین ﷺ
کنوں پیغام ملیا ہووے
کہ درِ مصطفوی ﷺ تے
کوئی بدبخت
قوم دا پسندیدہ نہیں ہوندا ہرگز
اینکوں ایں آقا ﷺ دی مسیت کنوں
نکلدے ہی آکھیا مخلوق نے
چور، چور
ایہ وی ہوسگدا ہے
ایں در کنوں ہی

پیغام رسانی کا اِک انداز کہ
یاں!
کوئی بد بخت
اگر آ جائے
اور اندازِ فراعین کو اپناتے ہوئے
فخر کرے
کہ میں اس در پہ بھی مقبول رہا!
تو اسے جلد ہی معلوم یہ ہو جائے
کہ مقہور ہے وہ!
رحمتِ سیدِ کونین ﷺ کی
سرحد سے بہت دور ہے وہ!

﴿☆☆☆﴾

۲۸ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ: مطابق: ۳۰ اپریل ۲۰۲۲ء

پیغام پُچاوݨ دا ہِک انداز ہووے
اِتھ
کوئی بد بخت
اگر آونجے
تے فرعون دا انداز ڈیکھاوݨ تے
فخر کرے
کہ میں ایں در تے مقبول ریہا!
تاں اینکوں جلد ہی معلوم ایہ تھی ویسے
کہ مقہور ہے اُو
رحمتِ سیّدِ کونین ﷺ دی
سرحد کنوں بہوں دور ہے اُو!

﴿☆☆☆﴾

ریاستِ مدینہ کا خواب!

مدینے کی ریاست جب
بنی تھی ارضِ یثرب میں
تو کی تھی مشرکوں نے
اس پہ بھی یلغار مل جل کر
مسلمانوں نے اُس ہنگام
استقلال دِکھلایا
بڑی تعداد میں لشکر
وہاں کفار لائے تھے
مگر مؤمن بھروسہ کر رہے تھے
ذاتِ باری پر
چناں چہ
آزمائش کچھ دنوں ہوتی رہی
اُن کی
پھر اس کے بعد، تیز آندھی نے
نقشہ ہی بدل ڈالا[1]
ہُوا کفار کا لشکر اس آندھی سے
تہہ و بالا!
وہ سب کچھ چھوڑ کر
میدان سے بھاگے بایں عجلت!
کہ جنگی ساز و ساماں تک
نہ لے کر جا سکے اپنا
مِرے اللہ کی سنت یہی ہے

مدینہ دی ریاست دا خواب

مدینے دی ریاست جڈاں
بݨی ہئی بھوئیں یثرب وچ
تاں کیتی ہئی مشرکیں نے
اُوں تے یلغار، رَل مِل تے
مسلمانیں نے اُوں ہنگام
استقلال ڈِکھلایا
وڈی تعداد وچ لشکر
اُتھاں کفار گھن تے آئے ہن
مگر مؤمن بھروسہ کریندے پے ہن
ذاتِ باری تے
ایویں ہی
آزمائش کجھ ڈیہناں ہوندی رہی
انہاندی
وَل اوندے بعد تیز آندھاری نے
نقشہ ہی بدل چھوڑیا
تھیا کفار دا لشکر اُوں آندھاری کنوں
تہہ و بالا!
او سب کجھ چھوڑ تے
میدان کنوں بھجے ایویں جلدی
جنگی ساز و سامان توڑیں
نہ چا تے ونج سگیے اپݨا
میڈے اللہ دی سنت ایہا ہے

ہر زمانے میں
جہاں بھی نام دینِ اللہ کا لے گا
کوئی انساں
اُسے گھیریں گے سب شیطاں
ہر اِک میدان میں مل جل کے سب

مشکل میں ڈالیں گے
مگر ثابت قدم جب تک رہیں گے
دیں کے پروانے
ضرور ان پر سکینت کا کوئی لمحہ بھی آئے
مخالف حزب کا لشکر
شکستِ فاش کھائے گا
مدینے کی ریاست کا تصور دینے والے کو
ہمیشہ لشکرِ بوجہل روکے گا
مگر......جلدی
اُسے لشکر فرشتوں کا
بہ اِذنِ رب مٹا دے گا
چلے گی ایسی آندھی
لشکرِ حزبِ مخالف پر
کہ وہ سب چھوڑ کر جنگاہ
سے خود بھاگ جائے گا!
ازل سے سنتِ ربِ العلیٰ
جاری ہے دنیا میں
کرے گا استعانت جو طلب

ہر زمانے وچ
جتھاں وی اللہ دے دین داناں گھنسے
کوئی انسان
اونکوں گھیر گھنسن سارے شیطان
ہر ہک میدان وچ رَل مِل تے سب

مشکل وچ سٹیسن
مگر پیر ثابت جڈاں توڑیں رہسن
دین دے پروانے
ضرور انہاں تے سکون دا کوئی لمحہ وی امسے
مخالف گروہ دا لشکر
شکستِ فاش کھمسے
مدینے دی ریاست دا تصور ڈیوݨ والے کوں
ہمیشاں بوجہل دا لشکر روکیسے
مگر............ جلدی
اونکوں لشکر فرشتیں دا
رب دے حکم نال مٹا ڈیسے
گھلسے اَیجھی آندھاری
مخالف گروہ دے لشکر تے
او سب کجھ چھوڑ تے جنگ دی جاہ
کنوں خود ہی بھج ویسے
ازل کنوں رب العلیٰ دی سنت
جاری ہے دنیا اُتے
کریسے مدد جو طلب

اللہ سے ایسے
کہ اس کے دل میں
باطل قوتوں کا ڈر نہیں ہوگا!
مدد اللہ کی حاصل اسے ہو جائے گی
اِک دن!
دِکھائے استقامت جو کوئی
میدانِ ہستی میں
اسے نصرت عطا کرتا ہے
''الفتّاح'' میداں میں
نہ گھبرائے کوئی دیں کا مجاہد
ضعف سے اپنے
کہ قوت صرف ذاتِ ذوالمنن
کی کام آئے گی!
وہی ہے منبعِ قوت!
مِرا رب اپنے بندوں پر
کرے گا وا، درِ نصرت!
مدینے کی ریاست کا خیال آیا ہے
جس کو بھی

اُسے اللہ کی نصرت
ملے گی بالیقیں اِک دن!
وہ اپنی فکر کی تابندگی سے
معتبر ہوگا
مدینے کا جہاں اُس کا ہمیشہ مستقر ہوگا!

اللہ کنوں ایویں
اوندے دل وچ
کوڑیں طاقتیں دا ڈر نہ ہوسے
مدد اللہ دی حاصل اونکوں تھی ویسے
ہک ڈِیہنہ
ڈِیکھاوے استقامت جو کوئی
میدانِ ہستی وچ
اونکوں نصرت عطا کریندا ہے
''الفتّاح'' میدان وچ
نہ گھبراوے کوئی دین دا مجاہد
بڈھیپے کنوں اپݨے
قوت صرف ذاتِ ذوالمنن
دی کم امسے
اوہو ہے منبعِ قوت
میڈا رب اپݨے بندیں تے
کُھلیسے درفتح دا
مدینے دی ریاست دا خیال آیا ہے
جینکوں وی

اونکوں اللہ دی نصرت
ملسے بالیقیں ہک ڈِیہنہ!
او اپݨی فکر دی روشنی کنوں
معتبر ہوسے
مدینے دا جہاں اوندا ہمیشاں شہر ہوسے!

مدینے کی ریاست کا قیام
آسان بھی ہوگا
خطا میدان میں دشمن کا پھر
اوسان بھی ہوگا!
اُسے نقصان بھی ہوگا!
مدینے کی ریاست
اِک حقیقت ہے جو دھرتی پر
بحکمِ رب اُبھر جائے گی
اِک نقشِ حسیں بن کر!

﴿☆☆☆﴾

مدینے دی ریاست دا قیام
آسان وی ہوسے
خطا میدان وچ دشمن دا ول
اوسان وی ہوسے
اوندا نقصان وی ہوسے
مدینے دی ریاست
ہِک حقیقت ہے جو بھوئیں تے
رب دے حکم نال اُبھر ویسے
ہِک نقشِ حسیں بݨ تے!

﴿☆☆☆﴾

منگل: ۸؍شوال المکرّم ۱۴۴۳ھ مطابق: ۱۰؍مئی ۲۰۲۲ء

ا؎ غزوہ ءندق: 5 ہجری، ماہِ شوال

قطعہ

قرآن ہے کتاب، عمل اُسوۂ نبیﷺ
انساں کی مشکلات کا حل اُسوۂ نبیﷺ
قرآں کی روشنی میں عمل کس طرح سے ہو
اس کا جواب صرف اَٹل، اُسوۂ نبیﷺ

دُعائیہ قطعہ

میرے اللہ ! گناہوں کے مرض سے ہو شِفا
ہو پذیرا تری سرکار میں بیمار کی بات
تیری رحمت ہے مرے جرم و معاصی سے فزوں
سن ہی لے ! ایک خطا کار و گنہگار کی بات

قطعہ

صد رشکِ کائنات محمدﷺ کی ذات ہے
سرمایۂ حیات محمدﷺ کی ذات ہے
جس کے طفیل بزمِ دو عالم سجی عزیزؔ
بے شک وہ ایک ذات محمدﷺ کی ذات ہے

﴿☆☆☆﴾

قطعہ

قرآن ہے کتاب ، عمل اُسوۂ نبی ﷺ
انساں دی مشکلات دا حل اُسوۂ نبی ﷺ
قرآں دی روشنی وچ عمل کیویں کروں اساں
اینداجواب صرف اَٹل ، اُسوۂ نبی ﷺ

دعائیہ قطعہ

میڈے اللہ ! گناہیں دے مرض کنوں ہووے شفا
ہووے مقبول تیڈی سرکار وچ میں بیمار دی گالھ
تیڈی رحمت ہے میڈے جرم و گناہیں کنوں ودھ
سݨ ہی گھن ! میں ہک خطا کار و گنہگار دی گالھ

قطعہ

صد رئیسِ کائنات محمد ﷺ دی ذات ہے
سرمایۂ حیات محمد ﷺ دی ذات ہے
جیندے طفیل بزمِ ڈو عالم سجی عزیزؔ
بے شک اُو ہک ہی ذات محمدﷺ دی ذات ہے

﴿☆☆☆﴾

فرہادؔ فریدی کی دو نعتیں سرائیکی ترجمہ کے ساتھ

نعت شریف ﷺ

آپ ﷺ کی آمد سے پہلے آشنا کوئی نہ تھا
کون خالق ہے ہمارا جانتا کوئی نہ تھا

ظلم تھے اتنے کہ جن کی انتہا کوئی نہ تھی
کیا غلاموں کیا ہے حق اس کا پتہ کوئی نہ تھا

آپ ﷺ نے بخشا ہے عورت کو بھی عزّت کا مقام
اس سے پہلے احتراماً دیکھتا کوئی نہ تھا

نورِ حق ظلمت کے پردوں میں نہاں تھا اس قدر
جھوٹ ہی کا راج تھا یاں حق نوا کوئی نہ تھا

نعت لکھنے سے مجھے عزّت ملی ، شہرت ملی
بے نوا فرہادؔ کو تُو جانتا کوئی نہ تھا

نعت شریف ﷺ

آپ ﷺ دی آمد توں پہلے آشنا کوئی نہ ہا
کون خالق ہے اساڈا جاݨدا کوئی نہ ہا

ظلم ہَن اِتلے کہ جن دی انتہا کوئی نہ ہئی
کیا غلامیں دا ہے حق ایندا پتا کوئی نہ ہا

آپ ﷺ نے بخشا ہے عورت کوں وی عزت دا مقام
ہِیں کنوں پہلے احتراماً ڈیکھدا کوئی نہ ہا

نورِ حق ظلمت دے پردیں وچ لُکیا ہا اِتلا سئیں
کوڑ ہی دا راڄ ہا اِتھ حق نوا کوئی نہ ہا

نعت لکھی تاں میکوں عزّت ملی شہرت ملی
بے نوا فرہادؔ کوں تاں جاݨدا کوئی نہ ہا

نعت شریف ﷺ

جو آپ ﷺ کی سیرت پہ چلے، روحِ دو عالم ﷺ
وہ چین سے پھر کیوں نہ رہے، روحِ دو عالم ﷺ

کردار کی خوبی، کہ رسالت جو نہ مانے
وہ شخص امیں تجھ کو کہے، روحِ دو عالم ﷺ

اعجازِ تلاوت کا یہ دشمن پہ اثر ہے
قرآن ترا چھپ کے سنے، روحِ دو عالم ﷺ

پروانہ شفاعت کا سرِ حشر جو دلوائے
وہ نعت قلم میرا لکھے، روحِ دو عالم ﷺ

لولاک کی تنویر سے روشن ہیں زمانے
عالم میں فقط آپ ﷺ ہوئے، روحِ دو عالم ﷺ

فرہاد کی بس ایک تمنائے دلی ہے
یہ آپ ﷺ کے قدموں میں مٹے، روحِ دو عالم ﷺ

نعت شریف ﷺ

جو آپ ﷺ دی سیرت تے ٹُرپے، روحِ ڈو عالم
بے اُلکا تھی تے کیوں نہ رَہے، روحِ ڈو عالم

کردار دی خوبی، کہ رسالت جو نہ منّے
اُو بندہ امیں تیکوں آکھیے، روحِ ڈو عالم

اعجازِ تلاوت دا یہ دشمن تے اثر ہے
قرآن تیڈا لُک تے سُنڑیے، روحِ ڈو عالم

پروانہ شفاعت دا جو ڈیہنہ حشر گھنا ڈیوے
اُو نعت قلم میڈا لکھے، روحِ ڈو عالم

لولاک دی لاٹیں کنوں سوجھل زمانے ہَن
عالم وچ فقط آپ ﷺ بنڑیے روحِ ڈو عالم

فرھاد دی بس ہِک ہی تمنائے دلی ہے
ایہ آپ ﷺ دے پیریں وچ مٹے روحِ ڈو عالم

نعت ریسرچ سینٹر کی مطبوعات

1- اُردو حمد و نعت پر فارسی شعری روایت کا اثر — ڈاکٹر عاصی کرنالی — 600/-
2- اردو نعت کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ — رشید وارثی — 350/-
3- نعت میں کیسے کہوں (تنقید) — پروفیسر محمد اقبال جاوید — 200/-
4- غالب اور ثنائے خواجہ (تنقید) — صبیح رحمانی — 200/-
5- نعت کی تخلیقی سچائیاں (تنقید) — ڈاکٹر عزیز احسن — 150/-
6- ہنر نازک ہے (تنقید) — ڈاکٹر عزیز احسن — 150/-
7- اردو نعت اور جدید اسالیب (تنقید) — ڈاکٹر عزیز احسن — 120/-
8- نعت نگر کا باسی (تنقید) — صبیح رحمانی — 150/-
9- جادۂ رحمت کا مسافر (تنقید) — ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی — 80/-
10- بہشت تضامین (شعری مجموعہ) — حافظ عبدالغفار حافظ — 250/-
11- خیر البشر (میلاد نامہ) — نور بانو مجوب — 200/-
12- نعت اور تنقیدِ نعت (تنقید) — ڈاکٹر ابوالخیر کشفی — 300/-
13- فنِا داریہن ویس یا ور "نعت رنگ" (تنقید) — ڈاکٹر افضال احمد انور — 200/-
14- "نعت رنگ" اہلِ علم کی نظر میں (مضامین) — ڈاکٹر شبیر احمد قادری — 300/-
15- فہرست کتبِ خانہ نعت ریسرچ سینٹر (کتابیات) — محمد طاہر قریشی — 300/-
16- زبورِ حرم (کلیاتِ نعت) — اقبال عظیم — 450/-
17- شہہ لولاک (شعری مجموعہ) — امان خاندل — 150/-
18- جادۂ رحمت (انگریزی مجموعہ) — جسٹس منیر مغل — 200/-
19- اشاریہ "نعت رنگ" (بیس شمارے) — ڈاکٹر سہیل شفیق — 300/-
20- سرکار کے قدموں میں (انگریزی ترجمہ) — سارہ کاظمی — 500/-
21- شہپر توفیق (شعری مجموعہ) — ڈاکٹر عزیز احسن — 200/-
22- قوسین (شعری مجموعہ) — آفتاب کریمی — 200/-
23- نزول (شعری مجموعہ) — شفیق الدین شارق — 100/-
24- آنکھ بنی کشکول (شعری مجموعہ) — آفتاب کریمی — 100/-
25- آپ (شعری مجموعہ) — حنیف اسعدی — 150/-
26- کرم و نجات کا سلسلہ (شعری مجموعہ) — ڈاکٹر عزیز احسن — 150/-
27- نعت اور سلام (شعری مجموعہ) — وحید نسیم — 20/-
28- ممدوحِ خلائق (شعری مجموعہ) — آفتاب کریمی — 200/-
29- مرقع چہل حدیث (مجموعۂ احادیث) — پروفیسر محمد اقبال جاوید — 300/-
30- نعتیہ ادب کے تنقیدی نقوش (تنقید) — پروفیسر محمد اکرم رضا — 250/-
31- نعت کے تنقیدی آفاق (تنقید) — ڈاکٹر عزیز احسن — 150/-
32- مثنوی رموزِ بیخودی کا فنی و فکری جائزہ (اقبالیات) — ڈاکٹر عزیز احسن — 200/-

33 - اُمیدِ طیبہ رسی (شعری مجموعہ) ڈاکٹر عزیز احسن 150/-
34 - نعت شناسی (تنقید) ڈاکٹر ابوالخیر کشفی 300/-
35 - اردو نعتیہ ادب کے انتقادی سرمائے کا تحقیق مطالعہ (تحقیقی مقالہ) ڈاکٹر عزیز احسن 700/-
36 - پاکستان میں اُردو نعت کا ادبی سفر (تنقید) ڈاکٹر عزیز احسن 300/-
37 - نعت نامے بنام صبیح رحمانی (مجموعہ مکاتیب) ڈاکٹر محمد سہیل شفیق 1000/-
38 - نعتیہ ادب کے تنقیدی زاویے (تنقید) ڈاکٹر عزیز احسن 350/-
39 - تعلقب الرسول کے تقاضے اور ہم (سیرت) ڈاکٹر عزیز احسن 52/-
40 - دل جس سے زندہ ہے (نعتیہ تب و تاب) (ظفر علی خان) ڈاکٹر محمد اقبال جاوید 100/-
41- نعت رنگ کے پچیس شمارے (ایک اجمالی تعارف) ڈاکٹر شہزاد احمد 50/-
42- وفیات نعت گویانِ پاکستان ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ 200/-
43 - ڈاکٹر عزیز احسن اور مطالعات حمد و نعت صبیح رحمانی 400/-
44 - اُصول نعت گوئی حلیم حاذق 200/-
45 - نعت اور جدید تنقیدی رُجحانات کاشف عرفان 400/-
46 - زمزمہ سلام سیما منیر ہدیۂ دُعا
47 - مدحت نامہ صبیح رحمانی 600/-
48 - کراچی کا دبستانِ نعت (تذکرہ) منظر عارفی 1000/-
49 - مناقب امام حسینؑ اور شعراء کراچی منظر عارفی 500/-
50 - کلام رضا فکری و فنی زاویے صبیح رحمانی 500/-
51 - عطر خیال (نعتیہ مجموعہ) شبنم رومانی 200/-
52- یہ روح مدینے والی ہے رئیس احمد 250/-
53- پاکستانی زبانوں میں نعت صبیح رحمانی 500/-
54- کلیات عزیز احسن صبیح رحمانی 900/-
55 - نعتیہ شاعری کے فروغ میں "نعت رنگ" کی خدمات حلیمہ سعدیہ منگلوری 500/-
56 - اُردو شاعری میں نعت (ابتدا سے محسن کاکوروی تک) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد فتحپوری 500/-
57 - اُردو شاعری میں نعت (حالی سے حال تک) ڈاکٹر محمد اسمٰعیل آزاد فتحپوری 500/-
58 - حمد و نعت کے معنیاتی زاویے ڈاکٹر عزیز احسن 400/-
59 - تحمید و تحسین (حمدیہ اور نعتیہ مضامین) پروفیسر محمد اقبال جاوید 500/-
60 - مناقب خلفائے راشدین اور شعرائے کراچی منظر عارفی 800/-
61 - نعتیہ شاعری کے شرعی تقاضے ڈاکٹر عزیز احسن 250/-
62 - تحسین رسالت (تنقیدی مضامین) پروفیسر محمد اقبال جاوید 2000/-
63 - خوشبو کا سفر (نعتیہ مجموعہ) محمد احمد اریب 100/-
64 - نعتیہ ادب: مسائل و مباحث (خطوط کا تجزیاتی مطالعہ) ڈاکٹر ابرار عبدالسلام 700/-
65 - ہماری ملّی شاعری میں نعتیہ عناصر (تحقیقی مقالہ) ڈاکٹر محمد طاہر قریشی 900/-
66 - ثنا کی نکہتیں (مجموعہ نعت برزمین غالب) سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی 300/-
67 - افسر ماہ پوری کی نعت شناسی ڈاکٹر شمع افروز 300/-

نمبر	نام کتاب	نوعیت	مصنف	قیمت
68 -	کشفیہ	(مجموعہ نعت)	سلیم شہزاد	300/-
69 -	پاکستانی اُردو غزل میں حمدیہ و نعتیہ عناصر	(تنقید)	محمد کاشف ضیاء	300/-
70 -	صبیح رحمانی کی نعتیہ شاعری	(فکری و تنقیدی تناظر)	ڈاکٹر شمع افروز	700/-
71 -	حمدیہ شاعری کی متنی وسعتیں	(تنقید)	ڈاکٹر عزیز احسن	600/-
72-	اُردو کا حمدیہ ادب۔اجمالی مطالعہ	(تحقیق)	صبیح رحمانی	200/-
73-	انتخاب نعت	(موضوعات کے اعتبار سے)	پروفیسر محمد اقبال جاوید	2000/-
74-	حرا کی خوشبو	(مجموعہ نعت)	انجم نیازی	500/-
75-	ریاض حمد و نعت	(تین مجموعہ نعت)	ریاض حسین چودھری	500/-
76-	تقدیسی ادب کا فکری تناظر	(تنقید)	ڈاکٹر عزیز احسن	700/-
77 -	نعت نگاری :فنیو تاریخی تناظر	(تنقید)	قاضی اسد ثنائی	800/-
78 -	مخزنِ نعت	(انتخابِ نعت)	پروفیسر محمد اقبال جاوید	600/-
79-	ناعت فرخندہ بخت	(تنقید)	علی صابر رضوی	500/-
80-	ثنانژاد	(نعتیہ مجموعہ)	جنید ندیم سیٹھی	500/-
81 -	نصابِ غلامی	(نعتیہ مجموعہ)	ریاض حسین چودھری	700/-
82 -	وردِ مسلسل	(نعتیہ مجموعہ)	ریاض حسین چودھری	800/-
83 -	کلیات نعت	(نعتیہ مجموعہ)	عبدالعزیز دباغ	800/-
84 -	روشنی یا نبی	(نعتیہ مجموعہ)	ریاض حسین چودھری	900/-
85 -	اُردو نعت میں تعظیمی بیانیہ	(تنقید)	طارق ہاشمی	600/-
86 -	ریاض حسین چودھری کی نعت نگار	(تنقید)	شیخ عبدالعزیز دباغ	600/-
87 -	اُردو میں معراج نامے	(تاریخ و تجزیہ)	ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط	700/-
88-	Excellence of Naat		Dr. Aziz Ahsan	900/-
89 -	عہدِ رسالت میں نعت	(تحقیق و تجزیہ)	ڈاکٹر ارشاد شاکر اعوان	800/-
90-	دبستان قلم کے نعت نگار	(تحقیق)	اکرم کنجاہی	600/-
91-	تنقیدِ نعت : نیا تناظر نئی تفہیم	(تحقیق و تنقید)	ڈاکٹر ابرار عبدالسلام	1400/-
92-	عقیدت کے پھول	(نعتیہ مجموعہ)	شکیل فاروقی	600/-
93-	نعت نامے	(مجموعہ خطوط)	ڈاکٹر سہیل شفیق	5000/-
94-	اردو شاعری میں واقعہ معراج	(تحقیق و تجزیہ)	ڈاکٹر طاہرہ انعام	900/-
95-	اردو نعت اور چند ادبی تحریکیں	(تحقیق و تجزیہ)	ڈاکٹر طاہرہ انعام	800/-
96-	نعت کی تنقیدی و تحقیقی جہات	(دبستان نعت سے انتخاب)	ڈاکٹر سراج احمد قادری	600/-
97-	نعت کے تخلیقی زاویے	(تنقید)	ریاض حسین چودھری	800/-
98-	دُرجنعت	(تحقیق و تنقید)	ڈاکٹر راہی فدائی	800/-
99-	بہارِ قبول		سید حامد یزدانی	400/-

Eulogized Poetry synthesized before the birth of the Holy Prophet (صلی اللہ علیہ وسلم) in Arabic and afterward in other languages such as Persian, Urdu and English cannot be thoroughly taken into account . Citation of some poetic expressions of some poets and dignitaries of time is however presented hereunder:

KING OF YEMEN:

A king of Yemen of Sultanate Himyar named As'ad Abu Karab (385 - 420 AD) showed his love and affection for the Messenger of Allah (صلی اللہ علیہ وسلم) in a beautiful manner. He wrote:

وَاَحمَدٌ اِسمُہٗ یَا لَیتَ اَنِی

اُعَمَرَ وَبَعدَ مَبعَثِہٖ بِعَامٍ

(ضیاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ،جلد اول ص272)

"The holy name of the Prophet is Ahmad (صلی اللہ علیہ وسلم); would that my life favour, I may live only one year after he (صلی اللہ علیہ وسلم) is honoured by with the prophet-Hood".[1]

[1] (Zia-Un-Nabi, Vol.1, page 214)

عالمی ادب کے تراجم میں بعض نعتیہ متون بھی بہت مقبول رہے ہیں اور دنیا کی مختلف زبانوں میں ان کا ترجمہ کیا گیا۔ ان کلاسیکی نمونہ ہائے کلام کی مقبولیت ہی اس لسانی تقلیب کا محرک رہی ہے لیکن فی زمانہ اہلِ ہنر کئی پہلوؤں سے نعت کے تراجم کی ضرورت اور اہمیت کو محسوس کر رہے ہیں۔ یہ شعور فروغ پذیر ہے کہ وسعتِ نعت کے لیے ترجمے کی مستحکم روایت در کار ہے۔ فرہاؔد فریدی نے اس سعیِ جمیل میں شمولیت کے لیے معاصر نعت گوئی کا ایک اہم نام منتخب کیا ہے۔ ڈاکٹر عزیز احسن کا تنقیدی شعور جس علم و آگہی اور اخلاص سے متصف ہے ان کی شاعری بھی اس کی عکاس ہے۔ جو نظمیں ترجمے کے لیے منتخب کی گئیں یہ نعت گوئی کے ایسے فکری و فنی زاویے رکھتی ہیں جن کا دائرہء ابلاغ بڑھا کر مترجم نے ایک کارِ خیر سرانجام دیا ہے۔ فرہاؔد فریدی صاحب کے سرائیکی ترجمے کی ادبی سطح کا تعین سرائیکی کے ماہرین کا کام ہے۔ میں یہاں اپنے چند خیالات کو دہراتا ہوں کہ مختلف بولیوں زبانوں اور لہجوں کا تنوع ایک تاریخی حقیقت ہے ان سب زبانوں کا ابلاغی دائرہ سماجی ضروریات سے لے کر فکر و نظر کے اظہار تک ہے۔ وطنِ عزیز کی سب زبانوں کا زندہ اور تخلیقی ربط وضبط ہماری قومی و تہذیبی زندگی کی شیرازہ بندی اور توانائی کے ضمن میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ یعنی قومی وحدت کی تشکیل بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ہماری تخلیقی و تعمیری قوتوں کے لیے جہت نمائی کا فریضہ بھی انجام دے سکتا ہے یہ وہی جہت ہے جو ہماری قومی وحدت، ملی یگانگت اور تہذیبی استحکام کی منزل کو جاتی ہے۔ فرہاؔد فریدی صاحب کی یہ تصنیف زبان دانی اور شعر پروری کا ادعا نہیں بلکہ خدمتِ نعت کا شرف ہے، جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔

صبیح رحمانی

تمغۂ امتیاز، مدیرِ نعت رنگ وبانی نعت ریسرچ سینٹر، کراچی

برادر محترم جناب عزیز احسن ایک نغز گو شاعر ہیں۔ نعت گوئی ان کا اثاثہء کل ہے۔ اسلام آباد قیام کے دوران جس جانفشانی اور استغراق فکر و نظر سے انہوں نے اپنی نعت گوئی کو پروان چڑھایا وہ صرف انہی کا دانش ورانہ حصہ قرار پایا ہے ان کا زیر نظر نعتیہ مجموعہ (سرائیکی منظوم ترجمہ) طلوعِ سحر جسے فرہاد فریدی نے سرائیکی قالب میں نہایت مستعدی سے ڈھالا ہے۔ اس مستحسن کاوش سے سرائیکی وسیب کے لیے ایک سنہری موقع فراہم ہوا ہے کہ وہ جناب عزیز احسن جیسے قادر الکلام شاعر کے نعتیہ رشحات قلم سے روشناس ہو پائیں گے۔ کیا ہے کہ جناب فرہاد فریدی کی یہ بے مثال تگ و تازجہاں اردو ادب کے نعتیہ اثاثے کو ایک نئی جہتِ ابلاغ دے گی وہاں سرائیکی نعتیہ ادب میں بھی خاطر خواہ اضافے کا سبب بنے گی۔ طلوع سحر میں فرہاد فریدی نے جناب عزیز احسن کی آزاد نعتیہ نظموں کو سرائیکی ترجمہ کے لیے منتخب کیا ہے۔ اس سادہ اور سلیس ترجمہ کا سب سے خوبصورت پہلو یہ ہے کہ یہ اردو دان قارئین کے لیے بھی قابل فہم ہو گی۔ یہ امر قابل تحسین ہے کہ کلام حد درجہ صاحب درد کا اور اسے سرائیکی میں منقلب کرنے والا طالبِ علمِ نعت جس کے عرق ریز شب وروز نے وہ شاندار کام سرانجام دیا ہے جسے سرائیکی رہتل میں نہ صرف نہایت گرم جوشی سے خوش آمدید کہا جائے گا بلکہ اردو ادب کے وسیع حلقوں میں بھی اسے تحسین کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ مری دعا ہے کہ طلوعِ سحر قبول عام کی سند افتخار حاصل کرے۔ آمین

وفا چشتی (اسلام آباد 3 جولائی 2024)

دنیا میں ترقی یافتہ زبانوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ ان زبانوں کی نشو ونما کے مختلف مراحل میں دوسری زبانوں کے اثر کا بھی بڑا دخل رہا ہے۔ اکثر زبانوں کا سرمایۂ علم و دانش دوسری زبانوں سے ہی حاصل کردہ ہے۔ شاید زبانوں کی وسعت اور ترقی کا راز اسی میں مضمر ہے۔ اس ضمن میں ترجمہ نگاری ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے ایک زبان کا سرمایہ دوسری زبان میں منتقل کیا جاتا ہے جو اِس زبان کی وسعت میں اِضافہ کرتا ہے، نیز دوسری زبان کی اہمیت کو مسلّم کرتا ہے۔

فرہاؔد فریدی کی یہ کتاب ”طلوعِ سَحر“ بھی ڈاکٹر عزیز احسنؔ کی نعتیہ آزاد نظموں کا سرائیکی ترجمہ ہے۔ عزیز احسنؔ کی ہمہ جہت شخصیت نعتیہ ادب میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ نعت اور تنقیدِ نعت کے حوالے سے آپ کا نام سند کا درجہ رکھتا ہے۔ فرہاؔد فریدی نے ترجمے کے لیے جن نعتیہ نظموں کا انتخاب کیا ہے وہ موضوعاتی وسعت اور معنویت کے لحاظ سے ایک منفرد اسلوب کی حامل ہیں جو سرائیکی ادب کی موضوعاتی وسعت میں اِضافے کا سبب بنیں گی۔ فرہاؔد فریدی جو شعبۂ اُردو جامعہ کراچی میں ادب کے طالب علم ہیں نہ صرف ادب سے اچھا شغف رکھتے ہیں بلکہ سرائیکی اور اُردو میں شاعری بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُنھوں نے نظموں کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب اس بات کی غماز ہے کہ وہ ادب کی محبت اپنے عمل سے بھی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تقدیسی ادب میں اس کتاب کی اہمیت اور مقام کا تعین وقت کرے گا لیکن یہ سچ ہے کہ یہ کتاب دو زبانوں سے محبت کا حق ضرور ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مصنف اور مترجم کی توفیقات میں اِضافہ فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر صدف تبسمؔ (شعبۂ اُردو، جامعہ کراچی)

شاعر فرہاد فریدی کی کتاب طلوعِ سحر جو کہ ڈاکٹر عزیز احسن صاحب کی شاعری کا سرائیکی ترجمہ ہے۔ سرائیکی شعر و ادب کی دنیا میں ایک اہم سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا ایک افادی پہلو یہ بھی ہے کہ ڈاکٹر عزیز احسن صاحب جن کا نام تقدیسی ادب میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ان کی شاعری کا سرائیکی زبان میں منظوم ترجمہ سرائیکی بولنے والوں کو بھی ان کی قابلیت سے آشنائی کا موقع فراہم کرے گا۔ ڈاکٹر صاحب کی نظموں کی خصوصیت یہ ہے کہ نعتیہ شاعری میں انہوں نے مبالغہ آرائی سے گریز کرتے ہوئے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے مختلف پہلوؤں کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ فرہاد فریدی اس لحاظ سے خوش نصیب ہیں کہ انہیں نہ صرف ڈاکٹر صاحب کی شاگردی میں رہنے اور ان سے سیکھنے کا موقع ملا بلکہ ان کی شاعری کو سرائیکی میں ترجمہ کر کے صاحب کتاب ہونے کا موقع بھی ملا۔ ڈاکٹر صاحب اس لحاظ سے بھی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ اس کتاب کی طباعت سے ان کی مقبولیت میں مزید اضافہ متوقع ہے۔ اردو میں نعتیہ شاعری کا اہم نام ہونے کے ساتھ ساتھ سرائیکی ادب میں بھی ان کی یکساں پزیرائی کی جائے گی فرہاد فریدی کی یہ کتاب سرائیکی ادب کے ضمن میں اہم کاوش سمجھی جاسکتی ہے۔

سیدہ لبنیٰ بینش

شعبہ اردو (جامعہ کراچی)

ISBN: 978-969-8918-91-0